روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:36
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوتا ہے، (یعنی رزق کی قلیل مقدار پر قناعت کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس سے (طاعات و عبادت کے) تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہے"۔ (بیہقی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 157, Saturday- 06 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۵۷ ❁ ہفتہ، ۶/جون، ۲۰۲۶، ۱۹/ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴/روپیے، صفحات:۸

ہندوستان کے پڑوس میں نیا ملک بنانے کی کوششیں تیز

رخائن کے ۱۷/میں سے ۱۴/علاقوں پر باغیوں کا قبضہ، ۲۹/مئی سے یکم جون کے درمیان ستوے کے قریب جُنٹا فوج اور اراکان آرمی کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں

ہندوستان کے پڑوسی ملک میانمار سے ریاست رخائن کی آزادی کا اعلان کسی بھی وقت ہوسکتا ہے۔ اراکان آرمی، یعنی باغیوں نے رخائن کو الگ کرنے کی جدوجہد انتہائی تیز کردی ہے۔ راجدھانی ستوے کا اراکان کے جنگجوؤں نے محاصرہ کرلیا ہے اور اس جنگ کو آخری بڑی جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔ اگر راجدھانی ستوے پر اراکان آرمی کا قبضہ ہوجاتا ہے تو باغی گروپ رخائن کو ایک الگ ملک بنانے کا اعلان کر دے گا۔ مقامی اخبار 'دی اراوادی' کے مطابق اراکان آرمی پہلے ہی 17 میں سے 14 علاقوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ اب باقی 3 علاقوں پر قبضے کی تیاری کی جارہی ہے۔ اراکان آرمی نے ستوے کے اطراف اپنے محاذ بھی قائم کر لیے ہیں اور اس کی پوری توجہ ستوے پر کنٹرول حاصل کرنے پر ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 2009 میں اراکان نسل (بدھ مت کے پیروکار) نے رخائن کو زیادہ انتظامی اختیارات دینے کے مطالبے کے ساتھ تحریک شروع کی۔ اسی سال اراکان آرمی کی تشکیل بھی کی گئی۔ رخائن بنگلہ دیش اور میانمار کی سرحد کے قریب واقع ایک صوبہ ہے۔ یہاں 2016 کے بعد بغاوت نے شدت اختیار کر لی۔ اراکان آرمی سے وابستہ افراد نے ابتدا میں یہاں کی روہنگیا برادری کے خلاف قتل عام کی مہم شروع کی۔ آبادی کے اعتبار سے روہنگیا اس علاقے میں اقلیت میں تھے۔ اراکان آرمی کی کارروائیوں کے باعث روہنگیا برادری کو یہاں سے نقل مکانی کرنا پڑی۔ اسی دوران میانمار کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور فوج نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے بعد اراکان آرمی نے اپنی بغاوت کو مزید تیز کر دیا۔ ابتدا میں فضائی حملوں کی وجہ سے اراکان آرمی جنتا فوج کے مقابلے میں کمزور دکھائی دے رہی تھی، لیکن بعد میں اس نے علاقے میں اپنی گرفت مضبوط کرلی۔ اب اراکان آرمی کا مطالبہ رخائن کو ایک الگ ریاست بنانا ہے۔ اراکان آرمی کے کمانڈران چیف تُن میات نائنگ نے 2027 تک 'مکمل طور پر آزاد اراکان' کا ہدف مقرر کیا ہے۔ نائنگ کا کہنا ہے کہ تب تک ان کی فوج اتنی مضبوط ہوجائے گی کہ میانمار کی فوج کو یہ علاقہ چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔ مقامی اخبار 'اراوادی' کے مطابق اراکان آرمی نے ستوے کے اطراف فوجی ٹینکرس اور رسد کی سپلائی روکنے کے لیے بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ واضح رہے کہ 29 مئی سے یکم جون کے درمیان ستوے کے قریب جُنٹا فوج اور اراکان آرمی کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں، جن میں جُنٹا فوج کے 40 اہلکار مارے گئے۔ اب تک اراکان آرمی میانمار کی فوج کے فضائی حملوں کے سامنے نسبتاً کمزور ثابت ہورہی تھی، لیکن حالیہ مہینوں میں جنگجوؤں نے ڈرونز اور کندھے پر رکھ کر داغے جانے والے میزائل حاصل کر لیے ہیں۔ اس کے نتیجے میں میانمار کی جنتا فوج کو فضائی حملے کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی لیے امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ریاست رخائن کی آزادی کا اعلان کسی بھی وقت ممکن ہے۔ ہندوستان کے پڑوسی ملک میانمار (برما) کی ریاست رخائن (اراکان) میں باغی گروپ اراکان آرمی نے ایک خودمختار یا نئے ملک کے قیام کی کوششوں کو تیز کر دیا ہے۔ تازہ ترین رپورٹس کے مطابق، باغی جنگجوؤں نے رخائن کے کل 17 میں سے 14 اضلاع پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا ہے اور اب باقی ماندہ 3 علاقوں پر قبضے کے لیے شدید کارروائیاں جاری ہیں۔

امریکی کانگریس میں ایران جنگ کی لاگت اور نتائج پر سخت بحث
ڈیموکریٹس نے ٹرمپ انتظامیہ سے مانگا جواب

واشنگٹن: امریکی ایوانِ نمائندگان کی مسلح خدمات کمیٹی میں ایران کے خلاف جاری جنگ کے معاملے پر شدید سیاسی اختلافات سامنے آئے ہیں۔ مالی سال 2027 کے قومی دفاعی اختیارات ایکٹ پر غور کے دوران جنگ کی لاگت، اس کے اسٹریٹجک نتائج اور امریکی مفادات پر اس کے اثرات موضوع بحث رہے۔ اجلاس میں ڈیموکریٹک اور ریپبلکن اراکین کے درمیان اس معاملے پر واضح تقسیم دیکھنے میں آئی۔ ڈیموکریٹک اراکین نے ٹرمپ انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائیوں پر ہونے والے اخراجات اور ان کے نتائج کے بارے میں مکمل اور شفاف معلومات کانگریس کے سامنے پیش کی جائیں۔ ان کا مؤقف تھا کہ عوام اور منتخب نمائندوں کو یہ جاننے کا حق حاصل ہے کہ اس جنگ پر قومی خزانے سے کتنی رقم خرچ ہورہی ہے اور اس کے طویل مدتی اثرات کیا ہوں گے۔ ڈیموکریٹ رکن سیٹھ مولٹن نے اجلاس کے دوران زور دے کر کہا کہ کانگریس کو جنگ کی اصل مالی لاگت سے آگاہ کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق مکمل مالی تفصیلات کے بغیر کانگریس اپنی نگرانی اور جواب دہی کی آئینی ذمہ داری مؤثر انداز میں ادا نہیں کرسکتی۔ انہوں نے ایک ترمیمی تجویز پیش کی جس کے تحت محکمہ دفاع کو ایران کے خلاف فوجی کارروائیوں پر آنے والے اخراجات کی تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کا پابند بنایا جانا تھا۔ جیسن کرو نے بھی اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ امریکی ٹیکس دہندگان کے پیسے کے استعمال کے بارے میں مکمل شفافیت ضروری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ جنگی کارروائیوں پر کتنی رقم خرچ ہورہی ہے اور اس کے بدلے میں کیا نتائج حاصل ہورہے ہیں۔ کمیٹی میں ڈیموکریٹک رکنِ اعلیٰ ایڈم اسمتھ نے بھی پینٹاگون سے زیادہ شفافیت کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اخراجات اور حکمت عملی کے بارے میں واضح معلومات کے بغیر مؤثر نگرانی ممکن نہیں۔ ان کے مطابق ایران کے حوالے سے انتظامیہ کے وسیع تر مقاصد بھی ابھی تک پوری طرح واضح نہیں ہیں۔ دوسری جانب ریپبلکن اراکین نے ٹرمپ انتظامیہ کی پالیسیوں کا بھرپور دفاع کیا۔ کمیٹی کے چیئرمین مائیک ڈی راجرز نے اس جنگ کو "پسند سے چنی گئی جنگ" قرار دینے کی مخالفت کی اور کہا کہ فوجی کارروائیوں نے ایران کی اہم عسکری صلاحیتوں کو نمایاں نقصان پہنچایا ہے۔

کیرالہ میں مانسون نے پکڑی رفتار
وائناڈ سمیت ۵/اضلاع میں سیزن کا پہلا ریڈ الرٹ جاری

کیرالہ میں جنوب مغربی مانسون کے زور پکڑنے کے بعد وائناڈ سمیت 5 اضلاع میں ریڈ الرٹ جاری کردیا گیا۔ شدید بارش، لینڈ سلائیڈنگ اور اچانک سیلاب کے خدشات کے پیش نظر انتظامیہ نے احتیاطی ہدایات جاری کی ہیں۔ کیرالہ میں جنوب مغربی مانسون کے مزید فعال ہونے کے بعد ریاست کے مختلف علاقوں میں موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ موسمیات نے مانسون سیزن کا پہلا ریڈ الرٹ جاری کرتے ہوئے ہفتہ کے روز وائناڈ، ملاپورم، کوژیکوڈ، کنور اور کاسرگوڈ اضلاع میں انتہائی شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمہ کے مطابق بعض اضلاع میں اتوار کو بھی ریڈ الرٹ برقرار رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے اڈوکی، تریشور، ایرناکولم، کوٹایم، پالکڈ اور پتھنم تھٹا اضلاع میں اورنج الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ الاپوزا، کولم اور تروانت پورم میں یلو الرٹ نافذ کیا گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ آنے والے دنوں میں بارش کی شدت میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے، اس لیے عوام کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ شدید بارش اور تیز ہواؤں کے اثرات مختلف علاقوں میں نظر آنے لگے ہیں۔ جمعہ کی صبح کوژیکوڈ شہر میں کئی مقامات پر درخت اکھڑ گئے، جس سے آمد و رفت متاثر ہوئی۔ موسم کی سنگین صورتحال کے پیش نظر ریاستی انتظامیہ نے حفاظتی اقدامات تیز کردیے ہیں اور حساس علاقوں میں نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ انتظامیہ نے لینڈ سلائیڈنگ، مٹی کے تودے گرنے اور اچانک سیلاب کے خطرات کے باعث پہاڑی علاقوں کے رہائشیوں کو دن کے وقت محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کا مشورہ دیا ہے۔ نشیبی علاقوں میں رہنے والے افراد کو بھی ضرورت پڑنے پر راحتی کیمپوں میں منتقل ہونے کے لیے تیار رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکام نے شہریوں کو بارش کے دوران دریاؤں، جھیلوں اور دیگر آبی ذخائر میں نہانے، ماہی گیری کرنے یا انہیں عبور کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ اسی طرح آبشاروں، سیاحتی مقامات، پہاڑی علاقوں اور آبی گزرگاہوں کی سیر مؤخر کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ مرکزی آبی کمیشن نے بھی دریا کنارے رہنے والے لوگوں کو محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔ کمیشن نے آبی ذخائر کے اطراف واقع سڑکوں پر سفر سے گریز کرنے اور گرتے درختوں یا بجلی کی تاروں کے خطرات سے ہوشیار رہنے کو کہا ہے۔ ریاست بھر میں چوبیس گھنٹے فعال کنٹرول روم قائم کردیے گئے ہیں تاکہ ہنگامی حالات میں فوری امداد فراہم کی جاسکے۔

تمل ناڈو: انّا ملائی نے
بی جے پی سے علیحدگی کے بعد نئی پارٹی بنانے کا کیا اعلان

انامالائی کے استعفیٰ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے تمل ناڈو بی جے پی صدر نینار ناگیندرن نے کہا کہ "بی جے پی کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بی جے پی دنیا کی ایک بڑی پارٹی ہے۔" تمل ناڈو بی جے پی کے سب سے زیادہ زیر بحث رہنے والے لیڈران میں سے ایک کے انامالائی نے پارٹی کی بنیادی رکنیت سے جب استعفیٰ دیا تو ریاست میں بی جے پی کی جڑیں کمزور ہوتی ہوئی نظر آئیں، اور اب تو انامالائی نے ایک نیا اعلان کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی ایک نئی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے، جس سے ریاست میں سیاسی ہلچل بڑھ گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کئی دنوں سے جاری قیاس آرائیوں کے بعد بی جے پی کی اعلیٰ قیادت نے جمعہ کو انامالائی کا استعفیٰ قبول کرلیا۔ اس استعفیٰ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے تمل ناڈو بی جے پی کے صدر نینار ناگیندرن نے کہا کہ انامالائی کے جانے سے پارٹی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین نے تمل ناڈو کے سابق ریاستی صدر انامالائی کا استعفیٰ قبول کرلیا ہے۔ بی جے پی کی اعلیٰ قیادت نے یہ فیصلہ ایسے وقت میں لیا جب انامالائی سوشل میڈیا پر عوام کے ساتھ کھلی بات چیت کرنے والے تھے۔ انامالائی کے استعفے پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نینار ناگیندرن نے کہا کہ "بی جے پی کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بی جے پی دنیا کی ایک بڑی پارٹی ہے۔" ان کے اس بیان کو پارٹی کے آفیشیل موقف کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ دوسری جانب آندھرا پردیش بی جے پی کے صدر پی وی این مادھو نے امید ظاہر کی کہ انامالائی مستقبل میں دوبارہ پارٹی میں واپس آ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو میں پارٹی کو مضبوط بنانے میں انامالائی کا اہم کردار رہا ہے اور ان کی واپسی کی امید برقرار ہے۔ واضح رہے کہ اپنے استعفیٰ نامہ میں انامالائی نے لکھا تھا کہ قومی پارٹیاں اکثر تمل ناڈو کے عوام کی زبان اور جذبات کو سمجھنے میں ناکام رہتی ہیں۔ گزشتہ چند برسوں میں انہوں نے اس تاثر کو بدلنے کی کوشش کی اور اس میں کافی حد تک کامیابی بھی حاصل کی۔ انامالائی نے یہ بھی کہا کہ گزشتہ 18 ماہ کے دوران انہوں نے پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے سامنے اپنے اختلافات رکھے، لیکن تمل ناڈو کے بارے میں ان کی سوچ اور پارٹی قیادت کی سوچ میں ہم آہنگی پیدا نہیں ہوسکی۔

دہلی: لودھی روڈ پر سیور لائن کے کام کے دوران
شمشان گھاٹ کی دیوار منہدم، ایک مزدور ہلاک، دو زخمی

دہلی کے لودھی روڈ علاقے میں سیور لائن اور برساتی نالے کی تعمیر کے دوران ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا، جس میں شمشان گھاٹ کی ایک دیوار اور اس سے متصل ذخیرہ کمرہ منہدم ہوگیا۔ حادثے کے نتیجے میں تین مزدور ملبے تلے دب گئے، جن میں سے ایک مزدور کی موت ہوگئی جبکہ دو دیگر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ حکام کے مطابق یہ حادثہ رات تقریباً ایک بجے پیش آیا، جب مزدور شمشان گھاٹ کے قریب برساتی نالے اور سیور پائپ لائن بچھانے کے لیے کھدائی کا کام کررہے تھے۔ اسی دوران دیوار اچانک زمین بوس ہوگئی اور اس کے ساتھ موجود ذخیرہ کمرہ بھی گر پڑا، جس کے باعث قریب کام کرنے والے مزدور ملبے کے نیچے دب گئے۔ مقامی عینی شاہد بھگوان داس نے بتایا کہ رات کے وقت تعمیراتی سرگرمیاں جاری تھیں اور مزدور معمول کے مطابق کام کررہے تھے۔ ان کے مطابق اچانک ایک زوردار آواز سنائی دی اور دیکھتے ہی دیکھتے دیوار گر گئی۔ حادثے کے فوراً بعد علاقے میں افراتفری پھیل گئی اور امدادی اداروں کو اطلاع دی گئی۔ پولیس اور امدادی ٹیمیں تقریباً بیس منٹ کے اندر موقع پر پہنچ گئیں۔ امدادی کارروائی کے دوران ملبے میں دبے مزدوروں کو نکالنے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ دہلی فائر سروس کے حکام نے تصدیق کی کہ دیوار گرنے کے باعث تین مزدور ملبے تلے دب گئے تھے۔ ملبہ ہٹانے کے لیے رات ہی میں بھاری مشینری اور جے سی بی مشینوں کی مدد لی گئی، جس کے بعد متاثرہ افراد کو باہر نکالا جاسکا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ابتدائی معلومات کے مطابق مزدور کھدائی میں مصروف تھے کہ اچانک ڈھانچہ کمزور ہوکر منہدم ہوگیا۔ تاہم حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے باضابطہ جانچ شروع کردی گئی ہے۔ تفتیش میں یہ بھی دیکھا جارہا ہے کہ آیا حفاظتی اصولوں کی خلاف ورزی یا کسی قسم کی لاپروائی اس حادثے کا سبب تو نہیں بنی۔ یہ حادثہ قومی راجدھانی خطے میں تعمیراتی سرگرمیوں سے وابستہ ایک اور بڑے حادثے کے صرف ایک دن بعد پیش آیا ہے۔ اس سے قبل جیور کے قریب نوئیڈا بین الاقوامی ہوائی اڈے کو فرید آباد سے جوڑنے والے زیر تعمیر فلائی اوور پر ایک بھاری کرین الٹ گئی تھی۔

۲۰۰/کروڑ روپے کی ٹھگی معاملہ
سکیش چندر شیکھر کے قریبی دیپک اور پردیپ رمنانی کو دہلی ہائی کورٹ سے ضمانت

نئی دہلی: 200 کروڑ روپے کی ٹھگی، جبری وصولی اور منی لانڈرنگ کے زیر بحث معاملہ میں دہلی ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے سکیش چندر شیکھر کے قریبی ساتھی دیپک رمنانی اور پردیپ رمنانی کو ضمانت دے دی ہے۔ عدالت نے دیپک رمنانی کو منظم جرائم کی روک تھام سے متعلق قانون اور منی لانڈرنگ کے معاملہ میں باقاعدہ ضمانت فراہم کی، جبکہ پردیپ رمنانی کو بھی منظم جرائم کے معاملہ میں راحت دیتے ہوئے ضمانت منظور کر لی۔ سماعت کے دوران دونوں ملزمین کی جانب سے پیش وکلا نے عدالت کو بتایا کہ وہ طویل عرصہ سے جیل میں بند ہیں اور کافی مدت قید کاٹ چکے ہیں۔ عدالت نے ان دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ضمانت دینے کا فیصلہ کیا۔ جانچ ایجنسیوں کے مطابق دیپک رمنانی اور پردیپ رمنانی نے سکیش چندر شیکھر کی ہدایت پر مختلف افراد تک نقد رقم اور قیمتی تحائف پہنچانے میں کردار ادا کیا تھا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانچ میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ انہی کے ذریعے فلمی اداکارہ جیکلین فرنانڈیز اور بعض دیگر افراد تک مہنگے تحائف اور رقوم پہنچائی گئیں۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا تھا جب رین بیکسی کے سابق پروموٹر شیویندر موہن سنگھ کی اہلیہ ادیتی سنگھ نے شکایت درج کرائی تھی۔ ان کا الزام تھا کہ ان کے شوہر اکتوبر 2019 سے جیل میں بند تھے اور اسی دوران 2020 اور 2021 میں سوکیش چندر شیکھر نے اپنے نیٹ ورک کے ذریعے کروڑوں روپے کی ٹھگی اور جبری وصولی کی۔ شکایت کے مطابق سکیش نے خود کو وزیر اعظم دفتر، وزارت داخلہ اور وزارت قانون سے وابستہ افسر ظاہر کیا اور یہ تاثر دیا کہ حکومت ان کے معاملہ میں مدد کررہی ہے۔ اس کے بدلے بڑی رقم طلب کی گئی۔ ادیتی سنگھ نے الزام لگایا کہ مختلف فون کالز کے ذریعے انہیں یقین دلایا گیا کہ اعلیٰ سرکاری حکام ان کے شوہر کی رہائی کے لیے کوشش کررہے ہیں۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا کہ ایک موقع پر کال کرنے والوں نے وزارت قانون کے ایک اعلیٰ افسر سے بات کرانے کا دعویٰ کیا، جبکہ دوسری مرتبہ یہ کہا گیا کہ حکومت کورونا وبا کے دوران تعاون چاہتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے شوہر کی رہائی ممکن ہوسکتی ہے۔ بعد میں کالر کی شناخت میں اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کے نام ظاہر ہونے لگے، جس سے شکایت کنندہ کا اعتماد مزید بڑھ گیا۔

مختصر مگر اہم خبریں
تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجئے کی آخری فلم 'جن نایکن' کی فوٹیج لیک معاملہ پر ۶/افراد گرفتار

پولیس نے ملزمین سے الیکٹرانک ڈیوائسز ضبط کیے ہیں جن کی جانچ کی جارہی ہے۔ یہ پتہ لگانے کی کوششیں چل رہی ہیں کہ فلم 'جن نایکن' کی فوٹیج مبینہ ملزمین کو کس طرح ملیں اور کیسے انھوں نے اسے پھیلایا۔ فلم 'جن نایکن' ابتدا ہی سے تنازعات میں گھری رہی، لیکن ریلیز سے پہلے اس کے آن لائن لیک ہو جانے سے فلم سازوں کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق فلم کی فوٹیج لیک کرنے کے معاملے میں پولیس نے 6 افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ آن لائن اس فلم کی فوٹیج سامنے آنے کے بعد سائبر کرائم ونگ نے یہ گرفتاریاں عمل میں لائی ہیں۔ حکام کے مطابق ملزمین نے مختلف ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے فلم کی لیک شدہ فوٹیج شیئر کی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پولیس نے ملزمین سے الیکٹرانک آلات ضبط کیے ہیں، جن کی جانچ کی جارہی ہے۔ یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ فلم 'جن نایکن' کی فوٹیج مبینہ ملزمین تک کیسے پہنچی اور انہوں نے اسے کس طرح پھیلایا۔ اس کے ساتھ ہی ان افراد کی بھی شناخت کی جارہی ہے جو فلم کے مواد کو آن لائن اپلوڈ کرنے اور اسے مزید پھیلانے میں ملوث تھے۔ فلم 'جن نایکن' کے لیک ہونے کے بعد سائبر کرائم حکام نے پائریسی نیٹورک کی تحقیقات شروع کردی ہے۔ ڈیجیٹل فرانزک ٹیمیں آن لائن سرگرمیوں، سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور باہمی گفتگو کے ریکارڈ کا جائزہ لے رہی ہیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اداکار وجے کے مداح فلم 'جن نایکن' لیک ہونے کے باوجود سنیما گھروں میں دیکھنا چاہتے ہیں، تاہم اس کی ریلیز کے بارے میں اب تک کوئی نیا اعلان سامنے نہیں آیا ہے۔

دہلی: لودھی روڈ پر سیور لائن کے کام کے دوران
شمشان گھاٹ کی دیوار منہدم، ایک مزدور ہلاک، دو زخمی

دہلی کے لودھی روڈ علاقے میں سیور لائن اور برساتی نالے کی کھدائی کے دوران شمشان گھاٹ کی دیوار اور ذخیرہ کمرہ منہدم ہوگیا۔ ملبے تلے دب کر ایک مزدور ہلاک جبکہ دو دیگر زخمی ہوگئے۔ دہلی کے لودھی روڈ علاقے میں سیور لائن اور برساتی نالے کی تعمیر کے دوران ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا، جس میں شمشان گھاٹ کی ایک دیوار اور اس سے متصل ذخیرہ کمرہ منہدم ہوگیا۔ حادثے کے نتیجے میں تین مزدور ملبے تلے دب گئے، جن میں سے ایک مزدور کی موت ہوگئی جبکہ دو دیگر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ حکام کے مطابق یہ حادثہ رات تقریباً ایک بجے پیش آیا، جب مزدور شمشان گھاٹ کے قریب برساتی نالے اور سیور پائپ لائن بچھانے کے لیے کھدائی کا کام کررہے تھے۔ اسی دوران دیوار اچانک زمین بوس ہوگئی اور اس کے ساتھ موجود ذخیرہ کمرہ بھی گر پڑا، جس کے باعث قریب کام کرنے والے مزدور ملبے کے نیچے دب گئے۔ مقامی عینی شاہد بھگوان داس نے بتایا کہ رات کے وقت تعمیراتی سرگرمیاں جاری تھیں اور مزدور معمول کے مطابق کام کر رہے تھے۔ ان کے مطابق اچانک ایک زوردار آواز سنائی دی اور دیکھتے ہی دیکھتے دیوار گر گئی۔ حادثے کے فوراً بعد علاقے میں افراتفری پھیل گئی اور امدادی اداروں کو اطلاع دی گئی۔ پولیس اور امدادی ٹیمیں تقریباً بیس منٹ کے اندر موقع پر پہنچ گئیں۔ امدادی کارروائی کے دوران ملبے میں دبے مزدوروں کو نکالنے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ دہلی فائر سروس کے حکام نے تصدیق کی کہ دیوار گرنے کے باعث تین مزدور ملبے تلے دب گئے تھے۔ ملبہ ہٹانے کے لیے رات ہی میں بھاری مشینری اور جے سی بی مشینوں کی مدد لی گئی، جس کے بعد متاثرہ افراد کو باہر نکالا جاسکا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ابتدائی معلومات کے مطابق مزدور کھدائی میں مصروف تھے کہ اچانک ڈھانچہ کمزور ہوکر منہدم ہوگیا۔

امریکہ۔ایران کشیدگی کا حل جنگ نہیں بلکہ سفارت کاری ہے

ہندوستان میں ایران کے سفیر نے کہا، امریکہ-ایران تنازعہ کا حل صرف سفارت کاری اور مذاکرات سے ممکن ہے، انہوں نے ایرانی قیادت کے نقصان پر اظہارِ تعزیت کرنے والے ہندوستانی عوام کا شکریہ بھی ادا کیا

نئی دہلی: ہندوستان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر ڈاکٹر محمد فتح علی نے کہا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کا پائیدار حل جنگ یا طاقت کے استعمال سے نہیں بلکہ سفارت کاری، مذاکرات اور باہمی احترام کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایران ہمیشہ سیاسی اور پرامن حل کا حامی رہا ہے اور مستقبل میں بھی اسی راستے کو ترجیح دے گا۔ آئی اے این ایس کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں ڈاکٹر محمد فتح علی نے کہا کہ ایران نے کبھی کسی جنگ کا آغاز نہیں کیا اور نہ ہی وہ خطے میں عدم استحکام چاہتا ہے۔ ان کے مطابق تہران ہر اس کوشش کا خیر مقدم کرتا ہے جو تنازعات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے میں مددگار ثابت ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایران جنگ اور امن دونوں صورت حال کے لیے تیار ہے، تاہم اس کی اولین ترجیح سفارت کاری اور سیاسی حل ہے۔ ایرانی سفیر نے حالیہ دنوں میں بار بار ٹوٹنے والے جنگ بندی معاہدوں پر بھی بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ 8 اپریل کو اعلان کردہ جنگ بندی کی کئی مرتبہ خلاف ورزی کی گئی، جس کے بعد ایران نے اپنے دفاع کے حق کے تحت اقدامات کیے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ایران اب بھی جنگ بندی اور مذاکرات کے عمل کا پابند ہے لیکن ملک کی سلامتی اور خودمختاری اس کے لیے سرخ لکیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے امریکی ایوان نمائندگان میں پیش کیے گئے اس اقدام کا خیر مقدم کیا جس میں ایران سے متعلق تنازعہ میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اختیارات محدود کرنے کی بات کی گئی ہے۔ ڈاکٹر فتح علی نے کہا کہ وہ امریکہ کے اندرونی سیاسی معاملات پر تبصرہ نہیں کرتے، لیکن ہر وہ قدم مثبت ہے جو کشیدگی میں کمی اور جنگ کے خطرے کو کم کرنے میں معاون ہو۔ کویت بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حملوں کے الزامات کے بارے میں ایرانی سفیر نے ان دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے فوجی ماہرین کی ابتدائی جانچ میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایرانی میزائل ہوائی اڈے کی طرف داغا گیا تھا۔ ان کے مطابق بعض نقصانات ممکنہ طور پر دفاعی نظام کی تکنیکی خرابی کے باعث ہوئے ہوں گے۔ لبنان اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر فتح علی نے کہا کہ لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق خطے میں دیرپا امن اسی وقت ممکن ہے جب بین الاقوامی قوانین کا احترام کیا جائے اور شہری آبادی کو تشدد سے محفوظ رکھا جائے۔ اس موقع پر ایرانی سفیر نے ہندوستانی عوام کا خصوصی شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی قیادت کے نقصان کے بعد غم کی اس گھڑی میں ہندوستان کے عوام نے بھرپور ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ ان کے بقول ہندوستانیوں نے ایران کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھا، جس پر ایرانی عوام ہمیشہ ان کے شکر گزار رہیں گے۔

ریستورانوں (ہوٹلوں) کے احاطے میں آگ سے بچاؤ اور زندگی کی حفاظت کے نظام کو مستقل طور پر بہتر حالت میں اور فعال رکھنا چاہیے: ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی

میونسپل کارپوریشن کی طرف سے اندھیری میں چار ہوٹلوں اور شراب خانوں پر بے دخلی اور ضبطی کی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) دہلی کے حالیہ بدقسمتی سے ہوٹل میں آتشزدگی کے واقعے نے ایک بار پھر آگ سے حفاظت کے اقدامات کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس تناظر میں، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی نے ہدایات دی ہیں کہ ممبئی کے تمام ریستورانوں (ہوٹلوں) میں آگ سے بچاؤ اور زندگی کی حفاظت کے نظام کو شہریوں، سیاحوں اور ملازمین کی حفاظت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے مستقل طور پر اچھی حالت میں اور فعال رکھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف محکموں کے ساتھ مل کر 06 سے 20 جون 2026 تک ایک خصوصی مشترکہ معائنہ مہم کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ دریں اثنا، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی ایک مشترکہ ٹیم نے اندھیری (مغربی) میں واک مین بار، بورا بورا، چائنا گیٹ، کاروان سرائے اور ہوم ٹاؤن نامی ہوٹلوں اور باروں کے خلاف بے دخلی اور ضبطی کی کارروائی کی ہے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی ہدایات کے مطابق اشونی ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر (شرمتی) اشونی جوشی کی رہنمائی میں، ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ کے چیف فائر آفیسر شری کی قیادت میں ممبئی علاقے میں آگ بجھانے کے مختلف اقدامات کیے جارہے ہیں۔ رویندر امبولگیکر۔ اس تناظر میں ریسٹورنٹس کے لیے ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک خصوصی مشترکہ معائنہ مہم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی نے کہا کہ مہاراشٹر فائر پریوینشن اینڈ لائف سیفٹی میژرز ایکٹ-2006 کے مطابق تمام آگ سے بچاؤ اور زندگی کی حفاظت کے نظام کو ہر وقت اچھی حالت اور کام کرنے کی حالت میں رکھنا لازمی ہے۔ اس کے مطابق، ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافات) میں تمام ریستوراں (ہوٹل) کے احاطے میں نصب تمام فائر سیفٹی سسٹم جیسے آگ بجھانے والے آلات، اسپرنکلر سسٹم، فائر الارم اور پتہ لگانے کے نظام، کچن ڈکٹنگ سسٹم، ہائیڈرنٹ سسٹم اور ہنگامی طور پر باہر نکلنے کے راستوں کو آپریشنل، محفوظ اور بغیر کسی رکاوٹ کے دن 4 گھنٹے دستیاب رکھا جانا چاہیے۔ نیز، حکومت سے منظور شدہ لائسنس یافتہ تنظیم سے سال میں دو بار (جنوری اور جولائی میں) فائر سیفٹی سسٹم کا معائنہ کرانا لازمی ہے۔ مسز جوشی نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ مذکورہ معائنے کے بعد حاصل کردہ کمپلائنس سرٹیفکیٹ یعنی فارم بی کو بغیر کسی تاخیر کے ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ کو باقاعدگی سے جمع کرایا جائے۔ دریں اثنا، ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے مختلف محکموں کے ساتھ مل کر 06 سے 20 جون 2026 تک ایک خصوصی مشترکہ معائنہ مہم کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس مہم میں مالز، ستارے والے رہائشی ہوٹلوں، لاجنگ بورڈنگ، پارٹی ہالز، بینکوئٹ ہالز، روف ٹاپس، پبس، ریسٹورنٹ، بار اور بار سائل اور دیگر ہوٹلوں کو بھی چیک کیا جائے گا۔ ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافات) کے مقامات کا آگ سے حفاظت کے لیے معائنہ کیا جائے گا۔ تاہم، یہ مہم اس مدت کے بعد بھی باقاعدگی سے جاری رہے گی، فائر سیفٹی قوانین کی تعمیل نہ صرف ایک قانونی ذمہ داری ہے بلکہ ایک سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ لہٰذا، ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ تمام ریستوراں کے مالکان، مینیجرز اور متعلقہ اداروں سے اپیل کررہا ہے کہ وہ آگ کی حفاظت پر کوئی سمجھوتہ کیے بغیر ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور شہریوں کی حفاظت کو ترجیح دیں۔ دریں اثنا، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی، ڈپٹی کمشنر (زون-4) ڈاکٹر بھاگیہ شری کاپسے کی رہنمائی میں اور اسسٹنٹ کمشنر (کے ویسٹ زون) چکرپانی آلے کی قیادت میں، ایڈمنسٹریٹو ڈویژن (وارڈ)، پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی ایک مشترکہ ٹیم اور لائسنسنگ ڈپارٹمنٹ اور ممبئی کے فائر ڈپارٹمنٹ اور ہوٹلوں میں آگ لگانے والوں کے خلاف کارروائی کی۔ اندھیری (مغربی) میں واک مین بار، بورا بورا، چائنا گیٹ، کاروان سرائے اور آبائی شہر۔ یہ دیکھا گیا کہ قواعد کے مطابق لازمی کھلی جگہ کو ان اداروں کے ذریعہ کچن اور سروس ایریاز کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس لیے مذکورہ کھلی جگہ پر غیر مجاز غلاف اور تعمیرات ہٹادی گئیں۔ اس کے علاوہ 17 کمرشل ایل پی جی گیس سلنڈر، 1 نائٹروجن گیس سلنڈر، 1 گیس بینک، 4 کوکنگ رینجز اور مائیکرو ویو اوون قبضے میں لے لیے گئے۔

ریزرویشن کی ذیلی درجہ بندی کے خلاف

اکولہ میں امبیڈکر وادیوں کا مورچہ

درج فہرست ذاتوں کو الگ الگ زمروں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے جس کی پسماندہ طبقات کی جانب سے مخالفت کی جارہی ہے۔

درج فہرست ذاتوں کے ریزرویشن میں ذیلی زمرہ بندی کے خلاف جمعرات کو امبیڈکر وادی اور ریزرویشن بچاؤ ایکشن کمیٹی کے نوجوان سڑکوں پر نکل آئے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ اس ذیلی زمرہ بندی کے ذریعہ درج فہرست ذات برادری کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مظاہرین نے یہ انتباہ بھی دیا کہ اس معاملے پر احتجاجی دھرنا اور خودسوزی جیسے انتہائی قدم اٹھائے جائیں گے۔ یادرہے کہ کچھ ریاستوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کیلئے ریزرویشن کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ جہاں یہ مسئلہ اٹھایا گیا کہ اس زمرے میں کچھ منتخب ذاتوں کو ریزرویشن کا فائدہ ہوا، لیکن دوسری ذاتیں نظرانداز کی گئیں۔ عدالت نے اس پر اتفاق کیا۔ اسکے بعد حکومت کی جانب سے ایک کمیٹی بنائی گئی اور رپورٹ تیار کی گئی۔ تاہم، درج فہرست ذاتوں کیلئے ریزرویشن کو اے، بی، سی، اور ڈی کی شکل میں ذیلی زمرہ بندی کرنے کی تجویز دی گئی جس کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ اکولہ میں بھی جمعرات کو امبیڈکر وادی جن سمودائے اور آرکشن بچاؤ کریتی سمیتی کی جانب سے جن آکروش مورچہ نکالا گیا۔ پورے امبیڈکر وادی سماج کے اندر بے اطمینانی کا شدید احساس ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ یہ عمل درج فہرست ذات برادری کے اندر تقسیم کا باعث بنے گا، سماجی ہم آہنگی کو کمزور کرے گا، اور آئین کی طرف سے فراہم کردہ مساوی نمائندگی کے حق کو نقصان پہنچائے گا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ حکومت درج فہرست ذات کے ریزرویشن میں ذیلی زمرہ بندی کے عمل کو فوری طور پر منسوخ کرے۔ اسی طرح بدر کمیٹی کی پوری رپورٹ منظر عام پر لائی جائے، درج فہرست ذات کے ریزرویشن کے حوالے سے ذیلی زمرہ بندی کا مزید کوئی عمل نافذ نہ کیا جائے، ریزرویشن میں موجود تمام خالی اسامیوں اور بیک لاگ کو فوری طور پر پُر کیا جائے، ریزرویشن کے صحیح اور موثر نفاذ کیلئے ایک آزاد اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی جائے، باقاعدہ بھرتی کے عمل کو عمل میں لایا جائے، کانٹریکٹ پر دوبارہ عمل درآمد کیا جائے۔

گورے گاؤں ملنڈ لنک روڈ

پروجیکٹ میں حائل ۲۳۴ رغیر مجاز تعمیرات کو منہدم

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) میونسپل کارپوریشن کے ٹی ڈویژن آفس کی تجاوزات ہٹانے والی ٹیم نے جمعہ (5 جون 2026) کو ممبئی کے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کو جوڑنے والی گورگاؤں-ملنڈ لنک روڈ کے کام میں حائل 234 غیر مجاز تعمیرات کو ہٹانے کے لیے کارروائی کی۔ تجاوزات ہٹانے کی کارروائی کے ایک حصے کے طور پر، امر نگر، کھنڈی پاڑا میں رہائشی اور تجارتی دونوں طرح کی 234 غیر مجاز تعمیرات کو ہٹا دیا گیا ہے۔ گورگاؤں-ملنڈ لنک روڈ کی لمبائی 12.20 کلومیٹر ہے۔ اس لنک روڈ پر کام چار مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ اس میں سڑک، زیر زمین سرنگ، فلائی اوور وغیرہ شامل ہیں۔ ٹی ڈویژن کی حدود میں امر نگر، کھنڈی پاڑا میں تقریباً 384 ڈھانچے لنک روڈ کی تعمیر میں حائل تھے۔ ان ڈھانچوں میں سے تقریباً 150 کمرشل اور رہائشی ڈھانچوں کو گزشتہ ہفتے ہٹا دیا گیا تھا۔ جبکہ آج 234 ڈھانچوں کو منہدم کردیا گیا ہے۔ تجاوزات ہٹانے کا یہ آپریشن ڈپٹی کمشنر (زون 6) کی رہنمائی میں اور اسسٹنٹ کمشنر یوگیتا کولہے کی سربراہی میں کیا گیا۔

یوگیتا کولہے میونسپل کارپوریشن کے 10 انجینئرز، میونسپل کارپوریشن کے 100 ملازمین، 150 پرائیویٹ ورکرز-ملازمین کے ساتھ 2 پوکلین پلانٹس، 4 جے سی بی پلانٹس، 10 ڈمپر وغیرہ ان تمام ڈھانچوں کو ہٹانے کے لیے استعمال کیے گئے۔ ملنڈ پولس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر اجے جوشی کی قیادت میں 50 پولیس اہلکار سیکورٹی کے لیے تعینات تھے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن نے جمعہ، 5 جون 2026 کو ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے گورے گاؤں-ملنڈ لنک روڈ پروجیکٹ کی راہ میں رکاوٹ بننے والی 234 غیر قانونی رہائشی اور تجارتی تعمیرات کو منہدم کردیا ہے۔ یہ کارروائی ملنڈ کے امر نگر اور کھنڈی پاڑا علاقوں میں کی گئی تاکہ ممبئی کے اس اہم انفراسٹرکچر پروجیکٹ کے کام کو تیز کیا جاسکے۔

جہاں طاقت ہے وہاں توجہ مرکوز رکھو، جیت ہماری ہوگی

ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات میں ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر شریکانت شندے نے کارکنوں کو جیت کا منتر دیا

ممبئی آئندہ ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے انتخابات میں جہاں تنظیم مضبوط ہے وہیں پوری طاقت کے ساتھ توجہ مرکوز کریں۔ مائیکرو لیول پر منصوبہ بندی کریں، بوتھ کوآرڈینیٹر مقرر کریں اور انتخابی تیاریوں کو مضبوط بنائیں۔ اگر ہم منظم اور حکمت عملی کے ساتھ کام کریں گے تو فتح ہماری ہی ہوگی۔ یہ پیغام شیوسینا پارلیمانی پارٹی لیڈر اور پارلیمنٹ رتن ایم پی ڈاکٹر شریکانت شندے نے کارکنوں اور عہدیداروں کو دیا۔ ایم پی ڈاکٹر شری کانت شندے کا دوروزہ شیو سمواد دورہ آج کھاندیش کے نندربار سے شروع ہوا۔ اس دوران انہوں نے نندربار اور تلودہ میں منعقدہ میٹنگوں میں ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں کا جائزہ لیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے آئندہ الیکشن کی تیاریوں اور تنظیم سازی کے حوالے سے کارکنوں کی رہنمائی کی۔ اس موقع پر وزیر دادا بھوسے، ایم ایل اے امشا پاڈوی، ایم ایل اے چندرکانت رگھوونشی، ایم ایل اے راجندر گاوِیت، شیوسینا کے ریاستی تنظیم کے سربراہ اور سابق ایم پی آنند پرانجاپے، شیوسینا کے سکریٹری بھاؤ صاحب چودھری، شیوسینا نندربار لوک سبھا رابطہ سربراہ اور سابق ایم ایل اے شریش چودھری اور دیگر اہم عہدیدار موجود تھے۔ ایم پی ڈاکٹر شریکانت شندے نے آج صبح تلودہ میں شہادہ اور اکلکوا اسمبلی حلقوں کا جائزہ لیا۔ اس میٹنگ میں انہوں نے عہدیداروں کو ووٹر لسٹ پر نظرثانی مہم کو موثر طریقے سے چلانے، بی ایل اے کی تقرری اور 20 پولنگ اسٹیشنوں میں سے ہر ایک پر ایک کوآرڈینیٹر مقرر کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ کوآرڈینیٹروں کی تقرری سے ہر بوتھ کا باقاعدہ جائزہ ممکن ہو سکے گا۔ اگر بوتھ کی سطح پر منظم طریقے سے کام کیا جائے تو تنظیم مضبوط ہوگی اور الیکشن جیتنے کے امکانات بھی بڑھ جائیں گے۔ ایم پی ڈاکٹر شندے نے مزید کہا کہ پچھلے انتخابات میں جو کچھ ہوا اسے پیچھے چھوڑ دینا چاہیے۔ تمام کارکنوں اور عہدیداروں کو یہ سوچ کر متحد ہوکر کام کرنا چاہیے کہ ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی علاقوں میں شیوسینا کی طاقت کو کیسے بڑھایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات میں کوئی اتحاد نہیں ہوگا، اس کا فیصلہ پارٹی قیادت کرے گی تاہم کارکنان ہر بوتھ پر توجہ دے کر کام کریں۔ اگر ہم پوری محنت اور لگن سے کام کریں گے تو فتح ہماری ہی ہوگی۔ ڈاکٹر شندے نے کہا کہ نندوربار ضلع میں شیوسینا کی طاقت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ریاست میں ایک بڑا طبقہ بن چکا ہے جو شندے صاحب کی قیادت کا احترام کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے شندے صاحب نے مفاد عامہ کی کئی فلاحی اسکیموں کو نافذ کیا، جن سے ووٹر واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نگر پریشد اور میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں شیوسینا کو اچھی عوامی حمایت اور کامیابی ملی ہے۔ نندوربار شہر میں منعقدہ دوسری میٹنگ میں ایم پی ڈاکٹر شریکانت شندے نے نندوربار اور نواپور اسمبلی حلقوں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ شندے صاحب نے شان آپ کے دروازہ مہم کے ذریعے عام لوگوں کے لیے بہت سے کام کیے ہیں۔

مہنگائی کے خلاف کانگریس کا جن آکروش مارچ

ایندھن کی بڑھتی قیمتوں اور گھریلو گیس سلنڈروں کے نرخوں میں اضافے کے خلاف شدید احتجاج، فوری راحت کا مطالبہ۔ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور روزمرہ ضروریاتِ زندگی کی اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے خلاف کانگریس پارٹی کی جانب سے ریاست بھر میں جاری احتجاجی مہم کے تحت بھیونڈی میں ''جن آکروش مارچ'' کا انعقاد کیا گیا۔ مارچ میں کانگریس کے عہدیداران اور کارکنان نے شرکت کرتے ہوئے مہنگائی، ایندھن کی بڑھتی قیمتوں اور گھریلو گیس سلنڈروں کے نرخوں میں اضافے کے خلاف شدید احتجاج درج کرایا۔ یہ احتجاجی مارچ تھانہ ضلع دیہی کانگریس کے جنرل سکریٹری پنکج گائیکواڑ کی قیادت میں شیلار علاقے سے شروع ہوا اور پرانت دفتر پر اختتام پذیر ہوا۔ مارچ کے دوران شرکاء نے عوامی مسائل سے متعلق نعرے بلند کرتے ہوئے حکومت سے مہنگائی پر قابو پانے کے لیے مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا۔ مقررین کا کہنا تھا کہ اشیائے ضروریہ، ایندھن اور گھریلو استعمال کی بنیادی سہولتوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ عوام خصوصاً متوسط اور کم آمدنی والے طبقات کے لیے شدید مشکلات کا سبب بن رہا ہے۔ احتجاج کے بعد کانگریس کے ایک وفد نے پرانت دفتر کے توسط سے صدرِ جمہوریہ ہند کے نام ایک یادداشت پیش کی۔ یادداشت میں گھریلو ایل پی جی گیس کی قیمتوں میں فوری کمی، اشیائے خورونوش کی بڑھتی قیمتوں کو قابو میں لانے، مختلف اشیاء پر عائد ۵ ۳ رفیصد ویٹ کو کم کرکے ۵ رفیصد کرنے اور گھریلو گیس پر نافذ ۲۲ رفیصد ویٹ میں نمایاں تخفیف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ مہنگائی کی موجودہ صورتحال نے عام شہریوں کے گھریلو بجٹ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ روزمرہ اخراجات میں اضافے کے باعث عوام کو معاشی دشواریوں کا سامنا ہے، جبکہ حکومت عوام کو راحت فراہم کرنے میں ناکام ثابت ہورہی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ عوامی مفاد کے پیش نظر قیمتوں کو مستحکم کرنے اور ضروری اشیاء کو عام آدمی کی دسترس میں رکھنے کے لیے فوری اور ٹھوس پالیسی اقدامات ناگزیر ہیں۔ اس موقع پر بھیونڈی شہر کانگریس کے نومنتخب صدر عابد منصب خان سمیت پارٹی کے متعدد عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔ مقررین نے واضح کیا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور عوامی مسائل کے خلاف کانگریس کی جدوجہد جاری رہے گی اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے جمہوری طریقے سے آواز بلند کی جاتی رہے گی۔

ممبئی کو سرسبز وشاداب بنانے کی میئر ریتو تاوڑے کی شہریوں سے اپیل

17,047 شجر کاری کی پہل میئر ریتو تاوڑے نے مختلف مقامات پر شجر کاری میں حصہ لیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ہر شہری کو مرکزی حکومت کی ایک ورزش آئی چی نوے (ایک پیڑ ماں کے نام) مہم میں خود بخود حصہ لینا چاہیے۔ انہیں عوامی جگہ پر کم از کم ایک شجر لگانے اور اس کی افزائش کرنے کا عزم کرنا چاہیے۔ اس اقدام کے لیے میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ضروری پودے، مٹی اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ بڑھتی ہوئی شہری کاری کے پس منظر میں، ممبئی میں زیادہ سے زیادہ سرسبز وشاداب علاقے بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ درخت ماحولیاتی توازن کے ستون ہیں اور ہریالی سے مزین ممبئی آنے والی نسلوں کے لیے ایک انمول تحفہ ہوگا۔ اس لیے ممبئی کی میئر محترمہ ریتو تاوڑے نے سبھی سے اپیل کی کہ وہ درختوں سے بھرے، صاف ستھرے اور خوبصورت ممبئی بنانے کے لیے پہل کریں۔ عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر، ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی سرپرستی میں آج (5 جون 2026) صبح تقریباً 17 ہزار 047 درختوں کی شجرکاری کی پہل شروع کی گئی۔ اس میں واشی زکات ناکہ، ایسٹرن ایکسپریس ہائی وے پر مولنڈ (مشرق) میں موریہ جھیل کے قریب، ناہور (مشرق) میں بھنڈوپ اڑانچن کیندر کے قریب، کنجر مرگ لانچ پیڈ، گھاٹکوپر (مشرق) میں کیسوربنا ہاؤسنگ سوسائٹی کے قریب اور گھاٹکوپر (مشرق) میں چترنجن میدان جیسی جگہیں شامل ہیں۔ میئر مسز تاوڑے نے روشنی ڈالی کہ یہ ممبئی کو سرسبز، زیادہ ماحول دوست اور پائیدار بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ شجر کاری مہم کا آغاز صبح میئر نے کیا۔ ریتو تاوڑے واشی ناکہ کے علاقے میں، ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے اہم داخلی مقامات میں سے ایک۔ اس کے بعد میئر کے ذریعہ ملنڈ اور گھاٹ کوپر کے درمیان ایسٹرن ایکسپریس وے کے دونوں اطراف 1000 درخت لگانے کی ایک پرجوش پہل بھی شروع کی گئی۔ اس کے تحت پنت نگر اور ملنڈ کے درمیان ایسٹرن ایکسپریس وے کے ساتھ تینوں وارڈس این، ایس اور ٹی کی حدود میں پیلے بہاو کے درخت لگانے کی خصوصی پہل کی گئی۔ اس اقدام سے آنے والے دنوں میں ایسٹرن ایکسپریس وے کے علاقے کو مزید پرکشش، قدرتی اور ماحول دوست بنانے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ میئر نے کانجور مارگ بھوی پر 16,000 درخت لگانے کی ایک جامع مہم کا بھی آغاز کیا۔ تاوڑے میئر تاوڑے نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ مختلف مقامات پر شجر کاری کی یہ سرگرمیاں ممبئی کے سبز احاطہ میں نمایاں اضافہ کریں گی اور ماحولیاتی تحفظ کو تقویت دیں گی۔ مختلف مقامات پر منعقد شجرکاری مہم میں ایم ایسٹ ڈویژن کی وارڈ کمیٹی کی صدر محترمہ نے شرکت کی۔ خیرالنسا اکبر حسین، مقامی کارپوریٹر ضمیر قریشی، مقامی کارپوریٹر دنیش پنچال، مقامی کارپوریٹر روشن شیخ، مقامی کارپوریٹر شبانہ قاضی، ایم ایسٹ ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر اور اسسٹنٹ کمشنر (اضافی چارج) مسٹر بھاسکر کاسگیکر، ٹی ڈی ویژن کے اسسٹنٹ کمشنر ایس ٹی ایم بھی موجود تھے۔

ممبئی 9 ڈی سی پی کے تبادلے اسمیتا پاٹل پورٹ زون میں منتقل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر پولس میں بڑے پیمانے پر تبادلے کے بعد آج 9 ڈی سی پی کی وزارت داخلہ نے منتقلی حکمنامہ جاری کیا ہے، ڈی سی پی اے ٹی ایس دنیش گری دھرباری کا پونہ کرائم برانچ ایس پی، یشونت سالونکے ایڈیشنل ایس پی کو ڈی سی پی امراوتی، سندیپ جادھو ریاستی کنٹرول روم، ششی کانت دیوراج میرا بھائندر ڈی سی پی، اسمیتا بھشیک پاٹل سیکورٹی کارپوریشن سے ڈی سی پی پورٹ زون، منتیش گھاٹی ممبئی فورس ون سے ممبئی شہر ڈی سی پی، ویشالی مانے بھائندر کا تبادلہ منسوخ کرکے انہیں اسے مقام پر بحال کیا گیا ممبئی میں بھی کئی ڈی سی پی کا تبادلہ منسوخ کرکے انہیں ممبئی میں ہی برقرار رکھا گیا ہے اس کے ساتھ ہی ریاست بھر میں آئی پی ایس افسران کے تبادلوں کا عمل جاری ہے۔

مبارک پور کے حضرت علامہ مولانا محمد مبارک حسین مصباحی علیہ الرحمہ کے وصال پر مالیگاؤں سمیت ملک بھر کے علمی و دینی حلقوں میں صفِ ماتم

مالیگاؤں: (نامہ نگار) علم وعرفان کی دنیا ایک درخشندہ ستارے سے محروم ہوگئی، صحافت وادب کی بزم ایک شفیق راہبر سے خالی ہوگئی اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا علمی افق اپنے ایک تابندہ آفتاب کے غروب ہوجانے پر سوگوار ہوگیا۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کے ممتاز استاذ، ماہنامہ اشرفیہ کے کامیاب مدیر، بلند پایہ ادیب، کہنہ مشق صحافی، باکمال محقق اور ہزاروں تشنگانِ علم کے مربی حضرت علامہ مولانا محمد مبارک حسین مصباحی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر نے اہل علم و دانش کے قلوب کو غم سے بوجھل اور آنکھوں کو اشکبار کردیا ہے۔ ان کی رحلت محض ایک فرد کا انتقال نہیں بلکہ علم، فکر، قلم، تحقیق، صحافت اور تربیت کے ایک ایسے درخشاں باب کا اختتام ہے جس نے کئی نسلوں کی فکری و علمی آبیاری کی۔ آپ کی شخصیت ان نابغۂ روزگار اہل علم میں شمار ہوتی تھی جن کی زندگی کا ہر لمحہ دین کی خدمت، علم کی اشاعت، قلم کی حرمت اور نسل نو کی تربیت کے لیے وقف تھا۔ آپ نے درس و تدریس کے میدان میں جس اخلاص اور انہماک کے ساتھ خدمات انجام دیں، اسی طرح صحافت وتحریر کے میدان میں بھی اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا۔ ماہنامہ اشرفیہ کی ادارت کے ذریعے آپ نے نہ صرف علمی وفکری ذوق کی آبیاری کی بلکہ دینی صحافت کو ایک وقار، اعتبار اور معیار بھی عطا کیا۔ ان کی تحریریں علم کی روشنی، فکر کی گہرائی، زبان کی شائستگی اور اخلاص کی خوشبو سے معطر ہوا کرتی تھیں۔ حضرت کی رحلت پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تلامذہ، متعلقین، عقیدت مندوں اور اہل علم کے دل غم سے نڈھال ہیں۔ مالیگ پریوار کی نمائندگی کرتے ہوئے برطانیہ میں مقیم معروف سماجی و دینی شخصیت حضرت نیاز احمد مالیگ (یوکے) نے اپنے نہایت رقت آمیز اور دل گداز تعزیتی پیغام میں کہا کہ حضرت علامہ مولانا محمد مبارک حسین مصباحی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر سن کر دل جیسے تھم سا گیا۔ یوں محسوس ہوا کہ علم وادب کا ایک روشن مینار اچانک نظروں سے اوجھل ہوگیا ہو۔ حضرت مصباحی صاحب ان شخصیات میں سے تھے جن کی موجودگی خود ایک ادارے کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان کی گفتگو میں علم کی وقار آمیز سنجیدگی، ان کے کردار میں اخلاص کی چاشنی، ان کی تحریروں میں فکر کی گہرائی اور ان کی طبیعت میں شفقت ومحبت کا سمندر موجزن تھا۔ ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور جب رخصت ہوتے ہیں تو اپنے پیچھے ایک ایسا خلا چھوڑ جاتے ہیں جسے مدتوں پُر نہیں کیا جاسکتا۔ آج پوری ملت ایک ایسے محسن، مربی اور راہنما سے محروم ہوگئی ہے جس نے اپنی پوری زندگی دوسروں کو سنوارنے اور علم کی شمعیں روشن کرنے میں بسر کردی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ اپنے اس مخلص بندے کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات کو قیامت تک جاری رکھے۔ مالیگاؤں کی انتہائی محترم، مکرم اور دیندار شخصیت حضرت غلام فرید چشتی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ حضرت علامہ مولانا محمد مبارک حسین مصباحی علیہ الرحمہ کی وفات کی خبر نہایت اندوہناک اور دل کو زخمی کردینے والی ہے۔ مرحوم ایک ایسے عالم دین تھے جنہوں نے نہ صرف درسگاہوں میں علم بانٹا بلکہ اپنے قلم کے ذریعے بھی ہزاروں ذہنوں کو روشنی عطا کی۔ راقم کو بھی حضرت مرحوم سے شرف تلمذ حاصل ہے، اس لیے یہ سانحہ میرے لیے ذاتی طور پر بھی ناقابل بیان صدمہ ہے۔ حضرت کی شفقتیں، علمی رہنمائیاں، اصلاحی نصیحتیں، محبت بھرا انداز اور حسن اخلاق ہمیشہ میرے حافظے کا روشن حصہ رہیں گے۔

عثمان سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

رضا اکیڈمی سربراہ سعید نوری کا یوم حیا منانے کی مسلمانوں کی اپیل

رضا اکیڈمی کے بانی وصدر الحاج محمد سعید نوری نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ 18 ذوالحجہ کو ''یومِ حیا'' کے طور پر منایا جائے، کیونکہ 18 ذوالحجہ خلیفہ ثالث، دامادِ رسول، جامعُ القرآن، حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم المرتبت صحابی ہیں جن کے بارے میں خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عثمان سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔'' حضرت نے فرمایا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان، شرم وحیا، عفت و پاکیزگی، سخاوت، حسنِ اخلاق اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل نمونہ ہیں۔ آج کے دور میں جبکہ حیا کے تصور کو مٹانے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور مسلمان نوجوان خصوصاً بچیاں مختلف فتنوں اور گمراہیوں کا شکار ہورہی ہیں، ایسے حالات میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ گھروں، خاندانوں، تعلیمی اداروں، مساجد اور پورے معاشرے میں حیا کا پیغام عام کیا جائے اور نئی نسل کو شرم وحیا، عفت و پاکدامنی اور اسلامی تعلیمات سے مزین کیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت آپ نے ائمۂ مساجد، خطباء، مدارسِ دینیہ اور سماجی تنظیموں سے اپیل کی کہ 18 ذوالحجہ کو ''یومِ حیا'' کے طور پر منائیں اور اپنے بیانات، اجتماعات اور سوشل میڈیا کے ذریعے حیا کی اہمیت اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کو عام کریں۔ اس اپیل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے 18 ذوالحجہ کی شب بعد نماز عشاء رات 10 بجے 47 گھوگھاری محلہ، ممبئی 3 نوری محفل میں ''یوم حیا'' کے عنوان سے ایک روح پرور محفل منعقد کی گئی۔ اس محفل میں حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نعت و منقبت پیش کی گئی اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب پر تفصیل بیان کیا گیا۔ بالخصوص حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیا، سخاوت، عبادت، صبر، ایثار اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیکر تھے اور آج کے نوجوانوں کو آپ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ بیان میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک عیدِ غدیر کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، بلکہ یہ بعد کے زمانے میں رائج کی جانے والی ایک رسمِ بد ہے، لہٰذا اہلِ سنت کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بھی بیان کیا گیا: ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُم'' یعنی ''جو جس قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔'' مزید یہ وضاحت کی گئی کہ غدیرِ خم کے مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم فضیلت کا روشن ثبوت ہے، لیکن اس سے بلافصل خلافت ثابت نہیں ہوتی۔ اہلِ سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے خلیفۂ راشد ہیں، اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھے خلیفۂ راشد ہیں۔ اس موقع پر خاتم الاکابر، تاجدارِ اہلِ سنت، حضرت سید شاہ آلِ رسول احمدی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں بھی خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

اسرائیلی معیشت میں ہندوستانی، تھائی، سری لنکن ملازمین بڑھ گئے

اسرائیل میں مقامی افرادی قوت کی کمی کے باعث ہندوستان، تھائی لینڈ اور سری لنکا سے آنے والے ۵۰ ر ہزار سے زائد غیر ملکی کارکن معیشت کا اہم ستون بن گئے ہیں

اسرائیل میں مقامی افرادی قوت کی کمی کے باعث ہندوستان، تھائی لینڈ اور سری لنکا سے آنے والے ۵۰ ر ہزار سے زائد غیر ملکی کارکن معیشت کا اہم ستون بن گئے ہیں۔ یہ کارکن خوراک سازی، زرعی شعبے، ریٹیل اسٹورز اور نگہداشتِ مریضاں سمیت کئی بنیادی شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسرائیلی حکومت نے گزشتہ دو برس کے دوران غیر ملکی صنعتی کارکنوں کے کوٹے میں تین مرتبہ اضافہ کیا ہے۔ اسرائیل میں افرادی قوت کے بڑھتے ہوئے بحران کے درمیان ہندوستان، تھائی لینڈ اور سری لنکا سے تعلق رکھنے والے ۵۰ ر ہزار سے زائد غیر ملکی کارکن ملک کی معیشت کے لیے ناگزیر حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ خوراک تیار کرنے والی فیکٹریوں، زرعی فارموں، ریٹیل چینز اور بزرگوں و مریضوں کی نگہداشت کے شعبوں میں ان کارکنوں کی موجودگی نے ان صنعتوں کو چلائے رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسرائیلی ذرائع کے مطابق حکومت نے گزشتہ دو برس کے دوران صنعتی شعبے کے لیے غیر ملکی کارکنوں کے منظور شدہ کوٹے میں تین مرتبہ اضافہ کیا، جس کے بعد یہ تعداد ۲۱ ر ہزار ۲۰۰ ر تک پہنچ گئی۔ ان میں تقریباً ۷۰ ر فیصد کارکن غیر ہنرمند (Unskilled) زمرے میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کاروباری اداروں اور صنعتی تنظیموں کا کہنا ہے کہ مقامی کارکنوں کی عدم دلچسپی اور مزدوروں کی قلت کے باعث غیر ملکی افرادی قوت اب ناگزیر بن چکی ہے۔ صنعتی شعبے کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ خوراک سازی اور مینوفیکچرنگ کے کئی ادارے ایسے ہیں جو غیر ملکی کارکنوں کے بغیر اپنی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتے۔ ایک معروف فوڈ کمپنی کے سربراہ نے کہا کہ یہ وہ ملازمتیں ہیں جنہیں زیادہ تر اسرائیلی شہری اختیار نہیں کرنا چاہتے، جبکہ غیر ملکی کارکن حاضری، مستقل مزاجی اور پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ اسرائیل میں زرعی شعبہ کئی دہائیوں سے بیرونی کارکنوں پر انحصار کرتا رہا ہے۔ خاص طور پر تھائی لینڈ کے ہزاروں مزدور کھیتوں اور زرعی فارموں میں کام کرتے ہیں۔ ۲۰۲۳ء کے بعد فلسطینی اور دیگر مقامی مزدوروں کی دستیابی میں کمی آنے سے غیر ملکی کارکنوں کی ضرورت مزید بڑھ گئی، جس کے نتیجے میں سری لنکا اور ہندوستان سے بھی بڑی تعداد میں افراد کو ملازمتوں کے لیے لایا گیا۔ تاہم آجر تنظیموں کا کہنا ہے کہ اس نظام کے ساتھ کئی چیلنجز بھی وابستہ ہیں۔ موجودہ قوانین کے تحت غیر ملکی کارکن صرف محدود مدت، عموماً پانچ سال تک، اسرائیل میں کام کر سکتے ہیں، جس کے بعد انہیں ملک چھوڑنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے اداروں کو مسلسل نئے کارکن بھرتی اور تربیت دینے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس سے مہارت اور تجربے کا تسلسل متاثر ہوتا ہے۔ مزید برآں، زبان اور ابلاغ کے مسائل بھی کاروباری اداروں کے لیے ایک بڑا چیلنج ہیں۔ متعدد فیکٹریوں اور فارموں میں مترجمین یا اضافی سپروائزری عملہ تعینات کرنا پڑتا ہے تاکہ روزمرہ کے کام متاثر نہ ہوں۔ آجر یہ بھی کہتے ہیں کہ غیر ملکی کارکنوں کی ملازمت پر رہائش، طبی بیمہ اور دیگر قانونی سہولتوں کی فراہمی لازمی ہونے کے باعث ان پر آنے والی لاگت مقامی کارکنوں کے مقابلے میں تقریباً ۲۵ ر فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود اسرائیلی صنعتی حلقوں کا خیال ہے کہ موجودہ حالات میں غیر ملکی افرادی قوت کے بغیر معیشت کے کئی شعبوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر مقامی مزدوروں کی کمی برقرار رہی تو آئندہ برسوں میں اسرائیل کو مزید غیر ملکی کارکنوں کی بھرتی کے لیے نئی پالیسیاں مرتب کرنا پڑ سکتی ہیں۔ اسرائیل میں مقامی افرادی قوت اور فلسطینی کارکنوں کی عدم موجودگی کے باعث ہندوستان، تھائی لینڈ اور سری لنکا سے آنے والے 50,000 سے زائد غیر ملکی کارکن اب اسرائیلی معیشت کا اہم ترین ستون بن چکے ہیں۔ اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والے تنازع کے بعد سے اسرائیل نے سیکورٹی وجوہات کی بنا پر تقریباً ایک لاکھ فلسطینی کارکنوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی تھی، جس کی وجہ سے پیدا ہونے والے شدید بحران کو پورا کرنے کے لیے ان ایشیائی ممالک سے افرادی قوت درآمد کی گئی ہے۔

بنگلہ دیش کو درپیش دو بڑے چیلنجز:

معاشی بحالی اور عالمی طاقتوں میں توازن قائم رکھنا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش اس وقت اپنی سیاسی اور معاشی تاریخ کے ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے۔ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے، عبوری دورِ حکومت اور بعد ازاں بی این پی کی قیادت میں نئی حکومت کے قیام کے بعد ملک کو دو بڑے چیلنجز کا سامنا ہے: معیشت کی بحالی اور خطے کی بڑی طاقتوں کے درمیان متوازن خارجہ پالیسی برقرار رکھنا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بنگلہ دیش کی اولین ترجیح معاشی استحکام ہونی چاہیے۔ ملک کو مہنگائی، روزگار کے مواقع، برآمدات، سرمایہ کاری اور عوامی فلاح سے متعلق مسائل کا سامنا ہے۔ عوامی بے چینی صرف سیاسی وجوہات کی بنا پر نہیں بلکہ اس احساس کے باعث بھی بڑھی کہ اقتصادی ترقی کے ثمرات معاشرے کے تمام طبقات تک یکساں طور پر نہیں پہنچے۔ خارجہ پالیسی کے محاذ پر ڈھاکہ کو بھارت، چین، پاکستان اور امریکہ جیسے اہم ممالک کے ساتھ تعلقات میں توازن برقرار رکھنا ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کے لیے کسی ایک طاقت کے بلاک کا حصہ بننے کے بجائے سفارتی لچک اور تزویراتی خودمختاری برقرار رکھنا زیادہ مفید ہوگا۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر بنگلہ دیش علاقائی جغرافیائی سیاست کو اپنی معاشی ترجیحات پر حاوی ہونے دے تو اس سے ترقیاتی اہداف متاثر ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان سے جے ایف-17 لڑاکا طیاروں کی ممکنہ خریداری کو بھارت ایک اہم تزویراتی تبدیلی کے طور پر دیکھ سکتا ہے، جس سے خطے میں نئی بداعتمادی جنم لے سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش کی حقیقی طاقت اس کی بڑی افرادی قوت، مضبوط برآمدی شعبے اور مختلف عالمی شراکت داروں کی دلچسپی میں پوشیدہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملک کو عالمی طاقتوں کے درمیان مقابلے کو قومی ترقی کے مواقع میں تبدیل کرنا چاہیے، نہ کہ خود کو کسی بڑی طاقت کی رقابت کا حصہ بننے دینا چاہیے۔ ادھر بنگلہ دیش نے حال ہی میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) سے ایک نئے مالیاتی پروگرام کے لیے مذاکرات شروع کرنے کی درخواست بھی کی ہے، جس کا مقصد معاشی اصلاحات کو موجودہ حالات کے مطابق ازسرِ نو ترتیب دینا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ نئی حکومت کی کامیابی کا اصل پیمانہ اس کی سفارتی کامیابیاں نہیں بلکہ یہ ہوگا کہ آیا وہ عوام کو معاشی ترقی، روزگار، استحکام اور بہتر طرزِ حکمرانی فراہم کرنے میں کامیاب ہوتی ہے یا نہیں۔ بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کے بڑھتے ہوئے سیاسی اثر و رسوخ نے ملک کی سیکولر شناخت، اقلیتی حقوق اور مستقبل کی سیاسی سمت کے حوالے سے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان نواز سمجھی جانے والی مذہبی سیاسی قوتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت بنگلہ دیش کے روایتی سیکولر سیاسی ڈھانچے کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔

امریکی قانون سازوں کا چینی بایوٹیک شعبے میں سرمایہ کاری محدود کرنے کیلئے نیا بل پیش

امریکہ کے دو سینئر قانون سازوں نے چین کے بایوٹیکنالوجی شعبے میں امریکی سرمایہ کاری پر سخت نگرانی عائد کرنے کے لیے ایک نیا بل پیش کیا ہے

واشنگٹن: امریکہ کے دو سینئر قانون سازوں نے چین کے بایوٹیکنالوجی شعبے میں امریکی سرمایہ کاری پر سخت نگرانی عائد کرنے کے لیے ایک نیا بل پیش کیا ہے، جس کا مقصد قومی سلامتی اور ادویات کی سپلائی چین سے متعلق خدشات کا تدارک کرنا ہے۔ امریکی ایوانِ نمائندگان کی چین سے متعلق خصوصی کمیٹی کے چیئرمین جان مولینار اور کانگریس خاتون ڈیبی ڈنگیلنے بایوٹیک انویسٹمنٹ نیشنل سیکیورٹی ایکٹ متعارف کرایا۔ اس قانون کے تحت چینی بایوٹیک کمپنیوں میں امریکی سرمایہ کاری کو قومی سلامتی کے جائزے کے عمل سے گزارا جائے گا۔ مجوزہ قانون کا اطلاق ادویات کی تیاری، بایولوجکس مینوفیکچرنگ، اور کلینیکل تحقیق و ترقی جیسے شعبوں پر ہوگا۔ قانون سازوں کا مؤقف ہے کہ امریکی سرمایہ، ٹیکنالوجی اور مہارت چین کی بایوٹیک صلاحیتوں کو مضبوط بنا رہی ہے، جس سے مستقبل میں امریکہ کی صنعتی اور طبی خودمختاری متاثر ہو سکتی ہے۔ جان مولینار نے الزام عائد کیا کہ بعض بڑی امریکی دوا ساز کمپنیاں چینی شراکت داروں کے ساتھ ایسے معاہدے کر رہی ہیں جو امریکہ کی دواسازی کی صنعت کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ان کے مطابق حساس بایوٹیک سرمایہ کاری کو بھی انہی حفاظتی معیارات کے تحت جانچا جانا چاہیے جو پہلے ہی بعض جدید ٹیکنالوجی شعبوں پر لاگو ہیں۔ ڈیبی ڈنگل نے کہا کہ بایوٹیکنالوجی مستقبل میں طب، زراعت، مینوفیکچرنگ اور قومی سلامتی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے امریکہ کو اہم ادویات، خام اجزاء اور طبی سپلائی چین کے معاملے میں چین پر انحصار سے گریز کرنا چاہیے۔ یہ اقدام واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان ٹیکنالوجی اور قومی سلامتی کے بڑھتے ہوئے مقابلے کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ گزشتہ برسوں میں امریکہ نے مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم ٹیکنالوجی اور بایوٹیکنالوجی سمیت کئی حساس شعبوں میں چین کے ساتھ سرمایہ کاری اور تعاون پر پابندیاں یا سخت نگرانی متعارف کرائی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر یہ بل قانون بن جاتا ہے تو امریکہ اور چین کے درمیان بایوٹیک تعاون اور سرمایہ کاری کے بہاؤ پر نمایاں اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جبکہ عالمی دواسازی اور طبی تحقیق کے شعبے میں بھی اس کے دور رس نتائج سامنے آ سکتے ہیں۔ چین کے تیزی سے پھیلتے ہوئے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام اور اس سے متعلق محدود شفافیت نے عالمی سطح پر تشویش پیدا کر دی ہے۔ دفاعی اور اسٹریٹجک ماہرین کا کہنا ہے کہ چین گزشتہ چند برسوں کے دوران اپنے جوہری ذخیرے، میزائل نظام اور متعلقہ انفراسٹرکچر میں نمایاں اضافہ کر رہا ہے، جبکہ اس پروگرام کی حقیقی وسعت اور مستقبل کے اہداف کے بارے میں بہت کم معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

چیک سینیٹ کے سربراہ کا تائیوان کے حق میں دوٹوک مؤقف، چین کے دباؤ کو مسترد کیا

تائی پے: چیک جمہوریہ کے سینیٹ صدر میلوس وسٹرسیل نے تائیوان کے دورے کے دوران چین کے دباؤ اور تنقید کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیجنگ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ طے کرے کہ چیک جمہوریہ کن ممالک اور شراکت داروں کے ساتھ تعلقات قائم کرے گا۔ تائیوان کی پارلیمنٹ کے اسپیکر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ویسٹرچل نے کہا کہ تائیوان اور چیک جمہوریہ دونوں خودمختار اور جمہوری معاشرے ہیں جو اپنی خارجہ پالیسی کے فیصلے آزادانہ طور پر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے تائیوانی اسپیکر کو چیک جمہوریہ کے دورے کی دعوت بھی دی۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب چین نے ویسٹرچل کے تائیوان دورے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے "ایک چین" اصول کی خلاف ورزی اور چین کے داخلی معاملات میں مداخلت قرار دیا۔ چینی سفارت خانے نے پراگ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس دورے کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ ویسٹرچل نے جواب میں کہا کہ چیک جمہوریہ اپنی "ایک چین پالیسی" پر عمل کرتا ہے، نہ کہ بیجنگ کی تشریح کردہ "ایک چین" پالیسی پر۔ انہوں نے پارلیمانی سطح پر تائیوان کے ساتھ روابط کو چیک خارجہ پالیسی کا جائز اور اہم حصہ قرار دیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ تائیوان کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کے حوالے سے سینیٹرز سے مشاورت کی گئی تھی اور 80 فیصد سے زائد ارکان نے تائیوان کے ساتھ تعاون بڑھانے کی حمایت کی۔ ان کے مطابق تائیوان اور چیک جمہوریہ کے درمیان تعاون دونوں ممالک کے لیے اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی فوائد کا باعث بن رہا ہے۔ تائیوانی حکام نے چیک حمایت کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان تجارت، سیاحت، تعلیم اور عوامی روابط مسلسل فروغ پا رہے ہیں، جبکہ تائی پے اور پراگ کے درمیان مزید براہِ راست پروازیں بھی شروع کی جا رہی ہیں۔ چیک جمہوریہ باضابطہ طور پر چین کو تسلیم کرتا ہے، تاہم حالیہ برسوں میں تائیوان کے ساتھ اس کے اقتصادی اور تکنیکی تعلقات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس پر بیجنگ مسلسل اعتراض کرتا رہا ہے۔

نوشکی میں پاکستانی

فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ

بلوچستان: بلوچستان کے ضلع نوشکی میں احمد وال کے علاقے میں مسلح افراد نے پاکستانی فوج کے ایک قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، تاہم حکام کی جانب سے فوری طور پر نقصان کی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق واقعہ احمد وال میں واقع پھاٹک کے مقام پر پیش آیا، جہاں پاکستانی فورسز کی تین گاڑیوں پر مشتمل ایک قافلہ گزر رہا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مسلح حملہ آوروں نے پہلے سے گھات لگا رکھی تھی اور قافلے کے مقام پر پہنچتے ہی اس پر فائرنگ شروع کر دی۔ عینی شاہدین کے مطابق علاقے میں فائرنگ کی آوازیں سنی گئیں، جس کے بعد فورسز اور حملہ آوروں کے درمیان کچھ وقت تک جھڑپ جاری رہی۔ تاحال کسی سرکاری ادارے یا فوج کے شعبۂ تعلقاتِ عامہ کی جانب سے حملے کی باضابطہ تصدیق یا تفصیلی بیان جاری نہیں کیا گیا، جبکہ کسی تنظیم نے بھی فوری طور پر حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ بلوچستان کے مختلف اضلاع میں پاکستانی فورسز پر حملوں کے متعدد واقعات رپورٹ ہوتے رہتے ہیں، جن میں مسلح تنظیموں کی جانب سے گھات لگا کر حملے اور سڑک کنارے نصب دھماکا خیز مواد کے استعمال کے واقعات شامل ہیں۔

بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کے بڑھتے اثر و رسوخ پر تشویش

سیکولر شناخت کے لیے نئے سوالات

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کے بڑھتے ہوئے سیاسی اثر و رسوخ نے ملک کی سیکولر شناخت، اقلیتی حقوق اور مستقبل کی سیاسی سمت کے حوالے سے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان نواز سمجھی جانے والی مذہبی سیاسی قوتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت بنگلہ دیش کے روایتی سیکولر سیاسی ڈھانچے کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جماعتِ اسلامی نے 2024 میں شیخ حسینہ حکومت کے خاتمے کے بعد اپنی سیاسی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ پارٹی نے خود کو بدعنوانی کے خلاف، فلاحی سیاست اور نوجوانوں کے لیے ایک متبادل قوت کے طور پر پیش کیا ہے، جس کے باعث اسے نئی عوامی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بعض مذہبی اور ثقافتی حلقوں، خصوصاً صوفی مزارات اور روایتی ثقافتی تقریبات پر دباؤ بڑھا ہے۔ مصنف کے مطابق اگست 2024 کے بعد متعدد صوفی مزارات اور ثقافتی سرگرمیوں کو انتہا پسند عناصر کی جانب سے نشانہ بنایا گیا، جسے بنگلہ دیش کی تکثیری روایت کے لیے تشویشناک قرار دیا گیا ہے۔ دوسری جانب جماعتِ اسلامی کا مؤقف ہے کہ وہ ایک جمہوری سیاسی جماعت ہے جو اسلامی اقدار کے ساتھ جدید طرزِ حکمرانی، سماجی انصاف اور انسدادِ بدعنوانی کے ایجنڈے پر کام کر رہی ہے۔ پارٹی قیادت نے حالیہ مہینوں میں اقلیتوں کے حقوق اور سیاسی شمولیت کی حمایت کے بیانات بھی دیے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کی سیاست اس وقت ایک اہم تبدیلی کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ 1971 میں آزادی کے بعد ملک کے آئین میں سیکولرزم کو بنیادی ریاستی اصول کے طور پر شامل کیا گیا تھا، تاہم مختلف ادوار میں مذہب اور سیاست کے تعلق پر مسلسل بحث جاری رہی ہے۔ بین الاقوامی مبصرین اور بعض حقوقِ نسواں کی تنظیموں نے بھی جماعتِ اسلامی کے ابھار پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ان کے مطابق پارٹی کی بڑھتی ہوئی سیاسی طاقت سے خواتین کے حقوق، مذہبی اقلیتوں اور سیکولر سیاسی روایات پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، اگرچہ جماعتِ اسلامی ان خدشات کو مسترد کرتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بنگلہ دیش کے لیے اصل سوال یہ نہیں کہ کون سی جماعت اقتدار میں آتی ہے، بلکہ یہ ہے کہ آیا ملک اپنی تاریخی سیکولر شناخت، جمہوری اداروں اور مذہبی ہم آہنگی کو برقرار رکھتے ہوئے نئی سیاسی حقیقتوں کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کر پاتا ہے یا نہیں۔

چینی کمپنی مبینہ طور پر ممکنہ ناقدین اور مخالفین کی پیش گوئی کرنے والی اے آئی ٹیکنالوجی تیار کرنے میں سرگرم: ماہرین

بیجنگ: ایک چینی ٹیکنالوجی کمپنی کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ایسے نظام پر کام کر رہی ہے جو نہ صرف حکومتی ناقدین کی نگرانی کر سکے بلکہ مستقبل میں حکومت پر تنقید کرنے یا اختلافی سرگرمیوں میں شامل ہونے والے افراد کی پیش گوئی بھی کر سکے۔ رپورٹس کے مطابق گیڈز نیٹ ورکس نامی کمپنی، جو انٹرنیٹ نگرانی اور سنسرشپ سے متعلق سافٹ ویئر تیار کرتی ہے، اے آئی کی مدد سے افراد کے آن لائن رویوں، مقام کی معلومات، سماجی روابط اور انٹرنیٹ استعمال کے ڈیٹا کا تجزیہ کرنے والی ٹیکنالوجی پر تحقیق کر رہی ہے۔ امریکی ریاست ٹینیسی کی وانڈربلٹ یونیورسٹی کے محققین کی جانب سے لیک ہونے والی دستاویزات کے تجزیے میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کا مقصد ایسے "رویہ جاتی پروفائلز" تیار کرنا ہے جو کسی فرد کے ممکنہ مستقبل کے اقدامات اور روابط کا اندازہ لگا سکیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایسی ٹیکنالوجی کامیاب ہو جاتی ہے تو یہ روایتی نگرانی سے ایک قدم آگے بڑھ کر "پریڈکٹیو سرویلنس" یا پیشگی نگرانی کی شکل اختیار کر سکتی ہے، جس کے تحت کسی شخص کے اختلافی مؤقف اختیار کرنے سے پہلے ہی اس کی نشاندہی کی جا سکے گی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گیڈز نیٹ ورکس کے سافٹ ویئر اور نگرانی کے نظام بعض دیگر ممالک بشمول ایتھوپیا، قازقستان، میانمار اور پاکستان تک بھی برآمد کیے گئے ہیں، جس سے نگرانی کی ٹیکنالوجی کے عالمی پھیلاؤ پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ دوسری جانب مبصرین کا کہنا ہے کہ چین پہلے ہی دنیا کے سب سے بڑے نگرانی کے نظاموں میں سے ایک چلاتا ہے اور حالیہ برسوں میں بیجنگ نے عوامی نگرانی، چہرہ شناسی، ڈیٹا اینالیٹکس اور مصنوعی ذہانت کے استعمال کو مزید وسعت دی ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق چینی حکام اے آئی کی مدد سے "پریڈکٹیو پولیسنگ" اور سماجی استحکام کی نگرانی کے نظام کو بھی جدید بنا رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت رازداری، شہری آزادیوں اور انسانی حقوق سے متعلق نئی بحث کو جنم دے رہی ہے، جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ ایسی ٹیکنالوجی اختلافِ رائے کو دبانے اور سماجی نگرانی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے استعمال ہو سکتی ہے۔

فائیو آئیز سیکورٹی الائنس نے چینی جاسوسی کے خطرہ سے خبردار کیا

صحافیوں، تھنک ٹینک کے ملازمین یا سرکاری ڈیٹا تک پردیی رسائی رکھنے والے افراد بھی خطرے میں تھے

لندن: ”فائیو آئیز“ اتحادی سیکورٹی ایجنسیوں جس میں امریکہ اور برطانیہ شامل ہیں، بدھ کو چینی جاسوسوں کے بارے میں ایک انتباہ جاری کیا کہ وہ حساس معلومات تک رسائی والے لوگوں کو بھرتی کرنے کے لیے آن لائن جاب پلیٹ فارمز کا جارحانہ استعمال کر رہے ہیں۔ ایجنسی کے بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ چین کی ملٹری انٹیلی جنس سروسز حکومت، فوج یا کسی ایسے شخص کو نشانہ بنانے کے لیے پیشہ ورانہ نیٹ ورکنگ سائٹس اور آن لائن بھرتی کی خدمات کا استعمال کر رہی ہیں جو خفیہ معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی ملکی سیکورٹی ایجنسیوں نے کہا، ”چینی ملٹری انٹیلی جنس سروسز بالآخر مراعات یافتہ فوجی، سیاسی اور اقتصادی انٹیلی جنس حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو چین کو فائیو آئیز پر سٹریٹجک اور حکمت عملی سے فائدہ فراہم کر سکتی ہیں۔ اگرچہ ماضی میں بھی انفرادی ممالک کی طرف سے اسی طرح کی وارننگیں آتی رہی ہیں، لیکن مشترکہ بلیٹن کو بے مثال قرار دیا گیا۔ بیجنگ نے بار ہا جاسوسی کے ایسے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے انہیں ”خالص من گھڑت اور بدنیتی پر مبنی بہتان“ قرار دیا ہے۔ بلیٹن میں، فائیو آئیز ایجنسیوں نے کہا کہ چینی جاسوس خاص طور پر ان لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جو دفاع، خارجہ امور اور انٹیلی جنس میں مہارت رکھتے ہیں۔ صحافیوں، تھنک ٹینک کے ملازمین یا سرکاری ڈیٹا تک پردیی رسائی رکھنے والے افراد بھی خطرے میں تھے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جاسوسوں نے کامیاب امیدواروں کے ساتھ ایک جارحانہ آن لائن بھرتی کی ”حکمت عملی“ کا استعمال کیا اور پھر ”چینی حکومت سے وابستہ غیر متعینہ کلائنٹس کے لیے خفیہ معلومات فراہم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا تھا انہیں ہر رپورٹ میں چند سو سے لے کر کئی ہزار ڈالر تک ادا کیا جا سکتا ہے، اور بڑھتی ہوئی حساس معلومات کے لیے مزید پیشکش کی جا سکتی ہے۔ امریکہ نے اس سے قبل چینی انٹیلی جنس کو موجودہ اور سابق امریکی سرکاری ملازمین کو نشانہ بنانے کے لیے دھوکہ دہی کا استعمال کرتے ہوئے خبردار کیا تھا جبکہ برطانیہ کی MI5 سیکورٹی سروس نے گزشتہ نومبر میں قانون سازوں کو چینی ایجنٹوں کے بارے میں خبردار کیا تھا جو پارلیمنٹ کی جاسوسی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

فضل الرحمان نے پاکستان کی سلامتی اور خارجہ پالیسیوں پر تنقید کی

جمعیت علمائے اسلام۔فضل (جے یو آئی۔ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ پر ایک اور تہلکہ خیز حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے

بلوچستان: جمعیت علمائے اسلام۔فضل (جے یو آئی۔ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ پر ایک اور تہلکہ خیز حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ وہ ملک بھر میں کئی سالوں سے انسدادِ دہشت گردی کی کارروائیوں کے باوجود شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ پشین، بلوچستان میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، فضل نے پاکستان کی قومی سلامتی کی حکمت عملی کی تاثیر پر سوال اٹھایا، اور دلیل دی کہ سوات سے بلوچستان تک متعدد فوجی مہمات کے بعد بھی دہشت گردی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ”فوج نے ملک بھر میں بڑی کارروائیاں کی ہیں، لیکن دہشت گردی کا خاتمہ نہیں کیا گیا،“ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست کا سیکیورٹی اپریٹس شہریوں کے تحفظ کی اپنی بنیادی ذمہ داری میں ناکام رہا ہے۔ بزرگ عالم دین نے پاکستان کے شورش زدہ مغربی علاقوں میں سلامتی کی صورت حال کی سنگین تصویر کشی کی۔ فضل کے مطابق ”خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں ایک بھی پولیس اسٹیشن، فوجی چوکی یا فرنٹیئر کور کا قلعہ صحیح معنوں میں محفوظ نہیں ہے۔“ جوان کے بقول موجودہ فوجی پالیسیوں اور آپریشنز کی ناکامی کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے تبصرے دونوں صوبوں میں عسکریت پسندوں کے حملوں میں اضافے کے درمیان سامنے آئے ہیں، جہاں سیکورٹی فورسز کو گزشتہ ایک سال کے دوران باغیوں اور انتہا پسند گروپوں کے بار بار حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ فضل نے اپنی تنقید کو سیکورٹی کے معاملات سے آگے بڑھایا، جس کو انہوں نے پاکستان کی ہائبرڈ سول ملٹری حکومت“ کے طور پر بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ہائبرڈ سسٹم ہر محاذ پر ناکام ہو چکا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ملک کی سیکورٹی پالیسی اور خارجہ پالیسی دونوں کے مایوس کن نتائج برآمد ہوئے۔ جے یو آئی-ف کے سربراہ نے دلیل دی کہ پاکستان تیزی سے سفارتی اور اقتصادی تنہائی کا شکار ہو رہا ہے۔ ہندوستان اور افغانستان کے ساتھ سرحدوں کی بندش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، انہوں نے سوال کیا کہ یہ ملک اپنے پڑوسیوں سے کٹے ہوئے رہتے ہوئے تجارتی اور علاقائی روابط کو کیسے بہتر بنا سکتا ہے۔ جب سرحدیں بند ہیں اور پاکستان خطے میں الگ تھلگ ہے تو آپ پڑوسی ممالک کے ساتھ کاروبار کیسے کر سکتے ہیں؟ فضل نے مزید دعویٰ کیا کہ چین، پاکستان کا سب سے قریبی اسٹریٹجک پارٹنر، اسلام آباد کی جانب سے چینی مفادات اور چین پاکستان اقتصادی راہداری سے منسلک منصوبوں کے لیے مناسب تحفظ فراہم کرنے میں ناکامی سے ناخوش ہے۔ عالم دین نے پاکستان کی سیاسی اسٹیبلشمنٹ کو بھی نشانہ بنایا، اور الزام لگایا کہ ملک کی بیوروکریسی اور طاقتور ادارے معاشرے میں تقسیم کو گہرا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اس پر تنقید کی جسے انہوں نے ”سیاسی انجینئرنگ“ کہا اور نظام کے ناقدین کو غدار قرار دینے کے خلاف خبردار کیا۔ ”اختلاف رائے کرنے والوں کو غدار قرار دینا بند کریں۔ فضل نے کہا کہ سیاسی اختلاف رائے کو بے وفائی نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ انہوں نے پاکستان کے موجودہ سیاسی نظام کی قانونی حیثیت پر مزید سوال اٹھاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ مبینہ دھاندلی کے ذریعے بننے والے انتخابات اور قانون ساز اسمبلیوں نے ملک کے جمہوری نظام پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔

پاکستان کا جوہری بلف اور

مغرب کے دوہرے معیار۔ بھارتی تجزیہ کار کا مؤقف

نئی دہلی: بھارت کے ایک اسٹریٹجک تجزیہ کار نے کہا ہے کہ حالیہ بھارت۔ پاکستان کشیدگی کے دوران پاکستان کی جانب سے جوہری ہتھیاروں کے استعمال کے اشاروں اور بیانات نے ایک مرتبہ پھر "جوہری بلف" کی بحث کو جنم دیا، جبکہ مغربی ممالک کے رویے نے جوہری عدم پھیلاؤ کے حوالے سے مبینہ دوہرے معیار کو بھی نمایاں کیا۔ مضمون کے مطابق آپریشن سندور کے دوران پاکستان کے بعض سیاسی اور سفارتی شخصیات نے جوہری صلاحیت کا حوالہ دیتے ہوئے سخت بیانات دیے، تاہم بھارت نے ان بیانات کو سنجیدگی سے لیے بغیر اپنی عسکری کارروائیاں جاری رکھیں۔ مصنف کا استدلال ہے کہ پاکستان کی جوہری دھمکیوں کا مقصد بین الاقوامی دباؤ پیدا کرنا اور بھارت کو محدود فوجی کارروائیوں سے روکنا تھا۔ تجزیے میں یہ مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ امریکہ اور بعض مغربی ممالک ایران کے جوہری پروگرام پر سخت مؤقف اپناتے ہیں، لیکن پاکستان کے جوہری ہتھیاروں اور اس کی ماضی کی پھیلاؤ سے متعلق سرگرمیوں پر نسبتاً نرم رویہ رکھتے ہیں۔ مصنف نے اسے مغربی طاقتوں کے "دوہرے معیار" کی مثال قرار دیا ہے۔ مضمون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان کے جوہری اثاثوں پر عملی کنٹرول طویل عرصے سے فوجی اسٹیبلشمنٹ کے پاس رہا ہے، جبکہ مغربی ممالک نے اس معاملے پر محدود تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مصنف کے مطابق یہ رویہ ایران اور دیگر ممالک کے حوالے سے اختیار کیے جانے والے مؤقف سے مختلف نظر آتا ہے۔ دفاعی امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اور پاکستان دونوں جوہری طاقتیں ہیں، تاہم ان کے جوہری نظریات میں فرق موجود ہے۔ بھارت باضابطہ طور پر "نو فرسٹ یوز" پالیسی پر قائم ہے، جبکہ پاکستان "فل اسپیکٹرم ڈیٹرنس" کی حکمت عملی اختیار کیے ہوئے ہے، جس کا مقصد روایتی فوجی برتری کے مقابلے میں جوہری بازدارقوت کو برقرار رکھنا ہے۔ مضمون میں بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس میں انہوں نے پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کی نگرانی کے حوالے سے بین الاقوامی سطح پر بحث کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ مصنف کے مطابق جنوبی ایشیا میں اسٹریٹجک استحکام اور جوہری سلامتی کا موضوع آئندہ بھی عالمی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570 میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جاکر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

اردو صرف ایک زبان نہیں، ایک تہذیب ایک شناخت اور ایک زندہ روایت ہے

جناب اشرف فرید صاحب نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ اردو زبان نے برصغیر کی تہذیب، ثقافت اور مشترکہ وراثت کو محفوظ رکھنے میں جو کردار ادا کیا ہے، اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ یہ زبان صرف شاعری اور ادب کی زبان نہیں بلکہ محبت، رواداری، شائستگی اور انسان دوستی کی زبان بھی ہے۔ اس کے دامن میں صدیوں کی تہذیبی روایات محفوظ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کا مسئلہ دراصل صرف ایک زبان کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی ورثے کے تحفظ کا مسئلہ بھی ہے۔ ان کی گفتگو سنتے ہوئے مجھے بار بار محسوس ہو رہا تھا کہ وہ محض ایک اخبار کے مدیر نہیں بلکہ ایک ایسے فکری نگہبان ہیں جو اپنی تہذیب، اپنی زبان اور اپنی شناخت کے تحفظ کو اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں۔

سید آصف امام کاکوی

زندگی کے سفر میں بعض لمحے ایسے آتے ہیں جو وقت گزر جانے کے باوجود دل کی کتاب میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ بعض ملاقاتیں محض ایک تعارف، ایک مصافحہ یا چند رسمی جملوں کا تبادلہ نہیں ہوتیں بلکہ وہ انسان کے فکر واحساس کو نئی جہت عطا کرتی ہیں۔ وہ ملاقاتیں یادوں کے خزینے میں محفوظ ہو کر عمر بھر روشنی بکھیرتی رہتی ہیں۔ کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن سے مل کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی فرد سے نہیں بلکہ ایک پوری تاریخ، ایک زندہ روایت اور ایک تہذیبی ورثے سے گفتگو کر رہے ہوں۔ میرے لیے جناب ایس۔ ایم۔ اشرف فرید صاحب سے ملاقات بھی ایک ایسا ہی یادگار لمحہ تھا جسے محض ایک ملاقات کہنا شاید اس کی اہمیت کو کم کرنا ہوگا۔ یہ دراصل اردو صحافت کے ایک روشن باب، زبان وادب کے ایک مخلص خادم اور تہذیبی شعور کے ایک امین سے روبرو ہونے کا شرف تھا۔ جناب اشرف فرید صاحب نہ صرف بہار اردو ایکشن کمیٹی کے صدر ہیں بلکہ روزنامہ قومی تنظیم کے مدیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے کئی دہائیوں سے اردو زبان وادب کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان کی شخصیت میں صحافی کی بے باکی، ادیب کی حساسیت اور زبانِ اردو کے ایک مخلص سپاہی کا جذبہ یکجا نظر آتا ہے۔ اردو زبان اور صحافت کے میدان میں ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں انہیں مختلف سماجی، ادبی اور صحافتی اداروں کی جانب سے اعزازات اور ایوارڈز سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ تاہم ان کی اصل پہچان ایوارڈز نہیں بلکہ وہ مسلسل جدوجہد ہے جو وہ ہر روز اردو کے فروغ، نئی نسل میں اردو شعور بیدار کرنے اور اردو صحافت کو مضبوط بنانے کے لیے کرتے ہیں۔ روزنامہ قومی تنظیم کو انہوں نے صرف ایک اخبار نہیں رہنے دیا بلکہ اسے اردو داں طبقے کی آواز، مسائل کا ترجمان اور تہذیبی ورثے کا محافظ بنا دیا۔ ان کی فکر کا محور ہمیشہ یہ رہا ہے کہ اردو زبان کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے نئی نسل تک پہنچایا جائے تاکہ یہ زبان آنے والی صدیوں تک اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ رہے۔ جناب ایس۔ ایم۔ اشرف فرید صاحب ان شخصیات میں شامل ہیں جو شہرت سے زیادہ خدمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اردو کے مستقبل کے بارے میں ان کی فکر، صحافت کے تئیں ان کی وابستگی اور قوم وملت کے مسائل کے سلسلے میں ان کی سنجیدگی انہیں عصرِ حاضر کی ممتاز اور قابلِ احترام شخصیات کی صف میں کھڑا کرتی ہے۔ ایسے لوگ دراصل قوموں کا سرمایہ اور زبانوں کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ جب میں ان کے سامنے بیٹھا تو دل میں احترام، عقیدت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت موجزن تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے برسوں سے کتابوں، اخبارات اور ادبی حلقوں میں جس شخصیت کے نام سے واقف تھا، آج وہ شخصیت میرے سامنے موجود ہے اور میں ان کے تجربات، مشاہدات اور خیالات سے براہِ راست فیض یاب ہو رہا ہوں۔ جناب اشرف فرید صاحب کا شمار اُن شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اردو زبان، اردو صحافت اور اردو تہذیب کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ آج جب دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، اقدار تبدیل ہو رہی ہیں اور زبانیں نئے چیلنجوں سے دوچار ہیں، ایسے وقت میں اشرف فرید صاحب جیسے لوگ امید کے چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ خاموشی سے اپنے مشن پر گامزن ہیں اور بغیر کسی شور وغوغا کے اردو کی شمع کو روشن رکھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ پٹنہ کی علمی وتہذیبی فضا میں ہونے والی یہ ملاقات میرے لیے اس لیے بھی غیر معمولی تھی کہ اس میں صرف دو افراد آمنے سامنے نہیں تھے بلکہ دو نسلیں، دو تجربے اور اردو سے محبت کرنے والے دو دل ایک دوسرے سے ہم کلام تھے۔ محفل میں داخل ہوتے ہی ان کی شائستگی، انکساری اور متانت نے دل موہ لیا۔ چہرے پر وقار، لہجے میں مٹھاس اور گفتگو میں وہ سنجیدگی تھی جو صرف اُن لوگوں کا حصہ بنتی ہے جو اپنی زندگی علم، ادب اور خدمتِ خلق کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ مصافحے کے بعد جب گفتگو کا آغاز ہوا تو یوں محسوس ہوا جیسے برسوں سے جاری کوئی ادھوری بات آج مکمل ہونے جا رہی ہو۔ اردو زبان، قومی تنظیم کی تاریخ، بہار کی تہذیبی روایت، صحافت کی ذمہ داریاں، نئی نسل کے مسائل اور مستقبل کی امیدیں ایک ایک کر کے موضوعات سامنے آتے گئے اور محفل علم وادب کی خوشبو سے معطر ہوتی چلی گئی۔ میں خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا اور دل ہی دل میں یہ احساس گہرا ہوتا چلا گیا کہ کچھ لوگ واقعی اپنے عہد کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی ذاتی کامیابیوں سے نہیں بلکہ اجتماعی خدمات سے پہچانی جاتی ہے۔ جناب ایس۔ ایم۔ اشرف فرید صاحب بھی انہی شخصیات میں شامل ہیں جن کی شناخت عہدوں، اعزازات اور شہرت سے کہیں زیادہ ان کی خدمات، ان کے کردار اور ان کی فکری دیانت سے قائم ہوتی ہے۔ اسی احساس کے ساتھ ہماری گفتگو کا سفر شروع ہوا، اور پھر یوں لگا جیسے اردو کی کئی دہائیوں پر مشتمل تاریخ، قومی تنظیم کی جدوجہد، عظیم آباد کی تہذیبی روایت اور مستقبل کے خواب ایک ہی محفل میں سمٹ آئے ہوں۔ گفتگو کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا تھا اور ہر موضوع اپنے اندر ایک نئی دنیا سمیٹے ہوئے تھا۔ کبھی بات اردو صحافت کے ماضی پر آتی، کبھی موجودہ حالات کا جائزہ لیا جاتا اور کبھی مستقبل کے امکانات پر گفتگو ہونے لگتی۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ یہ صرف دو افراد کے درمیان ہونے والی گفتگو نہیں بلکہ اردو کے ایک پورے عہد کا مکالمہ ہے۔

جناب اشرف فرید صاحب نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ اردو زبان نے برصغیر کی تہذیب، ثقافت اور مشترکہ وراثت کو محفوظ رکھنے میں جو کردار ادا کیا ہے، اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ یہ زبان صرف شاعری اور ادب کی زبان نہیں بلکہ محبت، رواداری، شائستگی اور انسان دوستی کی زبان بھی ہے۔ اس کے دامن میں صدیوں کی تہذیبی روایات محفوظ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کا مسئلہ دراصل صرف ایک زبان کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی ورثے کے تحفظ کا مسئلہ بھی ہے۔ ان کی گفتگو سنتے ہوئے مجھے بار بار محسوس ہو رہا تھا کہ وہ محض ایک اخبار کے مدیر نہیں بلکہ ایک ایسے فکری نگہبان ہیں جو اپنی تہذیب، اپنی زبان اور اپنی شناخت کے تحفظ کو اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ان کی باتوں میں کہیں جذباتیت کا شور نہیں تھا بلکہ دلیل، بصیرت اور تجربے کی گہرائی تھی۔ قومی تنظیم کا ذکر آیا تو انہوں نے بڑی محبت سے اپنے والد مرحوم ایس۔ ایم۔ عمر فرید کی جدوجہد کا تذکرہ کیا۔ ان کے لہجے میں عقیدت بھی تھی اور فخر بھی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک اخبار کو قائم رکھنا صرف مالی وسائل کا مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے مستقل مزاجی، نظریاتی وابستگی اور عوامی اعتماد درکار ہوتا ہے۔ قومی تنظیم نے انہی اصولوں کی بنیاد پر اپنا سفر جاری رکھا اور آج اردو صحافت کی دنیا میں ایک معتبر ادارے کی حیثیت رکھتی ہے۔ میں ان کی گفتگو میں کھو سا گیا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے قومی تنظیم کی پوری تاریخ میرے سامنے ایک فلم کی طرح چل رہی ہو۔ ابتدائی جدوجہد، مشکلات، قربانیاں، کارکنوں کی محنت، قارئین کا اعتماد اور پھر ایک مضبوط ادارے کی صورت میں اس کا ابھرنا، یہ سب کچھ اردو صحافت کے روشن باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ گفتگو کے دوران ایک اہم موضوع نئی نسل بھی تھی۔ اشرف فرید صاحب نے بڑی فکرمندی کے ساتھ کہا کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اردو آنے والی نسلوں تک پہنچے تو ہمیں نوجوانوں کو صرف ماضی کے قصے سنانے کے بجائے انہیں حال اور مستقبل سے جوڑنا ہوگا۔ اردو کو جدید علوم، نئی ٹیکنالوجی، تحقیق، صحافت اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آج کا نوجوان موبائل، انٹرنیٹ اور مصنوعی ذہانت کے دور میں زندگی گزار رہا ہے۔ اگر اردو کو اس دنیا میں باوقار مقام دلانا ہے تو ہمیں زبان کو جدید ذرائع سے جوڑنا ہوگا۔ یہ خیال دراصل ان کی دور اندیشی اور عصری شعور کا مظہر تھا۔ اسی دوران گفتگو بہار کی علمی اور ادبی روایت کی طرف مڑ گئی۔ اشرف فرید صاحب نے بڑے شوق سے اُن شخصیات کا ذکر کیا جنہوں نے بہار کی سرزمین کو علم وادب کا مرکز بنایا۔ شاد عظیم آبادی، فانی بدایونی کے معاصرین، مدارس، خانقاہیں اور علمی ادارے سب ایک ایک کر کے گفتگو کا حصہ بنتے چلے گئے۔ ان کی باتوں سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ صرف صحافی نہیں بلکہ اپنی تاریخ اور تہذیب کے ایک گہرے طالبِ علم بھی ہیں۔ پھر انہوں نے ایک نہایت خوبصورت بات کہی جو میرے دل میں اتر گئی۔ انہوں نے کہا تہذیبیں عمارتوں سے نہیں، انسانوں سے زندہ رہتی ہیں، اور زبانیں حکومتوں سے نہیں بلکہ محبت کرنے والوں سے زندہ رہتی ہیں۔ یہ جملہ گویا پوری نشست کا حاصل تھا۔ میں خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا اور دل ہی دل میں سوچتا رہا کہ واقعی اردو کی اصل طاقت اس کے وہ مخلص خادم ہیں جو خاموشی کے ساتھ اس کی خدمت کر رہے ہیں۔ نہ انہیں شہرت کی طلب ہے، نہ صلے کی آرزو؛ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ اردو کا چراغ روشن رہے اور آنے والی نسلیں بھی اس روشنی سے فیض یاب ہوتی رہیں۔

شام اب ڈھل چکی تھی۔ گنگا کے پانی پر رات کی پرچھائیاں اترنے لگی تھیں۔ لیکن ہماری گفتگو میں علم، ادب اور تہذیب کی روشنی بدستور قائم تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وقت رک گیا ہے اور ہم اردو کے ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان کہیں کھڑے ہیں، جہاں تاریخ بھی بول رہی ہے، تہذیب بھی مسکرا رہی ہے اور امید بھی اپنے چراغ روشن کیے بیٹھی ہے۔ وقت اپنی رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا، مگر دل چاہتا تھا کہ یہ نشست ابھی ختم نہ ہو۔ گفتگو کے موضوعات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے اور ہر نئے موضوع کے ساتھ فکری وتہذیبی افق کے نئے دریچے وا ہوتے جا رہے تھے۔ محسوس ہو رہا تھا کہ یہ محض ایک ملاقات نہیں بلکہ ایک ایسا علمی اور تہذیبی سفر ہے جس کی منزلیں ابھی باقی ہیں۔ شام کی سرخی آہستہ آہستہ رات کی سیاہی میں ڈھل رہی تھی۔ گنگا کے پانی پر روشنیوں کے عکس لرز رہے تھے اور پٹنہ کی فضاؤں میں ایک عجیب سی خاموشی اتر رہی تھی۔ لیکن ہمارے درمیان جاری گفتگو میں علم کی حرارت، ادب کی لطافت اور تہذیب کی خوشبو بدستور موجود تھی۔ اس لمحے مجھے شدت سے احساس ہوا کہ بعض لوگ اپنے عہد کی صرف نمائندگی نہیں کرتے بلکہ خود ایک عہد بن جاتے ہیں۔ جناب ایس۔ ایم۔ اشرف فرید صاحب بھی انہی شخصیات میں شامل ہیں۔ ان سے گفتگو کے دوران بار بار یہ محسوس ہوا کہ اردو زبان کے لیے ان کی محبت کسی عارضی جذبے کا نام نہیں بلکہ ایک پوری زندگی کی ریاضت اور مسلسل جدوجہد کا حاصل ہے۔ ان کی فکر میں اردو کا ماضی بھی آباد ہے، حال بھی موجود ہے اور مستقبل بھی روشن دکھائی دیتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں جو صرف مسائل کا رونا روتے ہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو مشکلات کے اندھیروں میں بھی امید کے چراغ روشن رکھتے ہیں۔ یہ ملاقات میرے لیے اس اعتبار سے بھی اہم تھی کہ اس نے مجھے ایک بار پھر یہ یقین دلایا کہ اردو کا مستقبل ابھی محفوظ ہے۔ جب تک اشرف فرید صاحب جیسے مخلص، سنجیدہ اور صاحبِ بصیرت لوگ موجود ہیں، اردو کا چراغ بجھ نہیں سکتا۔ یہ زبان محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ تہذیب، شائستگی، محبت اور انسانی قدروں کا ایک روشن استعارہ ہے۔ گفتگو کے دوران بار بار عظیم آباد کی تہذیبی روایت، قومی تنظیم کی صحافتی خدمات، اردو کے روشن مستقبل اور نئی نسل کی ذمہ داریوں کا ذکر آتا رہا۔ ان تمام موضوعات کا حاصل یہی تھا کہ زبانیں صرف درسگاہوں میں نہیں زندہ رہتیں بلکہ ان دلوں میں زندہ رہتی ہیں جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ اردو بھی اسی محبت کے سہارے آج تک زندہ ہے اور آئندہ بھی زندہ رہے گی۔ گفتگو کے دوران ایک ایسا لمحہ بھی آیا جس نے میرے دل کو گہرائی تک متاثر کیا۔ جناب اشرف فرید صاحب نے نہایت محبت، شفقت اور حوصلہ افزائی کے ساتھ میری ادبی وصحافتی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

۶/جون ۲۰۲۶

ٹاملناڈو ایک نئے دور کی شروعات

ٹاملناڈو میں آج ایک نئی دور کی شروعات ہوئی جب سی جوزف وجئے نے ریاست کے نئے چیف منسٹر کی حیثیت سے حلف لیا۔ وجئے کی پارٹی ٹی وی کے نے انتخابات میں تمام دوسری جماعتوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے شاندار کامیابی درج کی تھی۔ اسے 234 رکنی اسمبلی میں 108 نشستیں حاصل ہوئی تھیں اور کانگریس، سی پی آئی، سی پی ایم اور دیگر جماعتوں کی تائید سے وجئے نے دو دن کے ٹال مٹول کے بعد ریاست میں حکومت تشکیل دی ہے اور انہوں نے چیف منسٹر کی حیثیت سے حلف لیا اور اپنے ساتھ دیگر نو ارکان اسمبلی کو بھی وزارتی حلف دلایا ہے۔ وجئے نے اقتدار سنبھالتے ہی ریاست میں مفت برقی سربراہی اور خواتین کے تحفظ کیلئے فورس تشکیل دینے کے احکام بھی جاری کردئے ہیں۔ وجئے کی پارٹی کا اقتدار اور ان کی حلف برداری ٹاملناڈو میں کئی اعتبار سے اہمیت کی حامل کہی جاسکتی ہے۔ ٹاملناڈو کی جو سیاست تھی وہ صرف دو جماعتوں ڈی ایم کے اور انا ڈی ایم کے کے گرد گھومتی رہی ہے۔ ان دونوں ہی جماعتوں نے ریاست میں تقریبا پانچ دہوں تک باری باری حکومت کی ہے۔ دروائڑی جماعتوں نے ہی ریاست پر راج کیا ہے۔ کانگریس ہو یا پھر بی جے پی ہو ان دونوں جماعتوں کو ریاست میں کوئی بڑی سیاسی ذمہ داری حاصل نہیں ہوئی۔ کانگریس کا پھر بھی ریاست میں کچھ وجود رہا ہے لیکن ریاست میں سیاسی جگہ حاصل کرنے بی جے پی کی کوششیں زیادہ کچھ کامیاب نہیں رہی تھیں۔ ایک طویل عرصہ سے چلی آرہی درواڑی سیاست کا سلسلہ ریاست میں ختم ہوا اور محض دو سال قبل تشکیل دی گئی سیاسی جماعت ٹی وی کے نے ریاست میں اقتدار حاصل کرلیا ہے۔ ڈی ایم کے اور انا ڈی ایم کے جیسی پارٹیوں کو شکست دیتے ہوئے اقتدار حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوسکتی کیونکہ دونوں ہی سابقہ برسر اقتدار جماعتیں دیرینہ ریکارڈ رکھتی ہیں اور ان کی عوامی مقبولیت کا گراف بھی بہت اچھا ہی رہا تاہم وجئے کی مقبولیت ان دونوں ہی جماعتوں پر بھاری پڑ گئی ہے۔ ریاست کے عوام نے دونوں روایتی جماعتوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے وجئے کو موقع دیا ہے۔ ٹاملناڈو کی جو روایتی سیاست رہی ہے وہ دو جماعتوں کے گرد ہی زیادہ تر گھومتی رہی۔ دونوں ہی جماعتوں نے عوام کو ترقی دینے کیلئے کئی فلاحی اسکیمات نافذ بھی کرنے کے دعوے کئے ہیں۔ ریاست کے عوام اگر کسی ایک جماعت سے ناراض ہوجاتے تو دوسری کو موقع دیتے اور دوسری سے ناراض ہوجاتے تو پہلی کو موقع مل جاتا۔ شائد یہی وجہ تھی کہ ٹاملناڈو کی اس انداز میں ترقی نہیں ہو پائی جیسی ہونی چاہئے تھی۔ ریاست میں وقفہ وقفہ سے کچھ جماعتوں کا قیام عمل میں بھی آیا تھا تاہم وہ بھی روایتی انداز میں ہی کام کر رہی تھیں اسی لئے وہ پنپ نہیں پائیں۔ عوام کو کوئی موثر متبادل نظر نہیں آرہا تھا۔ جب وجئے نے دو سال قبل نئی پارٹی کی شروعات کی تو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ عوام انہیں اس قدر تائید فراہم کریں گے۔ وجئے ایک نئی سوچ کے ساتھ سیاسی میدان میں اترے ہیں۔ انہوں نے انتخابات سے قبل عوام کی بہتری اور فلاح کیلئے کچھ وعدے کئے تھے۔ عوام کو یہ اعتبار ہوگیا کہ وجئے ان وعدوں کی تکمیل کریں گے۔ سابقہ دونوں ہی پارٹیوں کو بے شمار مواقع دئے گئے تھے اور کئی وعدے ایسے رہ گئے جن کی تکمیل نہیں ہوسکی تھی۔ اب وجئے نے نئے انداز سے عوام تک رسائی حاصل کی اور عوام نے انہیں اپنی بھرپور تائید سے نوازا ہے۔ کئی دہوں سے چلی آرہی روایتی سیاست کو بریک لگنا اور ایک نئی سوچ کے ساتھ نئی پارٹی کا اقتدار سنبھالنا ٹاملناڈو میں یقینی طور پر ایک نئے دور کی شروعات کہا جاسکتا ہے۔ خود وجئے نے بھی اسے ایک نئے دور کی شروعات قرار دیا ہے۔ ٹاملناڈو کے عوام نے بھی اسے ایک نئی شروعات ہی سمجھتے ہوئے موقع دیا تھا اور اب نئی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ روایتی انداز کی سیاست اور روایتی انداز کی حکمرانی کی بجائے عوام کی توقعات اور امیدوں کے مطابق نئے انداز سے کام کرے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عوام نے جن توقعات اور امیدوں کے ساتھ نئی پارٹی کو حکومت فراہم کی ہے ان توقعات کو پورا کیا جائے۔ عوام کی اور ریاست کی ترقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے کام کیا جائے تاکہ جو نئی شروعات ہوئی ہے اس کے نتائج بھی عوام کیلئے اچھے اور نئے ہوں اور جنوبی ہند میں ٹاملناڈو کو وہ مقام حاصل ہوسکے جس کی ریاست کے عوام تمنا رکھتے ہوں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

بھارت کیوں نشانے پر؟ کی ہاوڑہ میں منعقدہ تقریبِ رونمائی میں ویشالی کے صحافی ڈاکٹر ششی بھوشن بطورِ مہمان شریک ہوئے

تقریبِ رونمائی میں نیپال اور بھارت کی مختلف ریاستوں سے معزز مہمانوں کی شرکت ہاوڑہ (مغربی بنگال): مغربی بنگال کے شہر ہاوڑہ میں واقع رتنا کرنارتھ پوائنٹ اسکول کے آڈیٹوریم میں مصنف وپلو وکاس کی کتاب "بھارت کیوں نشانے پر؟" کی شاندار تقریبِ رونمائی منعقد ہوئی۔ اس موقع پر نیپال اور بھارت کی مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز ادیبوں، دانشوروں اور صحافیوں نے شرکت کی۔ تقریب میں نیپال سے نیپالی ٹی وی کے سینئر صحافی رودر سوبیدی، دہلی یونیورسٹی کی ہندی کی معروف پروفیسر ڈاکٹر اسمیتا مشرا، دہلی یونیورسٹی کے ڈاکٹر انیرُدھ سدھانشو، بہار سے انسانی حقوق کی صحافت کے ممتاز نمائندہ ڈاکٹر ششی بھوشن کمار اور اسکول کے پرنسپل آنند پانڈے نے مشترکہ طور پر کتاب کی رونمائی انجام دی۔ کتاب کے مصنف وپلو وکاس نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ کتاب ایک سلسلہ وار منصوبے کا حصہ ہے اور موجودہ کتاب اس سیریز کی پہلی کڑی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سنجیدہ قارئین ان کے خیالات کو پسند کریں گے اور آئندہ جلدوں کی تیاری میں اپنی فکری و علمی آراء سے ان کی رہنمائی کریں گے، تاکہ وہ مزید توانائی اور جذبے کے ساتھ اپنے تحریری سفر کو جاری رکھ سکیں۔ اس موقع پر ہیومن رائٹس ٹوڈے کے مدیر ڈاکٹر ششی بھوشن کمار نے کہا کہ کتاب کے عنوان سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصنف کے دل میں بھارت کے تعلق سے کتنی گہری سوچ اور فکر موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ وپلو وکاس اپنے خیالات کو قلم کے ذریعے عوام تک پہنچانے کے لیے بے حد پرجوش ہیں، جو قابلِ ستائش ہے۔ ڈاکٹر ششی بھوشن کمار نے مصنف کو اس منفرد تصنیفی کاوش پر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسی طرح مسلسل لکھتے رہیں اور اپنی تحریروں کے ذریعے سماج میں بیداری پیدا کرتے رہیں۔ تقریب میں موجود معزز مہمانوں اور شرکاء نے بھی کتاب کے موضوع اور مصنف کی فکری کاوشوں کو سراہا اور اس علمی وادبی اقدام کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

صحافیوں کی ایک شام: شاعری کے نام

مشاعرہ اردو تہذیب وثقافت کی ایک اہم اور زندہ روایت ہے جو صدیوں سے زبان وادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرتی آرہی ہے۔ یہ محض شعری کلام سنانے کی محفل نہیں بلکہ ادب، فکر، تخلیق اور اظہارِ احساسات کا ایک خوبصورت سنگم ہے۔ مشاعرے کے ذریعے شعراء اپنے خیالات، جذبات اور مشاہدات کو سامعین تک پہنچاتے ہیں، جبکہ سامعین کو مختلف ادبی وفکری جہات سے روشناس ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اردو اکادمی، دہلی اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے وقتاً فوقتاً مختلف النوع ادبی وثقافتی پروگراموں کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ اسی سلسلے کی ایک منفرد اور خوش آئند پیش رفت کے طور پر اردو اکادمی، دہلی نے اس بار ایک بالکل نئے اور اچھوتے موضوع "صحافیوں کی ایک شام: شاعری کے نام" کا انتخاب کیا۔ دہلی حکومت کے محکمۂ فن، ثقافت والسنہ کے تحت اردو اکادمی، دہلی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی یہ خصوصی ادبی وشعری نشست قمر رئیس سلور جبلی آڈیٹوریم، اردو اکادمی، دہلی میں منعقد ہوئی، جس میں صحافیوں، ادیبوں، شاعروں، طلبا اور اردو زبان وادب کے شائقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس مشاعرے کی صدارت روزنامہ انقلاب کے سابق مدیر اور ممتاز صحافی جناب شکیل حسن شمسی نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر جناب معین شاداب نے اپنے منفرد اور دلنشیں انداز میں انجام دیے۔ انھوں نے پوری نشست کو ابتدا سے انتہا تک نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مربوط اور پُراثر بنائے رکھا۔ پروگرام کا آغاز نہایت پُروقار انداز میں ہوا۔ صدرِ مشاعرہ، ناظمِ مشاعرہ اور تمام شعرائے کرام نے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے محفل کا باضابطہ افتتاح کیا۔ اس کے بعد اردو اکادمی کے سینئر کارکنان محمد ہارون اور عزیر حسن قدوسی نے صدرِ مشاعرہ کو پودا پیش کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔ تقریب کے آغاز میں اردو کے نامور شاعر جناب بشیر بدر کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا گیا اور ان کی گراں قدر ادبی خدمات کو ان کی منتخب شاعری کے حوالے سے یاد کیا گیا۔ مشاعرے کی افتتاحی گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر شفیع ایوب نے اردو اور ہندی صحافت وادب کی مشترکہ اور تابناک روایت پر سیر حاصل اظہارِ خیال کیا۔

یہ صورتحال صرف انتظامیہ کے لیے لمحہ فکریہ نہیں بلکہ معاشرے کے ہر فرد کے لیے بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ ایسی عمارتوں میں داخل ہوتے وقت کبھی یہ نہیں دیکھتے کہ ہنگامی اخراج کا راستہ کہاں ہے، آگ بجھانے کے آلات کہاں نصب ہیں یا کسی حادثے کی صورت میں باہر نکلنے کا طریقہ کیا ہوگا۔ ہم روزمرہ زندگی میں حفاظتی شعور کو ایک غیر ضروری چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ ترقی یافتہ ممالک میں اسے بنیادی شہری ذمہ داری تصور کیا جاتا ہے۔ دہلی کے اس سانحے نے ایک مرتبہ پھر انسانی جان کی قدر و قیمت کو ہمارے سامنے نمایاں کر دیا ہے۔ انسان اپنی روزمرہ مصروفیات میں اس قدر الجھا رہتا ہے کہ اسے زندگی کی ناپائیداری کا احساس ہی نہیں رہتا۔ صبح گھر سے نکلنے والا شخص شام کو واپس آنے کے کتنے منصوبے بناتا ہے لیکن بعض اوقات تقدیر کا فیصلہ کچھ اور ہوتا ہے۔

دہلی کا المناک حادثہ اور حفاظتی نظام کی حقیقت

عبداللطیف ندوی

ملک کا دارالحکومت دہلی ایک بار پھر ایک ایسے افسوسناک حادثے کا گواہ بنا ہے جس نے نہ صرف کئی خاندانوں کے چراغ گل کر دیے بلکہ شہری زندگی، حفاظتی انتظامات اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داریوں کے حوالے سے بھی کئی سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ مالویہ نگر کے ایک ریسٹورنٹ میں پیش آنے والی آتش زدگی کے نتیجے میں متعدد قیمتی جانوں کا ضیاع ایک ایسا سانحہ ہے جس پر محض افسوس کا اظہار کافی نہیں، بلکہ اس کے اسباب، نتائج اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اطلاعات کے مطابق ۳؍جون بدھ کی صبح ایک ریسٹورنٹ کے تہہ خانے میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جو دیکھتے ہی دیکھتے پوری عمارت میں پھیل گئی۔ آگ کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ عمارت کے اندر موجود افراد کو سنبھلنے کا موقع تک نہ مل سکا۔ دھواں اور شعلے چند لمحوں میں انسانی جانوں کے لیے ایک ایسا جال بن گئے جس سے نکلنا آسان نہ تھا۔ ریسکیو ٹیموں نے اپنی بھرپور کوششوں کے باوجود متعدد افراد کو موت کے منہ سے نہ بچا سکیں۔ ہلاک ہونے والوں میں غیر ملکی شہریوں کی موجودگی نے اس حادثے کی سنگینی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ بظاہر یہ ایک حادثہ ہے، لیکن جب ایسے حادثات بار بار رونما ہونے لگیں تو پھر انہیں محض حادثہ کہہ کر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہر سانحہ اپنے پیچھے کچھ سوالات چھوڑ جاتا ہے اور یہ سوالات جواب طلب ہوتے ہیں۔ اگر کسی عمارت میں درجنوں افراد کے اجتماع کی اجازت دی گئی تھی تو کیا وہاں حفاظتی اصولوں پر مکمل عمل کیا جا رہا تھا؟ کیا آگ بجھانے کے آلات موجود تھے؟ کیا ہنگامی اخراج کے راستے قابلِ استعمال حالت میں تھے؟ کیا متعلقہ اداروں نے وقتاً فوقتاً معائنہ کیا تھا؟ اور اگر یہ سب موجود تھا تو پھر اتنا بڑا جانی نقصان کیوں ہوا؟

یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ کسی عمارت میں آتش زدگی کے نتیجے میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہوں۔ ملک کے مختلف حصوں میں وقتاً فوقتاً ایسے حادثات پیش آتے رہے ہیں۔ کبھی کسی اسپتال میں آگ لگ جاتی ہے، کبھی کوچنگ سینٹر میں، کبھی تجارتی عمارت میں اور کبھی کسی رہائشی عمارت میں۔ ہر حادثے کے بعد چند دن تک بحث و مباحثہ ہوتا ہے، تحقیقات کا اعلان کیا جاتا ہے، ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی بات ہوتی ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ معاملہ سرد پڑ جاتا ہے اور پھر ایک نیا سانحہ اسی بے حسی کے ساتھ ہمارے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ترقی یافتہ معاشروں اور ترقی پذیر معاشروں کے درمیان ایک بنیادی فرق

قانون سازی سے زیادہ قانون پر عمل درآمد کا ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں قوانین اور ضابطوں کی کمی نہیں، لیکن ان پر عمل درآمد میں اکثر کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ بہت سی عمارتیں ایسی ہیں جنہیں اجازت نامے تو مل جاتے ہیں، لیکن بعد میں ان کے اندر ایسی تبدیلیاں کر دی جاتی ہیں جو حفاظتی معیار کو متاثر کرتی ہیں۔ تہہ خانوں کو ایسے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن کے لیے وہ موزوں نہیں ہوتے۔ ہنگامی راستوں کو سامان رکھنے کی جگہ بنا دیا جاتا ہے۔ آگ بجھانے والے آلات یا تو ناکارہ ہوتے ہیں یا ان کی مدتِ استعمال ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

یہ صورتحال صرف انتظامیہ کے لیے لمحہ فکریہ نہیں بلکہ معاشرے کے ہر فرد کے لیے بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ ایسی عمارتوں میں داخل ہوتے وقت کبھی یہ نہیں دیکھتے کہ ہنگامی اخراج کا راستہ کہاں ہے، آگ بجھانے کے آلات کہاں نصب ہیں یا کسی حادثے کی صورت میں باہر نکلنے کا طریقہ کیا ہوگا۔ ہم روزمرہ زندگی میں حفاظتی شعور کو ایک غیر ضروری چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ ترقی یافتہ ممالک میں اسے بنیادی شہری ذمہ داری تصور کیا جاتا ہے۔ دہلی کے اس سانحے نے ایک مرتبہ پھر انسانی جان کی قدر و قیمت کو ہمارے سامنے نمایاں کر دیا ہے۔ انسان اپنی روزمرہ مصروفیات میں اس قدر الجھا رہتا ہے کہ اسے زندگی کی ناپائیداری کا احساس ہی نہیں رہتا۔ صبح گھر سے نکلنے والا شخص شام کو واپس آنے کے کتنے منصوبے بناتا ہے، لیکن بعض اوقات تقدیر کا فیصلہ کچھ اور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسمانی مذاہب خصوصاً اسلام نے انسان کو ہر وقت اپنی زندگی کے مقصد، اپنے اعمال اور اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں سوچنے کی تلقین کی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن نے ایک انسان کی جان بچانے کو پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام احتیاط، ذمہ داری اور انسانی تحفظ کے اصولوں پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ جہاں غفلت کے نتیجے میں انسانی جانوں کو خطرہ لاحق ہو وہاں معاملہ صرف انتظامی نہیں رہتا بلکہ اخلاقی اور دینی ذمہ داری کا بھی بن جاتا ہے۔ اس سانحے کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ جدید شہری زندگی میں تجارتی سرگرمیوں کا دائرہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بڑے شہروں میں ریسٹورنٹس، شاپنگ کمپلیکس، دفاتر اور تفریحی مراکز کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ایسے میں حفاظتی اصولوں کی پابندی پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو جاتی ہے۔ اگر کاروباری مفادات کو انسانی جانوں پر ترجیح دی جائے تو اس کے نتائج ہمیشہ تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی کوتاہی، ایک ناقص تار، ایک بند راستہ یا ایک غیر معیاری انتظام درجنوں خاندانوں کی خوشیاں چھین سکتا ہے۔ دہلی کے اس حادثے کے بعد ضروری ہے کہ متعلقہ ادارے محض رسمی کارروائی پر اکتفا نہ کریں بلکہ پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں۔ اگر کسی سطح پر کوتاہی ثابت ہوتی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام ممکن ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام عوامی عمارتوں کا از سرِ نو جائزہ لیا جانا چاہیے اور حفاظتی اصولوں پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سانحے کو محض خبروں کی سرخی، چند بیانات اور وقتی افسوس تک محدود نہ رہنے دیا جائے، بلکہ اسے ایک اجتماعی بیداری کا نقطۂ آغاز بنایا جائے۔ جب تک شہری منصوبہ بندی، حفاظتی نگرانی، انتظامی جواب دہی اور عوامی شعور ایک دوسرے کے ساتھ مربوط نہیں ہوں گے، ایسے حادثات بار بار ہمارے دروازے پر دستک دیتے رہیں گے۔ یہ لمحہ صرف سوگ منانے کا نہیں بلکہ اپنے اجتماعی رویوں کا محاسبہ کرنے کا بھی ہے۔ ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ ترقی کا مطلب صرف بلند عمارتیں، روشن بازار اور مصروف تجارتی مراکز نہیں بلکہ ایسی محفوظ فضا بھی ہے جس میں انسان خود کو بے خوف محسوس کر سکے۔ دہلی کا یہ حادثہ ان لوگوں کے لیے خاموش پیغام ہے جو حفاظتی اصولوں کو رسمی کارروائی اور انسانی جان کو اعداد و شمار سمجھ لیتے ہیں۔ آج اگر ہم نے اس سانحے سے سبق نہ لیا تو کل کسی اور شہر، کسی اور عمارت اور کسی اور خاندان کو یہی درد سہنا پڑ سکتا ہے۔ قومیں حادثات سے نہیں ٹوٹتیں، بلکہ حادثات سے سبق نہ لینے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اجتماعی ذمہ داری، احتیاط اور انسانی وقار کے تحفظ کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں تاکہ آئندہ کسی گھر کا چراغ محض غفلت کی نذر نہ ہو۔

کریڈٹ کارڈ کی شرعی حیثیت، فقہی تکییف، خطرات اور ضرورت

مفتی یحییٰ معین

دورِ حاضر کے اقتصادی و مالیاتی نظام میں Credit Card (اُدھار کارڈ یا قرض کی سہولت والا کارڈ) کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے یہ گفتگو اصل میں اس کی بنیادی بحث ہے کہ کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کے استعمال کا فقہی حکم کیا ہے؟ کسی بھی علمی جائزے میں پہلے خود کریڈٹ کارڈ کے استعمال کا حکم واضح ہونا ضروری ہے، اور اس کے بعد ہی یہ دیکھا جائے گا کہ اس کارڈ کے استعمال پر ملنے والے فوائد اور Rewards (انعامات، سہولیات و مراعات) کا حکم کیا ہے۔ علماء کے درمیان کریڈٹ کارڈ کے استعمال کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں؛ بعض علماء عدمِ جواز کے قائل ہیں، جبکہ بعض علماء شرائط کے ساتھ جواز کا راستہ نکالتے ہیں، اور ان کے علاوہ بعض حضرات ایک تیسرا متوازن یا احتیاطی موقف اختیار کرتے ہیں کہ اس کا استعمال جائز تو ہے لیکن خارجی وجوہات کی بنا پر احتیاط برتنا چاہیے اور محض ضرورت کے مواقع میں ہی اسے استعمال کرنا چاہیے۔ درحقیقت، کریڈٹ کارڈ کا مسئلہ صرف ایک فقہی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اس کے اندر سودی نظام سے تعلق، قرض کی عادت، مالی بدانتظامی، غیر ضروری خرچ، ذہنی دباؤ، مالی منصوبہ بندی کی خرابی اور عملی ضرورت (جیسے سفر یا کاروباری مجبوری) کے تمام پہلو شامل ہیں۔ سب سے پہلے بنیادی سوال یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ بذاتِ خود کیا ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ چنانچہ ہم اس مضمون میں ترتیب وار ان مباحث کا تذکرہ کریں گے کہ کریڈٹ کارڈ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی فقہی تکییف (Legal Characterization - شرعی حیثیت کی نوعیت) کیا ہے؟ اس کے استعمال کا حکم کیا ہے؟ اس میں کون سے شرعی اور مالی خطرات پوشیدہ ہیں؟ اور اس کی ضرورت کہاں واقعی معتبر ہو سکتی ہے؟ کریڈٹ کارڈ کے استعمال پر علماء کا پہلا موقف عدمِ جواز کا ہے، جس کے نزدیک کریڈٹ کارڈ کا حصول اور استعمال سرے سے ہی ناجائز ہے۔ ان کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے لیے فارم پر دستخط کرتے وقت کارڈ ہولڈر ایک ایسی شرط کو قبول کرتا ہے جس میں ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں انٹرسٹ (Interest سود) ادا کرنے کا وعدہ ہوتا ہے۔ اگر کارڈ ہولڈر مقررہ مدت میں ادائیگی نہ کرے، تو وہ سود ادا کرنے پر راضی ہوتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سودی شرط یا سودی معاہدے کو خود قبول کر رہا ہے۔ یہاں شرعی مسئلہ صرف عملاً سود دینے یا لینے کا نہیں ہے؛ اگرچہ ابھی سود لیا یا دیا نہیں گیا، لیکن سود دینے کا معاہدہ کر لیا گیا ہے، اور یہ معاہدہ بھی شرعاً ناجائز اور قابلِ مواخذہ ہے۔ چونکہ اگر کارڈ ہولڈر اس شرط کو قبول نہ کرے، تو بینک اسے کریڈٹ کارڈ جاری ہی نہیں کرے گا، اس لیے کارڈ حاصل کرنے کے لیے اس سودی شرط کو فارمل (Formal رسمی) طور پر قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ موقف کریڈٹ کارڈ کو مطلقاً ناجائز قرار دیتا ہے۔

اس کے برعکس، دوسرا موقف شرائط کے ساتھ جواز کا ہے، جس کے نزدیک کریڈٹ کارڈ لینے کی گنجائش ہے، بشرطیکہ کارڈ ہولڈر کو یہ یقین یا غالب گمان ہو کہ وہ وقت پر ادائیگی کر دے گا، وہ ادائیگی میں تاخیر بالکل نہیں کرے گا، اور سود سے بچنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہو۔ وہ قرض کی اس سہولت سے فائدہ تو اٹھائے گا، مگر مقررہ مدت کے اندر قرض واپس کر دے گا، جس سے اس کے سود میں مبتلا ہونے کا امکان نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے۔ اس موقف کی بنیاد اس نکتے پر ہے کہ کریڈٹ کارڈ لینے کے وقت فی الحال کوئی سودی لین دین واقع نہیں ہوتا، بلکہ ابھی صرف کارڈ حاصل کیا گیا ہے۔ سودی معاملہ تب پیدا ہوگا جب کارڈ سے قرض لیا جائے، پھر مقررہ مدت میں ادائیگی نہ کی جائے، اور پھر اس تاخیر پر سود عائد ہو۔ اگر کارڈ ہولڈر کا پختہ ارادہ اور عملی نظم یہ ہو کہ وہ کبھی سود میں نہیں پڑے گا، تو ایسے شخص کے لیے گنجائش بتائی جاتی ہے، مگر کبھی ایک آدھ مرتبہ وقت پر پیمنٹ کر دینے سے یہ خطرہ ختم نہیں ہوتا بلکہ مستقل نظم ضروری ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا معاملہ چونکہ قرض کا معاملہ ہے، اور قرض عقودِ تبرعات (Gratuitous Contracts - مالی تعاون کے معاملات) میں سے ہے، اس لیے ان جیسے معاملات میں فقہ کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر اصل معاملے سے خارج کوئی شرطِ فاسد لگائی جائے، تو وہ شرط لغو اور باطل ہو جاتی ہے جبکہ اصل معاملہ درست رہتا ہے۔ یہ معاملہ عقدِ معاوضہ (Onerous Contract - مال کے بدلے مال کا معاہدہ) جیسے بیع (خرید و فروخت) یا اجارہ (کرایہ داری) کی طرح نہیں ہے، کیونکہ عقدِ معاوضہ میں اگر کوئی شرطِ فاسد لگائی جائے، تو اس شرط کی خرابی کی وجہ سے خود وہ پورا عقد ہی فاسد اور شرعاً باطل ہو جاتا ہے، جبکہ قرض چونکہ عقدِ معاوضہ نہیں ہے، اس لیے اس پر یہ سخت حکم لاگو نہیں ہوتا اور فاسد شرط ساقط سمجھی جاتی ہے۔ ان دونوں کے بعد تیسرا پہلو احتیاطی اور متوازن موقف کا ہے، جو کہتے ہیں کہ اگرچہ بعض فقہی بنیادوں پر گنجائش نکالی جا سکتی ہے، مگر پھر بھی کریڈٹ کارڈ کے اندر کئی خطرناک پہلو موجود ہیں، اس لیے بلا ضرورت کریڈٹ کارڈ سے بالکل بچنا چاہیے، اور اگر سخت ضرورت ہو تو اسے محض ایک ضرورت کے تحت سخت مالی نظم و ضبط کے ساتھ استعمال کیا جائے اور اسے ہرگز عادت نہ بنایا جائے۔ اگر کریڈٹ کارڈ کی اصل فقہی تکییف اور حقیقت پر غور کیا جائے تو یہ عارضی قرض کی ایک سہولت ہے، یعنی یہ بنیادی طور پر ایک قرض کا معاملہ ہے۔ بینک اپنے کارڈ ہولڈر کو ایک مخصوص کریڈٹ لمٹ (Credit Limit اُدھار یا قرض کی حد) طے کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، کارڈ ہولڈر کے پاس فوری طور پر نقد رقم موجود نہیں ہوتی، لیکن کریڈٹ کارڈ کے ذریعے وہ کوئی چیز خرید سکتا ہے یا کوئی سروس حاصل کر سکتا ہے؛ بینک اس موقع پر اس کی طرف سے دکاندار یا سروس پرووائیڈر کو ادائیگی کر دیتا ہے، اور بعد میں کارڈ ہولڈر بینک کو یہ رقم واپس کرتا ہے۔ عام طور پر بینک ادائیگی کے لیے ایک مخصوص Grace Period (رعایتی مدت) طے کرتا ہے، جیسے 50 دن، 60 دن، یا 90 دن۔ اگر کارڈ ہولڈر اس مقررہ مدت کے اندر Full Payment (مکمل ادائیگی) کر دے، تو اس پر کوئی سود عائد نہیں ہوتا، قرض بے باق ہو جاتا ہے اور کارڈ کی لمٹ دوبارہ بحال ہو جاتی ہے، جس سے یہ ضرورت کے وقت قرض حاصل کرنے کا ایک آسان ذریعہ بن جاتا ہے۔ لیکن، اگر

مقررہ مدت میں رقم کی ادائیگی نہ کی جائے، تو بینک Delay (تاخیر) کی وجہ سے بھاری سودی جرمانہ عائد کرتا ہے، اور یہ سود ہر حال میں چارج ہوتا ہے، خواہ تاخیر جان بوجھ کر ہو، غلطی سے ہو، یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے ہو؛ یہی کریڈٹ کارڈ کا اصل خطرناک پہلو ہے کہ معاملہ بظاہر Interest-free (سود سے پاک) لگتا ہے، مگر تاخیر ہوتے ہی سودی معاملہ بن جاتا ہے۔

اس نظام میں کئی شرعی، اخلاقی اور مالی خطرات پوشیدہ ہیں، جن میں پہلا سودی نظام کو تقویت دینے کا پہلو ہے۔ کریڈٹ کارڈ کا عمومی Banking System (بینکاری نظام) سودی نظام سے جڑا ہوا ہے، جس کے استعمال سے سودی مصنوعات کا پھیلاؤ بڑھتا ہے اور صارف اس انفراسٹرکچر کا حصہ بن کر سودی نظام کے ساتھ تعاون کا باعث بنتا ہے۔ دوسرا خطرناک پہلو قرض کی عادت پیدا کرنا ہے؛ یہ ایک ایسا Product (مصنوع یا تجارتی شے) ہے جو انسان کو اپنی اصل مالی استطاعت سے زیادہ خرچ کرنے پر ابھارتا ہے اور انسان چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانے کا عادی ہو جاتا ہے، جس سے وہ ایک قرض کو دوسرے قرض سے بیج کرتے کرتے 'مایا جال' میں پھنس جاتا ہے۔ تیسرا خطرہ Default (ادائیگی میں ناکامی) اور بھاری سود کا ہے، کیونکہ بینکوں کا ایک بڑا کمرشل مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنی استطاعت سے زیادہ خرچ کریں تاکہ وہ وقت پر پیمنٹ نہ کر سکیں اور ڈیفالٹ کی صورت میں بینک کو Penalties (جرمانے) اور بھاری سود حاصل ہو، جس سے چھوٹی رقم بھی بڑی Liability (مالی ذمہ داری یا بوجھ) بن جاتی ہے۔ چوتھا پہلو Financial Planning (مالی منصوبہ بندی) کے خلاف ہونا ہے، کیونکہ کارڈ سوائپ کرتے وقت جیب سے نقد رقم نکلنے کا احساس نہیں ہوتا، جس سے انسان بجٹ کے بغیر غیر ضروری لگژری یا Impulse Buying (جذباتی یا غیر ضروری خریداری) کا شکار ہوتا ہے اور بعد میں بل آنے پر سخت پشیمان ہوتا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں قرض کو کوئی ہلکا معاملہ نہیں سمجھا گیا؛ یہ انسان پر معاشی بوجھ ڈالتا ہے اور ذہنی دباؤ پیدا کرتا ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے خود قرض سے پناہ مانگی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلا ضرورت قرض لینا پسندیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ ایک عام صارف کے لیے شرعی و مالی رہنمائی یہ ہے کہ وہ کارڈ رکھنے سے پہلے خود سے یہ چند ضروری سوالات پوچھ کر ایک عملی Checklist (فہرست) تیار کرے: کیا مجھے واقعی کریڈٹ کارڈ کی حقیقی ضرورت ہے؟ کیا میرے پاس ہر ماہ فل پیمنٹ کرنے کی مالی صلاحیت موجود ہے؟ کیا میں کبھی Minimum Payment (کم از کم واجب الادا رقم) کے دھوکے میں تو نہیں پڑوں گا؟ کیا میں کبھی Due Date (مقررہ آخری تاریخ) مس نہیں کرتا؟ کیا میری خرچ کرنے کی عادت مکمل ڈسپلنڈ ہے؟ کیا میں غیر ضروری شاپنگ اور امپلس بائنگ سے بچ سکتا ہوں؟ کیا میں کارڈ کو صرف ایمرجنسی یا حقیقی ضرورت کے ٹول تک محدود رکھ سکتا ہوں؟ اور کیا میں سود میں پڑنے کے خطرے کو اپنے فنانشل ڈسپلن سے واقعی ختم کر سکتا ہوں؟ اگر ان سوالات کا جواب کمزور ہے، تو کریڈٹ کارڈ آپ کے لیے سہولت نہیں بلکہ ایک بدترین Financial Trap (مالیاتی جال) ہے، اور ایسے شخص کو اس سے کوسوں دور رہنا چاہیے۔ البتہ، موجودہ دور کے بین الاقوامی نظام میں بعض حقیقی ضرورتیں ایسی پیش آ جاتی ہیں جہاں کریڈٹ کارڈ کے بغیر کام چلنا ناممکن ہو جاتا ہے، جیسے کہ بیرونِ ملک سفر، ہوٹل بکنگ (ہوٹل میں جگہ محفوظ کرنا)، گاڑی کرائے پر لینا، سیکیورٹی ڈپازٹ جمع کروانا، آن لائن ریزرویشنز، یا ناگہانی کاروباری و کارپوریٹ ریکوائرمنٹس (کاروباری یا کمپنی کے تقاضے)۔ چنانچہ، ایسی حقیقی ضرورت اور عادت میں فرق کرنا لازم ہے؛ ضرورت کے تحت احتیاط کے ساتھ اس کے استعمال کی گنجائش ہے، جبکہ عادت، فضول خرچی اور قرض پر مبنی زندگی کے لیے اس کا استعمال شرعاً، اخلاقاً اور مالی اعتبار سے بالکل غلط اور ناپسندیدہ ہے۔ لیکن یہ ذہن نشیں رہے کہ کریڈٹ کارڈ کا مسئلہ صرف ایک پلاسٹک کے کارڈ کا مسئلہ نہیں؛ یہ قرض، سودی شرط، مالی عادت، ضرورت، نظم و ضبط اور شریعت کے احتیاطی مزاج کا مشترکہ مسئلہ ہے، جو شخص سود سے قطعی طور پر بچ سکتا ہے، اس کے لیے گنجائش کی بات نکالی جا سکتی ہے؛ لیکن جو شخص خرچ پر قابو نہیں رکھتا، اس کے لیے یہ کارڈ سہولت نہیں بلکہ تباہ کن مایا جال ہے۔ ان شاء اللہ، اگلی قسط میں ہم کریڈٹ کارڈ کی اس بنیادی بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کے دوسرے اہم ترین اور حل طلب پہلو پر گفتگو کریں گے، یعنی کریڈٹ کارڈ اور ڈیبٹ کارڈ کے استعمال پر بینکوں اور کمپنیوں کی طرف سے صارفین کو راغب کرنے کے لیے دیے جانے والے مختلف ریوارڈز اور مراعات کا شرعی حکم کیا ہے؟ ہم تفصیل سے جائزہ لیں گے کہ کارڈز کی مختلف اقسام، جیسے کہ بیسک، گولڈ، پلاٹینیم، پریمیم، بزنس یا کارپوریٹ کارڈز پر ملنے والے انعامی پوائنٹس، کیش بیک (نقد رقم کی واپسی)، ٹریول مائلز، لاؤنج ایکسیس، ڈسکاؤنٹس، گفٹ واؤچرز، فیس معافی اور مرچنٹ آفرز (تاجروں یا دکانداروں کی طرف سے دی جانے والی رعایتیں) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

غزل

ستم کر اور ڈھا مجھ پر عتاب آہستہ آہستہ
میں ہر اک زخم کا لوں گی حساب آہستہ آہستہ

تلاوت اُس کے چہرے کی عبادت سے کہاں کم ہے
میں پڑھنا چاہتی ہوں یہ کتاب آہستہ آہستہ

وہ میرے ذہن و دل پر اس طرح رہنے لگا حاوی
اترتے ہیں مری آنکھوں میں خواب آہستہ آہستہ

میں اب ڈرنے لگی ہوں ہجر کی ایسی طوالت سے
کہیں کم ہو نہ جائے اضطراب آہستہ آہستہ

مری نظروں سے رفتہ رفتہ وہ گرنے لگا ایسے
کہ جیسے بہتا ہے آنکھوں سے آب آہستہ آہستہ

اندھیری رات ہو، برسات ہو یا پھر ہو تنہائی
چلے آتے ہیں خود ہی اس کے خواب آہستہ آہستہ

نکھرنے میں لگی اس کے تصور سے ہی فرزانہ
ہوئی میں عشق میں اس کے گلاب آہستہ آہستہ

فرزانہ پروین

اشرف جاوید اور پیمان سے خالی شام کا دیباچہ!

میرے ذہن میں ایک بات ہمیشہ سے سوال بن کر گونجتی رہی ہے کہ کیا ہم پہلے سے بنے بنائے معیارات پر کسی بھی ادب یا شعر کی پرکھ پرچول کر سکتے ہیں اور کیا ہر عہد میں لکھا جانے والا ادب ایک ہی طرح سے معاشرے پر اثر انداز ہوتا ہے یا معاشرتی موسمیاتی اور حالات کی تبدیلیاں انسانوں کی طرح ادب پر بھی اپنے اثرات مرتب کرتی ہیں؟ میں اس بارے سوچتا تو ہمیشہ الجھ جاتا تھا۔ یہ الجھاؤ میری اپنی سوچ کا بھی ہو سکتا ہے اور معاشرے میں آئے روز، تبدیل ہو جانے والے حالات پر بھی اس کا انحصار ممکن ہے، لیکن بات الجھاؤ سے آگے بڑھ جاتی ہے، جب ہم ایک ہی سانچے میں مختلف ادوار میں لکھے جانے والے ادب کو رکھ کر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے نصابی کتابی نقاد کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس نے پچاس ساٹھ سال پہلے جو تنقید پڑھی ہے، اس کے پس منظر میں ہی نئی لکھی جانے والی غزل بھی دیکھتا آیا ہے۔ دراصل یہ وہ الجھاؤ ہے اور یہ وہ فکری مغالطہ ہے، جس کے حصار سے نکل آنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ بعض اوقات فکری مغالطے باقاعدہ روایت بن جاتے ہیں اور روایت کو توڑنا یا اس سے انحراف کرنا ہمارے یہاں جائز تصور نہیں کیا جاتا، لیکن وہی لوگ آگے بڑھ پاتے ہیں، جو روایت شکن ہوتے ہیں، جو اپنا راستہ خود بنانا جانتے ہیں اور جو طے شدہ راستوں پر چلنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ باتیں میں نے اس لئے کی ہیں کہ گزشتہ دنوں مجھے جناب اشرف جاوید کا نیا مجموعہ کلام جو غزلیات پر مشتمل ہے اور جس کا نام "پیمان سے خالی شام" ہے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ مجموعہ کلام تو کئی دنوں سے میری میز پر مطالعے کا منتظر تھا، لیکن میں کچھ دفتری اور ذاتی مصروفیات کی وجہ سے اس جانب متوجہ نہیں ہو سکا، اس لئے اس پر بات بھی قدرے تاخیر سے کر رہا ہوں۔ جناب اشرف جاوید نے نئی غزل کے حوالے سے جو کام کیا ہے اس کی اہمیت سے مجھ سمیت کسی کو بھی انکار نہیں ہے کہ انھوں نے غزل کو نہ صرف روایت سے، بل کہ موجودہ عہد میں لکھی جانے والی غزل سے بھی آگے بڑھا دیا ہے۔ ہمیں ان کی غزل پڑھتے ہوئے جہاں تازگی اور نئی فضا کا احساس ہوتا ہے، وہاں ان کا فکری کینوس بھی وسعت سے ہمکنار دکھائی دیتا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ ان کی غزل شعر برائے شعر یا غزل برائے غزل کی حدود پھلانگ کر ایک مخصوص اور روایتی دائرۂ اظہار سے باہر نکل آئی ہے، تو یہی بات اس دور کا سچ بھی کہلائے گی، یعنی جناب اشرف جاوید کی غزل دراصل ایک جیتی جاگتی زندگی کی نمائندگی کرتی ہے، جو ہمارے معاشرتی نظام کا حصہ ہے، لیکن اس وقت میں جناب اشرف جاوید کی غزل کے بجائے ان کے لکھے ہوئے دیباچے پر بات کرنا زیادہ ضروری سمجھتا ہوں، کیوں کہ انھوں نے موجودہ تنقیدی فریم ورک کا انہدام کر کے نئی غزل کو سمجھنے کے لئے ایک نیا فریم ورک بنا دیا ہے۔ ہمارے یہاں خود سے اپنی کتاب کا دیباچہ لکھنے کا رواج ذرا کم ہی رہا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں اور ان پر بحث کئے بغیر میں اس بات کو اہم اور ضروری سمجھتا ہوں کہ شاعر اگر اپنے نظریۂ حیات، نظریۂ فن اور نظریۂ اظہار کی بات کرے تو اس کے فکری نظام کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے، لیکن حیرانی اس بات پر ہے کہ جن لوگوں نے اپنے شعری مجموعوں کے آغاز میں خود کچھ تحریر کیا یا دیباچہ لکھا، وہ روایت سے آگے نہیں بڑھ سکے یا پھر اپنی ذات کے بھنور میں کہیں گم ہو گئے۔ جناب اشرف جاوید کا یہ دیباچہ جو "پیمان سے خالی شام" کے آغاز میں "احباب جسے کارِ سخن کہتے ہیں" کے نام سے درج ہے، بہت کچھ سوچنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس دیباچے میں جناب اشرف جاوید کی اپنی ذات کی نفی ہوتی ہے اور ان کی لکھی ہوئی غزل کا اثبات ہوتا ہے، یعنی یہ دیباچہ نئی غزل یا آگے چل کر لکھی جانے والی غزل کے خدوخال وضع کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اس میں نفی کا عمل بھی جاری ہے، یعنی وہ ایسی روایات کو غزل کے لئے غیر اہم سمجھتے ہیں، جو محض جنس۔ مخالف کی بنیاد پر ترویج پاتی ہیں اور ان راستوں کے اثبات کے قائل نظر آتے ہیں، جو غزل کو زندگی سے، انسان سے اور معاشرے سے جوڑتے ہیں۔ جناب اشرف جاوید کے اس دیباچے کو ہم کئی طرح سے دیکھ سکتے ہیں اور کئی پہلوؤں سے اس پر بات کی جا سکتی ہے، اس لئے کہ انھوں نے روایت سے ہٹ کر جدید علوم تک، بل کہ مصنوعی ذہانت پر بھی اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ مثلاً انھوں نے ایک بہت ہی کارآمد اور خوفناک بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جناب اشرف جاوید کو اتنی بڑی بات اس قدر آسانی سے کیسے سجھائی دے گئی، کیوں کہ آج تک مصنوعی ذہانت کا یہ پہلو کسی کی نظر میں نہیں آیا۔ وہ کہتے ہیں "کہیں ایسا نہ ہو کہ اس "مصنوعی ذہانت" کی اندھا دھند پیروی میں ہم اپنی "اوریجنل ذہانت" سے بھی جاتے رہیں، کیوں کہ بے عملی، بے ترتیبی اور بغیر کسی منصوبے کے ہر عمل ناکام اور ہر کوشش بے کار ہو جاتی ہے"۔ اب اس بات کی اگر ہم پرتیں کھولتے چلے جائیں، تو بہت سے پہلو ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کیا ہے، یہ ایک ایسا سوال ہے، جو عام آدمی کے ذہن میں بھی موجود ہے اور وہ اس کا جواب چاہتا ہے۔ کیا ہمارا لکھنے والا اس کا تسلی بخش جواب دے پائے گا، تو میرا جواب ہاں میں ہے، کیوں کہ جناب اشرف جاوید نے اس سوال کو اپنے دیباچے میں زیرِ بحث لا کر اس کا ممکنہ جواب فراہم کر دیا ہے۔ میں اس کی تفصیل میں اس لئے نہیں جاؤں گا کہ قاری "پیمان سے خالی شام" کی طرف رجوع کرے اور اپنی پیاس بجھائے۔ جہاں تک "اوریجنل ذہانت" کا سوال ہے، تو اس سلسلے میں عرض گزار ہوں کہ ہم ویسے بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور ان سے استفادہ کرنے کے بجائے مشینی آلات کی کارکردگی پر کچھ زیادہ ہی بھروسا کرنے لگے ہیں۔ بلاشبہ اس میں آسانیاں بھی ہیں، لیکن نقصان کا احتمال ناقابلِ تلافی حد تک بڑھ گیا ہے۔ ہمارے یہاں ادیب اور شاعر پہلے ہی اپنے ذہن کو کم استعمال میں لاتے ہیں، انھیں خدشہ رہتا ہے کہ روپے پیسے کی طرح کہیں ذہن بھی خرچ نہ ہو جائے۔ مصنوعی ذہانت کے ادب پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں یہ بھی ایک اہم سوال ہے، اس سلسلے میں بھی جناب اشرف جاوید نے بڑی اہم بات کی ہے۔ وہ کہتے ہیں "پہلے بھی کمپیوٹر سے محض کٹ اینڈ پیسٹ کا کام لیا گیا ہے۔ اب مصنوعی ذہانت کیا گل کھلاتی ہے اور اسے کس طرح استعمال میں لایا جاتا ہے، یہ راز بھی وقت ہی طشت از بام کرے گا"۔ بات تو درست ہے کہ ہم نے ادب کے حوالے سے کمپیوٹر کو اس نہج پر استعمال کیا ہے، جیسا جناب اشرف جاوید نے کہا ہے، یعنی ہمارے لکھنے والے ادیب اور شاعر نے ہاتھ سے قلم رکھ دیا اور کمپیوٹر کی سکرین پر پہلے سے لکھے ہوئے اقوال ڈھونڈ کر ان سے استفادہ کرنے لگا۔ اس طرح اس کی ذہنی صلاحیت اور ہنرکاری بہ تدریج زوال آمادہ ہوتی چلی گئی اور اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ہمارا معاشرہ مختلف قسم کے بحرانوں کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ ادبی اعتبار سے بھی شکست و ریخت کا شکار ہے۔ سوشل میڈیا کا استعمال جس قدر غلط ہو رہا ہے، اس کی مثال بھی دیدنی ہے، مجال ہے کہیں کوئی مثبت بات نظر آ جائے، ہر کوئی دوسرے کے درپے نظر آتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں، البتہ صورت۔ حال ذرا اس سے مختلف ہے، کیوں کہ وہ لوگ ہر کام کا سنجیدگی سے جائزہ لیتے ہیں اور علم کو انسانی بہتری کے لئے استعمال میں لاتے ہیں، جب کہ ترقی پذیر ممالک علم کے ساتھ بھی کھلواڑ کرتے نظر آتے ہیں اور ان کی تنزلی کا سبب بھی یہی ہے۔ جناب اشرف جاوید کا یہ دیباچہ نہ صرف روایت سے ہٹ کر ہے، بل کہ انھوں نے خود ساختہ نقادوں کو بھی ایک نئی راہ سجھائی ہے کہ ہر عہد کو اور ہر عہد میں لکھے جانے والے ادب کو اسی تناظر میں دیکھنا کارآمد ہوتا ہے، کیوں کہ حال کے تانے بانے مستقبل سے ملانا ہی استفادے کا باعث بنتا ہے۔ جناب اشرف جاوید نے غالب کے ایک شعر کی مختلف پرتیں کھول کر اس کا وہ رخ دکھایا ہے، جو نصاب میں شامل نہیں ہے۔ جناب اشرف جاوید چوں کہ تخلیقی ذہن کے مالک ہیں، نئی نئی باتیں سوچتے ہیں، اظہار کے نئے نئے وسیلے تراشتے ہیں، آپ ان کی غزل پڑھیں یا پھر ان کی نثر دیکھ لیں، وہ اپنے حال سے مستقبل کی طرف راستہ بناتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مجھے تو ان کی یہ بات بھی سچ لگی ہے، وہ کہتے ہیں "ہمارے شاعروں نے وجودِ زن کو تو دیکھا، اس کے خدوخال کے گن بھی گائے، اس کی قربت بھی محسوس کی اور اس کی صحبتوں سے حظ بھی اٹھایا، لیکن اس کے کرشماتی وجود سے کائنات کے خاکے میں بھرنے والے رنگوں سے استفادہ نہیں کیا"۔ اب اس بات سے کوئی ذی عقل انکار کر سکتا ہے! ہم نے آج تک عورت کو غزل کی بنیاد قرار دیا۔ اس سے مکالمے کو اہمیت دی، لیکن اس کی اپنی اہمیت کو ہمیشہ نظر انداز کیا۔ شاعر عورت سے مکالمہ تو کرنا چاہتا ہے۔

ہیرا گروپ کو بے سہارا، لاچار و بے یار و مددگار کرنے کیلئے

ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی ذاتی قانونی صلاح کار کو گرفتار کر لیا

نئی دہلی / حیدرآباد: ہیرا گروپ آف کمپنیز کی چیئرپرسن اور سی ای او عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی دوبارہ گرفتاری کے فوراً بعد ان کی ذاتی قانونی صلاح کار نازنین عابدہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس اقدام نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) حیدرآباد زونل آفس کے خلاف شکوک و شبہات کو مزید تقویت دی ہے کہ محکمہ کے پاس ہیرا گروپ کے خلاف ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہیں۔ پس منظر اور کیس کی تاریخ بتاتی ہے کہ ای ڈی حیدرآباد زونل آفس 2018 سے ہیرا گروپ آف کمپنیز کے خلاف تفتیش کر رہا ہے۔ 2021 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو عدالت سے ضمانت مل چکی تھی۔ سپریم کورٹ نے اس کیس میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور ان کی کمپنی کو سیاسی عناد کی بنیاد پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اب جون 2026 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی دوبارہ گرفتاری، عدالت کی جانب سے دی گئی جائیدادوں پر کارروائی کے بجائے ای ڈی کی جانب سے MSTC ویب سائٹ پر 50 جائیدادوں کی من مانی نیلامی کا اعلان کیا گیا ہے۔ ماہرین اور متعلقہ حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات ای ڈی کی قانونی کمزوری اور ثبوتوں کی عدم دستیابی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ 2018 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی گرفتاری کے وقت ای ڈی نے کمپنی کی تمام جائیدادوں پر اٹیچمنٹ آرڈرز چسپاں کر دیے، دفتروں پر تالے لگا دیے اور کارپوریٹ ہیڈ آفس سے ہارڈ ڈسکس سمیت تمام ڈیٹا ضبط کر لیا گیا۔ اس وقت حیدرآباد پولیس کمشنر انجنی کمار کے بیانات بھی تنازع کا باعث بنے تھے۔ ان کارروائیوں کی جڑ 2012 میں اسد اویسی کی جانب سے درج کیے گئے ایف آئی آر سے ملتی ہے، جس میں بعد میں اویسی کو عدالت میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ان پر ہتک عزت کا سو کروڑ روپے کا مقدمہ بھی قائم ہوا۔ اب 2026 میں تقریباً ایک جیسے انداز میں دوبارہ گرفتاریاں اور جائیدادوں کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ نازنین عابدہ کی گرفتاری کو ای ڈی کی بے بسی کا واضح ثبوت قرار دیا جا رہا ہے۔ 8 سال گزرنے کے باوجود ای ڈی اب تک کمپنی کے خلاف کوئی پکا ثبوت پیش نہیں کر سکی۔ ماہرین کے مطابق یہ بوکھلاہٹ ہے جو طاقت کے زور پر کیس کو آگے بڑھانے کی کوشش کی شکل اختیار کر رہی ہے، خاص طور پر جب عدالتوں میں گرمی کی تعطیلات جاری ہیں۔ ای ڈی کی 2018 کی کارروائیوں کے دوران ہیرا گروپ کی متعدد قیمتی جائیدادوں پر زمین مافیا نے ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ چند نمایاں مثالیں یہ ہیں، ٹولی چوکی، ایس اے کالونی، مہنگی زمینوں پر ایس اے بلڈرز کے سید اختر اور ان کے داماد عبدالرحیم نے قبضہ کر کے ملٹی اسٹوری عمارتیں تعمیر کر لیں۔ بنجارہ ہلز کے ایک مہنگے بنگلے پر فلم پروڈیوسر بنڈلہ گنیش نے قبضہ جما لیا۔ اور جبلی ہلز کے ایک بنگلے پر سید معین الدین (وقف معاملات کے صدر) نے قبضہ کر لیا۔ ایسے درجنوں دیگر ناجائز قبضوں کی مثالیں موجود ہیں۔ الزام ہے کہ ای ڈی ان ناجائز قبضہ مافیا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہا، الٹا ہیرا گروپ کی مزید جائیدادوں کو عدالت سے حاصل کر کے MSTC پر 50 جائیدادوں کی نیلامی کا اعلان کر کے اپنی من مانی کر رہا ہے۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ کیا ای ڈی کے پاس واقعی ٹھوس ثبوت نہیں ہیں؟ کیا سیاسی دباؤ یا بیرونی طاقتیں اس کارروائی کے پیچھے ہیں؟ جائیدادوں پر مافیا کے قبضے کیوں نظر انداز کیے جا رہے ہیں جبکہ کمپنی کی جائیدادوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ یہ سوالات وقت کے ساتھ مزید شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ہیرا گروپ کیس نہ صرف ایک کاروباری ادارے کی کہانی ہے بلکہ انصاف، ثبوت کی بنیاد پر کارروائی اور سیاسی انتقام کے الزامات کا آئینہ بھی بن چکا ہے۔ ای ڈی کی جانب سے کوئی جواب سامنے آئے تو کیس کی حقیقت مزید واضح ہو سکتی ہے۔

ہند۔یو اے ای شراکت داری اور تزویراتی خود مختاری کا ارتقا

چند برسوں میں تجارت اور توانائی کے روایتی دائرے سے نکل کر ایک جامع تزویراتی شراکت داری میں تبدیل ہو گئے ہیں

ابوظہبی / نئی دہلی: بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تعلقات گزشتہ چند برسوں میں تجارت اور توانائی کے روایتی دائرے سے نکل کر ایک جامع تزویراتی شراکت داری میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ مبصرین کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ نئی دہلی اور ابوظہبی اپنی خارجہ پالیسی میں تزویراتی خود مختاری کو برقرار رکھتے ہوئے باہمی مفادات کی بنیاد پر تعلقات کو فروغ دے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مئی 2026 میں بھارت اور یو اے ای نے ایک نئے اسٹریٹجک دفاعی شراکت داری فریم ورک پر اتفاق کیا، جس کے تحت دفاعی صنعت، جدید ٹیکنالوجی، بحری سلامتی، سائبر دفاع، مشترکہ تربیت اور انٹیلی جنس تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ یہ پیش رفت دونوں ممالک کے تعلقات کو ایک نئے مرحلے میں داخل کرتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کی "اسٹریٹجک آٹونومی" یا تزویراتی خود مختاری کی پالیسی کا بنیادی مقصد عالمی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھتے ہوئے قومی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ اسی طرح یو اے ای بھی حالیہ برسوں میں اپنی خارجہ پالیسی کو زیادہ خود مختار اور متوازن بنانے کی کوشش کر رہا ہے، جس کے باعث دونوں ممالک کے درمیان مفادات میں نمایاں ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات اب دفاع اور توانائی سے آگے بڑھ کر مصنوعی ذہانت، خلائی تحقیق، سائبر سکیورٹی، ڈیجیٹل معیشت اور اہم سپلائی چینز تک پھیل چکے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں دونوں ممالک نے مصنوعی ذہانت اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے شعبے میں بھی تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق بھارت اور یو اے ای کے تعلقات وسیع تر علاقائی ڈھانچوں جیسے I2U2 کے ساتھ بھی جڑے ہوئے ہیں، جس میں بھارت، یو اے ای، اسرائیل اور امریکہ اقتصادی رابطوں، ٹیکنالوجی اور لاجسٹکس کے شعبوں میں تعاون کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ کوئی فوجی اتحاد نہیں، تاہم اسے ایک نئی قسم کے تزویراتی اور اقتصادی اشتراک کی مثال سمجھا جا رہا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی ماحول، خلیجی خطے کی غیر یقینی صورتحال اور بڑی طاقتوں کے درمیان بڑھتی مسابقت کے دوران بھارت اور یو اے ای کی شراکت داری اس بات کی مثال ہے کہ درمیانی اور ابھرتی ہوئی طاقتیں کس طرح اپنی خود مختاری برقرار رکھتے ہوئے کثیر جہتی تعاون کو فروغ دے سکتی ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان بڑھتی ہوئی قربت نہ صرف دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنا رہی ہے بلکہ یہ ایک ایسے نئے سفارتی ماڈل کی بھی عکاسی کرتی ہے جس میں اتحادوں کے بجائے مفادات، لچک اور تزویراتی خود مختاری کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

ہند۔برطانیہ 'ویژن ۲۰۳۶'

شراکت داری کے ذریعے ایک پائیدار مستقبل کیلئے پرعزم

نئی دہلی: جیسے ہی دنیا عالمی یوم ماحولیات منا رہی ہے، برطانیہ اور ہندوستان ویژن 2035 'شراکت داری کے ذریعے ایک پائیدار مستقبل کے لیے اپنے عزم کو تقویت دے رہے ہیں۔ اس باہمی تعاون کے فریم ورک کا مقصد صاف توانائی کی منتقلی کو تیز کرنا، ضروری موسمیاتی مالیات کو متحرک کرنا، اور عالمی سطح پر خالص صفر کے بلند حوصلہ جاتی اہداف کو پورا کرنے کے لیے درکار بریک تھرو ایجادات کو فروغ دینا ہے۔ ہندوستان میں برطانوی ہائی کمیشن نے اس بات پر زور دیا کہ کرہ ارض کا مستقبل آج کی گئی فیصلہ کن کارروائی پر منحصر ہے۔ وسائل اور مہارت کو جمع کر کے، دونوں ممالک پالیسی کی خواہش اور ٹھوس ماحولیاتی نتائج کے درمیان فرق کو ختم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان شراکت داری ایک نئے سنگ میل پر پہنچی کیونکہ مرکزی وزیر برائے پاور اور ہاؤسنگ اور شہری امور، منوہر لال، اور برطانیہ کے سیکریٹری برائے توانائی تحفظ اور نیٹ زیرو، ایڈ ملی بینڈ نے نئی دہلی میں اعلیٰ سطحی بات چیت کی۔ شراکت داری تین اسٹریٹجک محاذوں پر موسمیاتی بحران سے نمٹنے، قابل تجدید توانائی کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کو بڑھانے اور جیواشم ایندھن سے دور تبدیلی کی سہولت کے لیے ٹیکنالوجی کی منتقلی کو فروغ دینے، سبز منصوبوں کی حمایت کے لیے نئے سرمائے کے سلسلے کو کھولنے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تیار کی گئی ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے ضروری مالیاتی حمایت حاصل ہو اور مشترکہ ترقی کے لیے ضروری تحقیق اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔ جیسا کہ دونوں ممالک 2035 کی طرف دیکھتے ہیں، توجہ واضح رہتی ہے: ایک لچکدار، کم کاربن مستقبل کی تعمیر جو کہ آنے والی نسلوں کے لیے سیارے کی حفاظت کرتے ہوئے طویل مدتی خوشحالی فراہم کرے۔ دریں اثنا، برطانیہ کی خارجہ سکریٹری یووٹے کوپر نے 3-4 جون تک ہندوستان کا سرکاری دورہ کیا، جو عہدہ سنبھالنے کے بعد ملک کا اپنا پہلا دورہ تھا۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دورے کے دوران، خارجہ سکریٹری یوویٹ کوپر نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ پہلی سالانہ میٹنگ کی تا کہ ہندوستان-برطانیہ ویژن 2035 کا جائزہ لیا جا سکے، جو جولائی 2025 میں وزیر اعظم کے دورہ برطانیہ کے دوران اپنایا گیا تھا۔

بھارت اور فلپائن نے انفراسٹرکچر

ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز اور دواسازی میں تعاون کی نئی راہیں تلاش کی

نئی دہلی: تجارت اور سرمایہ کاری پر ہندوستان-فلپائن کے مشترکہ ورکنگ گروپ کی چودھویں میٹنگ آج منیلا، فلپائن میں منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ کی مشترکہ صدارت مسٹر امیت ورما، جوائنٹ سکریٹری، محکمہ تجارت، وزارت تجارت، جمہوریہ ہند کی وزارت تجارت اور صنعت، اور مسٹر ایلین بی گیپٹی، انڈر سیکریٹری، محکمہ تجارت اور صنعت، بین الاقوامی تجارتی گروپ نے کی۔ متعلقہ وزارتوں، محکموں اور اداروں کے نمائندوں نے بھی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شرکت کی۔ دونوں فریقوں نے ہندوستان اور فلپائن کے درمیان دوطرفہ تجارت کی مضبوط ترقی کو تسلیم کیا، جو کہ 2025-26 میں 9.3 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جس نے مضبوط اوپر کی رفتار کا مظاہرہ کیا۔ بات چیت میں دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کے رجحانات، ترجیحی مصنوعات اور خدمات کی شناخت، اور مختلف شعبوں میں پروموشنل سرگرمیوں اور تعاون کا احاطہ کیا گیا۔ میٹنگ میں فلم، توانائی، تعمیرات اور انفراسٹرکچر اور فارماسیوٹیکل جیسے مختلف شعبوں میں تعاون کے ممکنہ شعبوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ دونوں فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان شعبوں میں گہرا تعاون دیرپا طویل مدتی فوائد فراہم کر سکتا ہے، جس سے ہر ملک باہمی تعاون کے فریم ورک کو تقویت دیتے ہوئے اپنے ترقیاتی اہداف کو زیادہ مؤثر طریقے سے آگے بڑھا سکتا ہے۔ تجارت کو آسان بنانے کے لیے کاروباری ماحول کو بہتر بنانا ایک اور کلیدی توجہ تھی۔ بات چیت میں کسٹم تعاون اور سہولت کاری، زرعی تعاون اور مخصوص مصنوعات کے لیے مارکیٹ تک رسائی، اور قومی کرنسیوں میں تجارتی تصفیہ شامل تھے۔ میٹنگ میں آسیان- انڈیا ٹریڈ ان گڈز ایگریمنٹ (AITIGA) کے جائزے کے جلد اختتام پر اور اس کے بعد دوطرفہ ہندوستان-فلپائن ترجیحی تجارتی معاہدے کے لیے مشغولیت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مجموعی طور پر، ملاقات نے دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کی اسٹریٹجک اہمیت پر زور دیا، اور زیادہ متحرک اور باہمی طور پر فائدہ مند شراکت داری کی تعمیر کے لیے دونوں ممالک کے عزم کا اعادہ کیا۔ 14ویں جوائنٹ ورکنگ گروپ میٹنگ کے موقع پر، فلپائن میں کام کرنے والے ہندوستانی کاروباری اداروں کے ساتھ ایک بات چیت 04 جون 2026 کو ہوئی، جس میں تجارت، سرمایہ کاری، مارکیٹ کے مواقع، اور ہندوستان-فلپائن تجارتی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر بات چیت کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا گیا۔ تجارت اور سرمایہ کاری پر ہندوستان-فلپائن کے مشترکہ ورکنگ گروپ کی اگلی میٹنگ نئی دہلی، ہندوستان میں ہوگی۔ جوائنٹ ورکنگ گروپ کی مشترکہ میٹنگ نے ہندوستان اور فلپائن کے لیے عالمی، علاقائی اور دوطرفہ پیش رفت پر نقطہ نظر کا تبادلہ کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا، جس میں اشیا اور خدمات اور سرمایہ کاری کے تعلقات میں تجارت کو بڑھانے پر زور دیا گیا۔

وزیر اعظم نے جے پرکاش نارائن برڈ سینکچری کو ہندوستان کی ۱۰۰ویں رامسر مقام کے طور پر نامزد کیے جانے کو سراہا

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج اتر پردیش کے بلیا میں جے پرکاش نارائن برڈ سینکچری (سوربا تال) کو ملک کا 100 واں رامسر مقام قرار دیے جانے کے بعد ہندوستان کے رامسر مقامات کی تعداد 100 ہونے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ دلدلی زمین غیر معمولی طور پر پرندوں کی حیاتیاتی تنوع سے مالا مال ہے، جو متعدد ہجرت کرنے والے اور رہائشی پرندوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ جناب مودی نے زور دے کر کہا کہ یہ قابل ذکر سنگ میل واضح طور پر اپنے قدرتی ماحول، خاص طور پر اپنے اہم دلدلی علاقوں کی حفاظت کے لیے ہندوستان کے اٹل عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے مشاہدہ کیا کہ گزشتہ برسوں کے دوران، کمیونٹی کی زیادہ سے زیادہ شرکت، سائنس، اختراع اور فعال بیداری کے اقدامات کے ذریعے دلدلی علاقوں کے تحفظ اور احیا کی کوششوں کو نمایاں طور پر مضبوط کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ اجتماعی کوششیں حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، ماحولیاتی توازن کو محفوظ بنانے اور آنے والی نسلوں کے لیے سبز مستقبل بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا: ''رامسر مقامات کے معاملے میں سو کا ہندسہ عبور مجھے خوشی ہے کہ بلیا، اتر پردیش میں جے پرکاش نارائن برڈ سینکچری (سوربا تال) کو ہندوستان کے 100 ویں رامسر مقام کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ یہ دلدلی زمین پرندوں کی حیاتیاتی تنوع سے مالا مال ہے، جو کئی ہجرت کرنے والے اور رہائشی پرندوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ہمارے قدرتی ماحول اور خاص طور پر دلدلی علاقوں کی حفاظت کے لیے ہندوستان کا اٹل عزم اس کارنامے میں واضح طور پر جھلکتا ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران، کمیونٹی کی زیادہ سے زیادہ شرکت، سائنس، اختراع اور آگاہی کے اقدامات کے ذریعے دلدلی علاقوں کے تحفظ اور احیا کی کوششوں کو تقویت ملی ہے۔ یہ کوششیں حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، ماحولیاتی توازن کو محفوظ بنانے اور آنے والی نسلوں کے لیے سبز مستقبل بنانے میں مدد کر رہی ہیں۔''

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جموں میں

ہندوستان کے ساتویں علاقائی موسمیاتی مرکز کا آغاز کیا

جموں: سائنس اور ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج جموں میں نئے علاقائی موسمیاتی مرکز کا افتتاح کیا اور اعلان کیا کہ ہندوستان کے علاقائی موسم کی پیشین گوئی کے نیٹ ورک کو وسعت دیتے ہوئے لکھنؤ میں بھی ایسا ہی ایک مرکز جلد ہی قائم کیا جائے گا۔ جموں کی سہولت ملک کا ساتواں علاقائی موسمیاتی مرکز بن گیا ہے اور جموں و کشمیر، لداخ اور ہماچل پردیش کی خدمت کرے گا، خصوصی موسمی خدمات، آفات کے انتباہات اور ہمالیائی خطے کے مطابق موسمیاتی مدد فراہم کرے گا۔ وزیر نے کہا کہ نیا مرکز میدانی علاقوں سے لے کر اونچائی والے پہاڑوں تک متنوع خطوں کی خصوصیت والے خطے میں موسم کی نگرانی، پیشین گوئی اور قبل از وقت وارننگ کے نظام کو مضبوط کرے گا۔ یہ ضلعی سطح کی پیشین گوئیاں، پہاڑی موسم کی پیشین گوئیاں، سیاحتی مشورے، شہر کے لیے مخصوص موسمی خدمات اور سیلاب، بادل پھٹنے، برفانی تودے، بھاری برف باری، گرج چمک اور لینڈ سلائیڈنگ کے لیے وارننگ فراہم کرے گا۔ توقع ہے کہ ان خدمات سے امرناتھ اور ویشنو دیوی یاترا کرنے والے یاتریوں، کسانوں، ٹرانسپورٹ آپریٹرز، ہائیڈرو پاور پروجیکٹس، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسیوں اور دشوار گزار علاقوں میں کام کرنے والے سیکورٹی فورسز کو فائدہ پہنچے گا۔ گزشتہ دہائی میں جموں و کشمیر اور لداخ میں موسمیاتی بنیادی ڈھانچے کی توسیع پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ 2014 میں اس خطے میں کوئی ڈوپلر ویدر ریڈار نہیں تھا، جب کہ اب چار جموں، سری نگر، لیہہ اور بانہال ٹاپ پر کام کر رہے ہیں۔ مشن موسم کے تحت اننت ناگ، راجوری، بارہمولہ، کشتواڑ اور ڈوڈہ کے لیے پانچ اضافی ڈوپلر ویدر ریڈار تجویز کیے گئے ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ آر ایم سی جموں کا قیام ہندوستان کے محکمہ موسمیات کے علاقائی کاموں کی ایک اہم تنظیم نو کا نشان ہے۔ اب تک، دہلی میں علاقائی موسمیاتی مرکز جموں و کشمیر، لداخ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش اور راجستھان کے لیے موسم اور آب و ہوا کی خدمات کو مربوط کرتا ہے۔ جموں سینٹر کے قیام کے ساتھ ہی، جموں و کشمیر، لداخ اور ہماچل پردیش کے لیے موسمی خدمات کا انتظام جموں سے کیا جائے گا، جب کہ لکھنؤ کا مجوزہ مرکز اتر پردیش اور اتراکھنڈ کو پورا کرے گا۔

جموں و کشمیر میں منشیات کی

دہشت گردی کے خلاف تاریخی تحریک ابھری ہے: ایل جی سنہا

سری نگر: جیسا کہ 1,036 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں، 1,128 مبینہ منشیات اسمگلروں کو گرفتار کیا گیا ہے اور منشیات کے خلاف جاری مہم کے دوران مبینہ اسمگلروں کی 100 سے زیادہ جائیدادیں ضبط کی گئی ہیں، جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کو اس مہم کے تحت ہونے والی پیش رفت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یونین ٹیریٹری میں منشیات کی دہشت گردی کے خلاف ایک تاریخی تحریک اٹھی ہے اور حکام نے نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے۔ سنہا نے جمعہ کو وسطی کشمیر کے گاندربل ضلع میں نشا مکت جے اینڈ کے مہم میں شمولیت اختیار کی، زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ ایک پیدل مارچ میں حصہ لیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے 11 اپریل کو جموں و کشمیر میں منشیات کے خلاف ایک بڑے پیمانے پر مہم کا آغاز کیا تا کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں منشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت کو ختم کیا جا سکے۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر، وہ یوٹی کے اضلاع میں انسداد منشیات مارچ کی قیادت کر رہے ہیں۔ اس مہم کو بڑے پیمانے پر عوامی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ ایل جی سنہا نے کہا، ''اب کشمیر کے ہر ضلع کا دورہ کرنے اور ہر مارچ کے ساتھ کھڑے ہونے کے بعد، میں کہہ سکتا ہوں کہ منشیات کی دہشت گردی کے خلاف ایک تاریخی تحریک اٹھی ہے۔'' مبینہ منشیات فروشوں کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے کی گئی کارروائی کی تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ 55 دنوں میں 1,036 ایف آئی آر درج کی گئیں، 1,128 مبینہ منشیات اسمگلرز کو گرفتار کیا گیا، 100 سے زائد جائیدادیں ضبط کی گئیں، تقریباً 700 ڈرائیونگ لائسنس منسوخ کیے گئے اور منشیات فروشوں کے مبینہ پاسپورٹ منسوخ کرنے کی سفارشات کی گئیں۔

سرحدی ریاستوں میں آبادیاتی تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے

اگرتلا: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جمعہ کو کہا کہ مرکز تریپورہ اور بہار سمیت سرحدی ریاستوں میں آبادیاتی تبدیلی کو روکنے کے لیے پابند عہد ہے۔ ہندوستان۔ بنگلہ دیش سرحد کے ساتھ لنکامورا سرحدی چوکی پر بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے اہلکاروں سے خطاب کرتے ہوئے، شاہ نے خطے کی تزویراتی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا، تریپورہ سرحد ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ تریپورہ ہو، بہار میں ہو، ہم آبادیاتی تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ ہمارا اٹل عزم ہے۔ وزیر داخلہ کا یہ تبصرہ سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) اور بی ایس ایف کے اہلکاروں کے ساتھ بات چیت کے دوران آیا، جہاں انہوں نے درخت لگانے کی سرگرمیوں سمیت ماحولیاتی اقدامات میں ان کی شرکت کی بھی تعریف کی۔ شاہ نے کہا، ''مجھے خوشی ہے کہ سی اے پی ایف اور بی ایس ایف کے تمام اہلکار ایک درخت کو اپنا بھائی، بہن یا بچہ سمجھ کر اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ یہ حکومتی احکامات سے متاثر پروگرام نہیں ہونا چاہیے؛ یہ ہماری فطری عادت ہونی چاہیے۔ یہی فطری عادت ہمیں بچا سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ''ہمیں سوچنا چاہیے کہ بی ایس ایف کی چوکی قائم کرنے کے لیے کتنے درخت کاٹے گئے جو ہماری حفاظت کرتی ہے، اور اس سے زیادہ درخت لگانا ہماری ذمہ داری ہے۔ شاہ نے عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر تریپورہ میں ہندوستان-بنگلہ دیش سرحد کے ساتھ لنکامورا بارڈر آؤٹ پوسٹ پر ایک پودا بھی لگایا۔ دریں اثنا، شاہ نے جمعہ کو اگرتلہ کے تاریخی پشپا بنتا محل میں باوقار تاج پشپا بنتا پیلس ہیریٹیج ہوٹل پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا، جو تریپورہ کے سیاحت اور ورثے کے تحفظ کے سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد مشہور سابق شاہی محل کو تاج برانڈ کے تحت عالمی معیار کے لگژری ہیریٹیج ہوٹل میں تبدیل کرنا ہے۔

ہردیپ سنگھ پوری کی وینیزویلا کی قائم مقام صدر سے ملاقات

نئی دہلی: پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر جناب ہردیپ سنگھ پوری نے 4 جون 2026 کو نئی دہلی میں جمہوریہ بولیوار یہ وینیزویلا کی قائم مقام صدر عزت مآب محترمہ ڈیلسی ایلوا اینا روڈریگز گومیز سے ملاقات کی۔ اس موقع پر وزارت کے سینئر حکام اور مختلف سرکاری تیل کمپنیوں کے چیئرمین بھی موجود تھے۔ دونوں رہنماؤں نے دونوں ممالک کے درمیان پائیدار توانائی شراکت داری کے قیام کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے دوران وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان اور وینیزویلا کے درمیان دیرینہ دوستی پر مبنی ایک فطری شراکت داری موجود ہے۔ انہوں نے وینیزویلا کے توانائی شعبے کی بحالی کے لیے بھارت کی مضبوط حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی کمپنیاں وینیزویلا میں اپنی موجودگی کو مزید وسعت دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے بھارت کی توانائی کے ذرائع میں تنوع پیدا کرنے کی حکمت عملی میں وینیزویلا کے اہم کردار کو تسلیم کرتے ہوئے وینیزویلا کے ساتھ توانائی تجارت کو مزید فروغ دینے میں بھارت کی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ وینیزویلا کی قائم مقام صدر نے بھارت کو وینیزویلا کا ایک قابل اعتماد شراکت دار قرار دیتے ہوئے ہندوستانی کمپنیوں کا خیر مقدم کیا کہ وہ وینیزویلا کے اصلاح شدہ تیل و گیس شعبے میں فعال طور پر حصہ لیں۔ انہوں نے توانائی کے شعبے میں بھارت اور وینیزویلا کے درمیان موجود باہمی تکمیلی صلاحیتوں کو اجاگر کیا اور تعاون کے مزید مواقع تلاش کرنے کے لیے ایک بھارتی وفد کو وینیزویلا کے دورے کی دعوت دی۔

مائی بھارت کا 'یوتھ فار وکست بھارت۔ مائی بھارت یوتھ کنونشن' کا انعقاد آج

اس رفتار کو مزید تقویت دیتے ہوئے، 'مائی بھارت' اپنی اس حالیہ کامیابی کا جشن بھی منائے گا

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے اس وژن کے مطابق، جس میں نوجوانوں کو 'وکست بھارت 2047' کے سفر کے پیچھے ایک متحرک اور کلیدی طاقت کے طور پر بااختیار بنانا شامل ہے، کھیل کود اور نوجوانوں کے اُمور کی وزارت کے تحت کام کرنے والا ادارہ میرا یووا بھارت (مائی بھارت) (کل یعنی 6 جون 2026 کو دوپہر 12:00 بجے تیاگ راج اسٹیڈیم، نئی دہلی میں 'یوتھ فار وکست بھارت۔ مائی بھارت یوتھ کنونشن' کا انعقاد کرے گا۔ اس کانفرنس میں ملک بھر سے 6,000 سے زائد نوجوان شریک ہو رہے ہیں، جو مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں طالب علم، نوجوان پیشہ ور افراد، خواتین، صنعت کار، ڈیجیٹل مواد تخلیق کرنے والے، نئی سوچ رکھنے والے موجد، ابھرتے ہوئے قائدین اور ممتاز کامیابیاں حاصل کرنے والے افراد شامل ہیں۔ اس تقریب کی رونق کو بڑھانے کے لیے کھیل کود اور نوجوانوں کے اُمور کے مرکزی وزیر، ڈاکٹر منسکھ مانڈویا اور دہلی کی وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی نامور شخصیات، معزز مہمان اور نوجوانوں کے پسندیدہ رول ماڈل شرکت کریں گے۔ یہ تقریب آج کے کامیاب لوگوں اور کل کے ہندوستان کو بنانے والے نوجوان معماروں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرے گی تا کہ ملک کی ترقی اور عوامی قیادت کے لیے ایک مشترکہ عزم پیدا کیا جا سکے۔ اس کانفرنس میں مختلف شعبوں کی نامور شخصیات کے ساتھ بات چیت کے اجلاس بھی ہوں گے، جن میں 'بوٹ' کمپنی کے شریک بانی اور مارکیٹنگ چیف امن گپتا، اولمپک تمغہ یافتہ کھلاڑی امن سہراوت، یو پی ایس سی کے کامیاب امیدوار اور ملک کے مشہور کنٹینٹ کریئٹرز جیسے ملہار کالمبے اور آر جے رونک کے علاوہ دیگر بااثر نوجوان شامل ہیں، جنہوں نے اپنے کام اور سماجی خدمات سے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ اس تقریب کے دوران ملک بھر کے ان ابھرتے ہوئے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور انہیں اعزاز سے بھی نوازا جائے گا جنہوں نے کھیل کود، کاروبار، نظم و نسق اور کنٹینٹ کریئشن کے میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس رفتار کو مزید تقویت دیتے ہوئے، 'مائی بھارت' اپنی اس حالیہ کامیابی کا جشن بھی منائے گا جس کے تحت اس کا نام 'ایک ہفتے میں آن لائن کوئز میں سب سے زیادہ صارفین کی شرکت' کے لیے گنیز ورلڈ ریکارڈز میں درج کیا گیا ہے۔ یہ ریکارڈ 'وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ' (وی بی وائی ایل ڈی) کوئز کے ذریعے قائم ہوا۔ اس مہم میں ملک کی تمام 28 ریاستوں اور 8 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 50 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں نے حصہ لیا، جبکہ سرکاری جانچ کی مدت کے دوران 3,90,812 شرکاء نے کامیابی کے ساتھ اس مقابلے کو پورا کر کے ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ یہ کامیابی 'وکست بھارت 2047' کے وژن میں نوجوانوں کی شمولیت کی ایک غیر متوقع مثال ہے اور اس بات کو واضح کرتی ہے کہ ملک کے نوجوان 'مائی بھارت' کو تعمیر وطن میں اپنی 'یوواشکتی' کے بامعنی کردار کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم مانتے ہیں۔

سی پی جے: دیکے کی فالوورز سے ایئرپورٹ نہ آنے کی اپیل

کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیکے نے دہلی پہنچنے سے قبل اپنے حامیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر استقبال کیلئے جمع نہ ہوں بلکہ جنتر منتر پر مجوزہ پرامن احتجاج پر توجہ دیں

کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیکے نے دہلی پہنچنے سے قبل اپنے حامیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر استقبال کے لیے جمع نہ ہوں بلکہ جنتر منتر پر مجوزہ پرامن احتجاج پر توجہ دیں۔ یہ مظاہرہ نیٹ یو جی، سی بی ایس ای اور دیگر امتحانی تنازعات کے پس منظر میں وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے مطالبے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ دریں اثناء، دہلی ہائی کورٹ نے احتجاج روکنے کی درخواست پر فوری سماعت سے انکار کر دیا ہے جبکہ مختلف طلبہ گروپوں اور بعض سیاسی حلقوں نے احتجاج کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بانی ابھیجیت دیکے، جو ۶/جون کو ہندوستان لوٹ رہے ہیں، نے اپنے حامیوں سے دہلی ایئرپورٹ پر جمع نہ ہونے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ وہ تمام توانائیاں جنتر منتر پر ہونے والے مجوزہ احتجاج کے لیے محفوظ رکھیں۔ ایکس پر جاری اپنے تازہ پیغام میں دیکے نے کہا کہ "دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ چاہنے والوں کی جانب سے دہلی ایئرپورٹ پر ہمارے ساتھ شامل ہونے پر جو ردعمل ملا، وہ ہماری توقعات سے کہیں زیادہ تھا۔ اتنے لوگوں کا ایئرپورٹ پر جمع ہونا عوام اور سیکورٹی فورسیز کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا ہے، اس لیے براہِ کرم وہاں نہ آئیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "میں براہِ راست پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن جاؤں گا تاکہ جنتر منتر پر پرامن احتجاج کی اجازت حاصل کی جا سکے۔ ہم قانون کی پاسداری کرنے والے شہری ہیں اور ہمیں ذمہ داری کے ساتھ کام کرنا ہے۔" ۳۰/سالہ ابھیجیت دیکے نے پونے سے صحافت کی تعلیم حاصل کی اور بعد میں امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی سے تعلقاتِ عامہ میں ماسٹرز مکمل کی۔ وہ ۲۰۲۰ء سے ۲۰۲۳ء کے دوران عام آدمی پارٹی کی سوشل میڈیا اور انتخابی مہمات سے بھی وابستہ رہے تھے۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے گزشتہ چند ہفتوں میں سوشل میڈیا پر غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ہے۔ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ اس کی مہم کا مقصد امتحانی بے ضابطگیوں، بے روزگاری، ادارہ جاتی احتساب اور نوجوانوں کے مسائل کو قومی بحث کا حصہ بنانا ہے۔ حالیہ دنوں میں پارٹی نے تین ترجمان بھی مقرر کیے ہیں، جسے تحریک کو باقاعدہ سیاسی و تنظیمی شکل دینے کی پہلی کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے جنتر منتر پر مجوزہ احتجاج کے خلاف دائر مفادِ عامہ کی عرضی پر فوری سماعت سے انکار کر دیا ہے۔ درخواست گزار نے ہجوم پر قابو پانے اور حفاظتی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت سے مداخلت کی درخواست کی تھی، تاہم عدالت نے معاملے کو فوری طور پر فہرست میں شامل کرنے سے گریز کیا۔ دوسری جانب مختلف طلبہ تنظیموں اور بعض سیاسی حلقوں نے اس احتجاج کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ چھتیس گڑھ کی جماعت جنتا کانگریس چھتیس گڑھ (جے) نے بھی احتجاج کی حمایت کا اعلان کیا ہے، جس سے اس تحریک کو مزید سیاسی توجہ حاصل ہوئی ہے۔ ادھر سی بی ایس ای آن اسکرین مارکنگ (OSM) نظام میں مبینہ بے ضابطگیوں کو اجاگر کرنے والے طالب علم سارتھک سدھانت نے بھی ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ نوجوانوں کی تحریکیں صرف سوشل میڈیا کی مقبولیت کے لیے نہیں بلکہ حقیقی اصلاحات کے لیے ہونی چاہئیں۔ انہوں نے دیکے اور ان کے حامیوں پر زور دیا کہ وہ عوامی غصے کو تعمیری اور مؤثر اقدامات میں تبدیل کریں۔ یہ احتجاج ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب نیٹ یو جی امتحان، پیپر لیک الزامات، دوبارہ امتحانات اور سی بی ایس ای سے متعلق تنازعات پر حکومت شدید تنقید کی زد میں ہے۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) اور مرکزی تفتیشی بیورو (CBI) مختلف معاملات کی تحقیقات کر رہے ہیں جبکہ اپوزیشن جماعتیں اور طلبہ گروپ مسلسل جوابدہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دیکے نے اپنی واپسی سے قبل ایک اور پیغام میں کہا کہ "میں اپنی تقدیر کو آئینِ ہند کے حوالے کر رہا ہوں۔" ان کا کہنا ہے کہ ان کی جدوجہد کسی سیاسی جماعت کے لیے نہیں بلکہ نوجوانوں کے مستقبل اور تعلیمی نظام میں شفافیت کے لیے ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کی شروعات مئی میں سپریم کورٹ کی ایک سماعت کے بعد ہوئی تھی، جس کے بعد اس نے طنزیہ سوشل میڈیا مہم سے آگے بڑھ کر ایک منظم نوجوان تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ حالیہ رپورٹس کے مطابق تنظیم کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کروڑوں فالوورز موجود ہیں جبکہ وزیر تعلیم کے استعفے کے مطالبے پر لاکھوں افراد دستخط کر چکے ہیں۔

امریکی مارکیٹ میں بڑے برانڈ مالکان بننے کیلئے تیار ہیں بھارتی کارپوریٹس: رتیش اگروال

نئی دہلی: اویو (OYO) کے بانی رتیش اگروال نے کہا ہے کہ بھارتی کمپنیاں اب صرف خدمات فراہم کرنے یا آؤٹ سورسنگ تک محدود نہیں رہیں بلکہ مستقبل میں امریکہ میں بڑے برانڈز کی مالک بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان کے مطابق بھارتی کاروباری ادارے عالمی سطح پر تیزی سے اپنی موجودگی بڑھا رہے ہیں اور امریکی مارکیٹ میں نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ رتیش اگروال نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں میں بھارتی کمپنیوں کی انتظامی صلاحیت، سرمایہ کاری کی طاقت اور عالمی وژن میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارتی کاروباری ادارے اب بین الاقوامی برانڈز کے حصول اور انہیں کامیابی سے چلانے کی بہتر صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اویو کی جانب سے امریکی ہوٹل چین موٹل 6 کے حصول کو ایک مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ رجحان ظاہر کرتا ہے کہ بھارتی کمپنیاں عالمی برانڈز کی ملکیت اور انتظام سنبھالنے کے نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہیں۔ اگروال کے مطابق امریکہ دنیا کی سب سے بڑی صارف منڈیوں میں سے ایک ہے اور وہاں مضبوط برانڈز کی ملکیت بھارتی کمپنیوں کو عالمی سطح پر مزید وسعت دینے میں مدد دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی کاروباری اداروں کی نئی نسل خطرات مول لینے اور عالمی مواقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے پہلے سے کہیں زیادہ پراعتماد ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ حالیہ برسوں میں متعدد بھارتی کمپنیوں نے امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ منڈیوں میں سرمایہ کاری، انضمام اور حصول کے ذریعے اپنی موجودگی مضبوط کی ہے، جس سے عالمی کاروباری منظرنامے میں بھارت کا کردار مزید نمایاں ہو رہا ہے۔

آسٹریلیا کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے کے بعد بھارت کی ٹائر برآمدات ریکارڈ سطح پر پہنچ گئیں

نئی دہلی: بھارت کی ٹائر برآمدات مالی سال 2025-26 کے دوران ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہیں، جن کی مجموعی مالیت تقریباً 5 ارب آسٹریلوی ڈالر رہی۔ ماہرین کے مطابق اس نمایاں اضافے میں بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان اقتصادی تعاون اور تجارتی معاہدے (ECTA) نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بھارتی ٹائر صنعت نے گزشتہ چند برسوں میں عالمی منڈی میں اپنی موجودگی مضبوط کی ہے اور اب بھارت دنیا کے اہم ٹائر برآمد کنندگان میں شمار ہونے لگا ہے۔ صنعت کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ آسٹریلیا سمیت مختلف بین الاقوامی منڈیوں میں بھارتی ٹائروں کی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بھارت کے ٹائر مینوفیکچررز نے جدید ٹیکنالوجی، پیداواری صلاحیت میں اضافے اور معیار کو بہتر بنانے کے ذریعے عالمی معیار کی مصنوعات تیار کی ہیں، جس کے باعث برآمدات میں نمایاں نمو دیکھی گئی ہے۔ ٹائر صنعت نہ صرف مسافر گاڑیوں بلکہ تجارتی گاڑیوں، زرعی مشینری اور دو پہیہ گاڑیوں کے لیے بھی مصنوعات فراہم کر رہی ہے۔

چین کے دعوے بے معنی ہیں، ہم انہیں سنجیدگی سے نہیں لیتے: پیما کھانڈو

شیلانگ: اروناچل پردیش کے وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو نے ریاست پر چین کے علاقائی دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اروناچل کے عوام بیجنگ کے ایسے بیانات کو سنجیدگی سے نہیں لیتے اور ان دعوؤں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میگھالیہ کے دارالحکومت شیلانگ کے دورے کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کھانڈو نے کہا کہ چین کی جانب سے اروناچل پردیش کے مختلف علاقوں کے نام تبدیل کرنے یا انہیں اپنا حصہ قرار دینے کی کوششیں کوئی نئی بات نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ چین کی ایک پرانی عادت بن چکی ہے اور اس سے زمینی حقائق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وزیر اعلیٰ نے سرحدی سلامتی کے حوالے سے کہا کہ ریاست کی سرحدیں مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر اس موقف کا اعادہ کیا کہ اروناچل پردیش کی سرحد تبت کے ساتھ ملتی ہے اور ریاست کے عوام اپنی شناخت اور بھارت کے ساتھ تعلق پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔ پیما کھانڈو نے کہا کہ 1962 کے حالات کا آج کے بھارت سے موازنہ کرنا درست نہیں۔ ان کے مطابق گزشتہ بارہ برسوں کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں سرحدی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر غیر معمولی توجہ دی گئی ہے، جس کے نتیجے میں کشمیر سے لے کر اروناچل پردیش تک سڑکوں، پلوں اور دیگر اہم تنصیبات میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقوں میں رابطہ کاری بہتر ہونے سے نہ صرف مقامی آبادی کو فائدہ پہنچا ہے بلکہ مسلح افواج کے لیے بھی بنیادی ڈھانچے کو تیزی سے مضبوط بنایا گیا ہے۔

بھارت نے لبنان میں اقوام متحدہ کے امن دستوں پر حملے کی مذمت

فوری تحقیقات اور جوابدہی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے لبنان میں اقوام متحدہ کے امن دستوں پر حملے کی مذمت کی ہے جس میں ایک سربیائی بلیو ہیلمٹ ہلاک اور دو دیگر زخمی ہوئے ہیں، اور قصورواروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے فوری اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس کے ساتھ خدمات انجام دینے والے سربیائی امن دستے کے سارجنٹ میلووان جوانووک بدھ کو اس وقت ہلاک ہو گئے جب بدھ کے روز مشن کے آپریشن کے علاقے کے سیکٹر ایسٹ میں مارجیون کے قریب اقوام متحدہ کی پوزیشن پر مارٹر مارا گیا۔ اقوام متحدہ نے بتایا کہ اسپین اور ایل سلواڈور کے دو دیگر امن فوجی زخمی ہوئے اور جنوبی لبنان میں UNIFIL طبی سہولت میں زیر علاج ہیں۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے ہریش پروتھینی نے جمعرات کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا، سربیا اور UNIFIL کے سربیائی بلیو ہیلمٹ کے خاندان کے ساتھ ہماری دلی تعزیت ہے جو اس افسوسناک حملے میں مارے گئے تھے۔ ایلچی نے زخمی امن فوجیوں کی جلد صحت یابی کی بھی خواہش کی اور اس بات پر زور دیا کہ عالمی برادری کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مینڈیٹ کے تحت کام کرنے والے اقوام متحدہ کے امن فوجیوں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے اکٹھا ہونا چاہیے۔ ایک بیان میں، اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن نے حملے کی مذمت کی، ہلاک ہونے والے امن فوجی کو خراج عقیدت پیش کیا اور زخمی اہلکاروں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی۔ اس نے حملے کی فوری اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا تاکہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے اور مکمل احتساب کو یقینی بنایا جا سکے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اقوام متحدہ کے احاطے اور عملے کے تقدس اور ناگوار ہونے کا احترام کرنے کی بنیادی اہمیت کا اعادہ کرتا ہے۔ ہم تمام فریقوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اقوام متحدہ کے امن دستوں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنائیں، جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مینڈیٹ کے تحت کام کرتے ہیں۔ ہندوستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2589 پر مکمل عمل پیرا ہونے پر بھی زور دیا ہے جو کہ اگست 2021 میں کونسل کے ملک کی صدارت کے تحت اپنایا گیا تھا۔

ریاض ایئر اور ایئر انڈیا نے شراکت داری کے معاہدہ پر دستخط

سعودی عرب ہندوستانیوں کے لیے دوسری سب سے زیادہ دیکھی جانے والی منزل ہے

نئی دہلی: ریاض ایئر اور ایئر انڈیا نے جمعرات کو سعودی۔ بھارت سفر کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے اور دونوں ممالک کو عالمی مقامات سے بہتر طور پر مربوط کرنے کیلئے ایک نئے شراکتی معاہدے کا اعلان کیا۔ سعودی عرب ہندوستانیوں کے لیے دوسری سب سے زیادہ دیکھی جانے والی منزل ہے، جہاں 2025 میں تقریباً 4.3 ملین ہندوستانی سیاح مملکت آئے تھے، جو ملک کی بیرونی سیاحت کا تقریباً 10 فیصد بنتا ہے۔ ایئر انڈیا نے ایک بیان میں کہا کہ دونوں پرچم بردار کمپنیوں نے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے ہیں جو مستقبل قریب میں انٹرلائن اور کوڈ شیئر دونوں انتظامات متعارف کرا سکتے ہیں، جو ریگولیٹری منظوریوں سے مشروط ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "دونوں ایئر لائنز مختلف شعبوں میں تعاون کو بھی تلاش کریں گی، بشمول باہمی وفاداری پروگرام کے فوائد، کارگو سروسز، آپریشنل سپورٹ اور مہمانوں کے تجربے کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ڈیجیٹل اور ٹیکنالوجی اقدامات۔ شراکت داری تجارت، سیاحت اور خاندانی دوروں سے منسلک سفر کی بڑھتی ہوئی مانگ کی حمایت کرتی ہے، جو سعودی عرب اور ہندوستان کے درمیان گہرے اقتصادی، ثقافتی اور عوام کے درمیان تعلقات کی عکاسی کرتی ہے۔ لندن میں قائم ریسرچ کنسلٹنسی کیپٹل اکنامکس نے گزشتہ سال کہا تھا کہ ہندوستان امریکہ، چین اور جرمنی کے بعد 2035 تک دنیا کی چوتھی سب سے بڑی آؤٹ باؤنڈ سیاحتی منڈی بن جائے گا۔ ایئر انڈیا کے سی ای او اور مینیجنگ ڈائریکٹر کیمبل ولسن نے بیان میں کہا، ہندوستان اور سعودی عرب آج عالمی ہوابازی میں ترقی کی دو اہم مارکیٹیں ہیں، اور دونوں ممالک میں پیمانہ اور رفتار اسے ایک فطری شراکت داری بناتی ہے۔ فروری کے اوائل میں، ایئر انڈیا نے سعودی عرب کے پہلے فلیگ کیریئر، سعودیہ کے ساتھ ایک نیا کوڈ شیئر معاہدہ کیا، جو ان کے مسافروں کو بکنگ اور ٹکٹنگ، ایک ہی سفرنامہ کے ساتھ ہموار کنکشن، اور ان کی آخری منزلوں تک سامان کی چیک تھرو فراہم کرتا ہے۔ اس کے سی ای او ٹونی ڈگلس نے کہا کہ ریاض ایئر کی ایئر انڈیا کے ساتھ نئی شراکت داری دونوں ممالک کے درمیان گہرے اور ثقافتی اور اقتصادی تعلقات کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے اہم اور متحرک ایوی ایشن مارکیٹوں میں سے ایک ہے، اور ایئر انڈیا کے ساتھ یہ شراکت داری سعودی عرب کو اہم عالمی مقامات سے جوڑنے کے ریاض ایئر کے مشن میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔

پاکستان نے چناب منصوبوں پر بھارت پر

"پانی کو ہتھیار بنانے" کا الزام لگا دیا، جواب دینے کی دھمکی بھی دی

اسلام آباد۔ 5/ جون۔ ایم این این۔ پاکستان نے دریائے چناب پر بھارت کے مجوزہ آبی اور پن بجلی منصوبوں پر شدید اعتراض کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ نئی دہلی پانی کو بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ پاکستانی حکام کا کہنا ہے کہ ان منصوبوں سے خطے کے استحکام اور پاکستان کے آبی مفادات کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق پاکستان نے خاص طور پر چناب بیسن میں جاری اور مجوزہ منصوبوں پر تشویش ظاہر کی ہے۔ اسلام آباد کا موقف ہے کہ بھارت کی جانب سے دریائی بہاؤ میں تبدیلیاں اور پن بجلی منصوبوں کی تیز رفتار تعمیر سندھ طاس معاہدے کے تناظر میں سنگین نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ یہ تنازع ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بھارت نے 2025 میں پہلگام دہشت گرد حملے کے بعد سندھ طاس معاہدے میں اپنی شرکت معطل کر دی تھی۔ اس کے بعد نئی دہلی نے چناب اور دیگر مغربی دریاؤں پر متعدد منصوبوں کی تعمیر اور تکمیل کی رفتار بڑھانے کے اقدامات کیے۔ رائٹرز کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت نے چناب پر واقع پکل دل (1000 میگاواٹ)، کرو (624 میگاواٹ)، کوار (540 میگاواٹ) اور رتلے (850 میگاواٹ) جیسے منصوبوں کی تکمیل کو تیز کرنے کے لیے مختلف اداروں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ پاکستانی حکام کا کہنا ہے کہ ملک کی زراعت اور پن بجلی کا بڑا حصہ دریائے سندھ کے نظام پر منحصر ہے، جبکہ چناب کے بہاؤ میں کمی یا غیر معمولی اتار چڑھاؤ سے آبپاشی کے نظام پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب بھارت کا موقف رہا ہے کہ اس کے منصوبے سندھ طاس معاہدے کے دائرۂ کار میں آتے ہیں اور انہیں پن بجلی پیدا کرنے اور توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ نئی دہلی کا کہنا ہے کہ اسے مغربی دریاؤں پر مخصوص نوعیت کے پن بجلی منصوبے تعمیر کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق پانی کا مسئلہ حالیہ برسوں میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک اہم سفارتی اور تزویراتی تنازع بن چکا ہے، اور دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے باعث اس معاملے کی حساسیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

امریکہ خوش قسمت ہے کہ اس کے

پاس ہندوستان جیسا پارٹنر ہے: انڈر سکریٹری راجرز

نئی دہلی: ریاستہائے متحدہ نے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، تحقیقی تعاون، دانشورانہ املاک، اور زرعی تجارت سمیت اہم شعبوں میں ہندوستان کے ساتھ اسٹریٹجک تعلقات کو گہرا کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ یہ پیش رفت امریکی انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ برائے پبلک ڈپلومیسی، سارہ بی روجرس کے اعلیٰ سطحی دورے کے بعد سامنے آئی ہے۔ نئی دہلی میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق، راجرز نے 29 مئی کو اپنے دورے کا اختتام امریکہ- بھارت کی بڑھتی ہوئی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے کئی مصروفیات کے بعد کیا۔ یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی سفارتی سرگرمیوں اور اس سال کے شروع میں امریکی سفیر سرجیو گور کی آمد کے بعد ہوا ہے۔ نئی دہلی کے ساتھ اپنے تعلقات پر واشنگٹن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، سفیر گور نے کہا، انڈر سکریٹری راجرز جیسے مہمان یہاں ہیں کیونکہ ہمیں پرواہ ہے، کیونکہ ہم ہندوستان کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں، ہم اس شراکت داری کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ اس دورے کا ایک کلیدی فوکس 2025 پوٹس۔ مودی مشترکہ بیان کا نفاذ اور اسٹریٹجک ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے تعلقات کی تبدیلی (ٹرسٹ) پہل کو آگے بڑھانا تھا۔ راجرز اور سفیر گور نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی دہلی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے اکیڈمی، صنعت اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے تقریباً 300 رہنماؤں سے ملاقات کی۔ بات چیت کا مرکز تحقیق کی کمرشلائزیشن، جدت طرازی اور جدید ٹیکنالوجیز اور فارماسیوٹیکلز میں تعاون پر تھا۔ آئی آئی ٹی دہلی میں خطاب کرتے ہوئے، راجرز نے دوطرفہ شراکت کی اہمیت پر زور دیا "امریکہ خوش قسمت ہے کہ ہندوستان جیسا پارٹنر ہے جس کے ساتھ ہم باہمی طور پر فائدہ مند تجارت اور ہنر کے تبادلے کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی اور فارماسیوٹیکل کے جدید ترین کنارے پر محفوظ، بھروسہ مند تحقیق کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ اس دورے میں نئی دہلی میں امریکن سنٹر میں عوامی سفارت کاری کی مصروفیات کا ایک سلسلہ بھی پیش کیا گیا، جو امریکی سفارت خانے کا پرنسپل پبلک آؤٹ ریچ پلیٹ فارم ہے۔ راجرز نے ذیلی سمندری کیبل کے بنیادی ڈھانچے پر ایک گول میز مباحثے میں حصہ لیا، جس میں اہم عالمی ڈیٹا نیٹ ورکس کو سلامتی کے خطرات اور مخالفانہ مداخلت سے بچانے کے لیے قابل اعتماد سپلائرز کے استعمال کی وکالت کی۔

عالمی یومِ ماحولیات پر وزیر اعظم

مودی کا ماحول کے تحفظ اور پائیدار ترقی کے عزم کا اعادہ

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی یومِ ماحولیات کے موقع پر ماحول کے تحفظ، قدرتی وسائل کے مؤثر استعمال اور پائیدار ترقی کے فروغ کے لیے بھارت کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے عوام سے ماحول دوست طرزِ زندگی اپنانے اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک بہتر اور صاف ستھرا مستقبل یقینی بنانے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم مودی نے اپنے پیغام میں کہا کہ ماحولیات کا تحفظ صرف حکومتوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے درخت لگانے، پانی کے تحفظ، فضلہ کم کرنے اور قدرتی وسائل کے دانشمندانہ استعمال کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے، قابلِ تجدید توانائی کے فروغ اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے مسلسل اقدامات کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے "مشن لائف" کا بھی حوالہ دیا، جس کا مقصد ماحول دوست طرزِ زندگی کو عوامی تحریک میں تبدیل کرنا ہے۔ عالمی یومِ ماحولیات ہر سال 5 جون کو منایا جاتا ہے اور اس کا مقصد ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں شعور اجاگر کرنا اور عملی اقدامات کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اس سال بھی دنیا بھر میں مختلف تقریبات، شجرکاری مہمات اور ماحولیاتی آگاہی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ماحول کے تحفظ کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں اور ایک سرسبز، صاف اور پائیدار بھارت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔

جاپانی وزیر اعظم سنے تاکائیچی کا جولائی میں بھارت کا دورہ کرنے کا امکان

ٹوکیو/نئی دہلی: جاپان کی وزیر اعظم سنے تاکائچی آئندہ جولائی میں بھارت کا دورہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں، جہاں ان کی بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات متوقع ہے۔ یہ ان کے وزارت عظمیٰ سنبھالنے کے بعد بھارت کا پہلا دورہ ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان جاری "شٹل ڈپلومیسی" یا باہمی اعلیٰ سطحی تبادلۂ دوروں کا حصہ ہوگا۔ اس موقع پر بھارت اور جاپان کے درمیان اقتصادی تعاون، سپلائی چینز، اہم ٹیکنالوجیز اور اقتصادی سلامتی کے شعبوں میں شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر بات چیت متوقع ہے۔ ذرائع کے مطابق چین کی بڑھتی ہوئی عسکری اور اقتصادی سرگرمیوں کے تناظر میں دونوں رہنما علاقائی سلامتی اور ہند بحرالکاہل خطے میں تعاون کے امور پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔ جاپان اور بھارت دونوں "آزاد اور کھلے ہند بحرالکاہل" کے تصور کو آگے بڑھانے کے حامی سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم جاپانی حکومت نے ابھی تک اس دورے کی باضابطہ تصدیق نہیں کی ہے۔ جاپان کے چیف کابینہ سیکریٹری مینورو کیہارا نے کہا کہ وزیر اعظم کا دورہ ابھی حتمی نہیں ہوا، البتہ بھارت کو جاپان کے لیے ایک اہم شراکت دار قرار دیا۔ مبصرین کے مطابق اگر یہ دورہ طے پا تا ہے تو یہ بھارت اور جاپان کے درمیان بڑھتے ہوئے تزویراتی تعلقات، اقتصادی تعاون اور چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے تناظر میں دونوں ممالک کے اشتراک کو مزید تقویت دے سکتا ہے۔

بھارت عالمی موسمیاتی تبدیلی کے حل کا حصہ ہے: بھوپیندر یادو

نئی دہلی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر بھوپیندر یادو نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان عالمی موسمیاتی تبدیلی کے حل کا حصہ بننے کے لیے پرعزم ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ مشن لائیف ای اور "ایک پیڑ ماں کے نام" جیسے اقدامات آب و ہوا سے متعلق چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد کر رہے ہیں۔ ایک خصوصی انٹرویو میں، یادو نے کہا کہ دہلی میں موجودہ گرمی کی لہریں عالمی بشری سرگرمیوں کی ایک صدی کا خاتمہ ہے، انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت اس بحران سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کو فعال طور پر نافذ کر رہی ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان "حل کا حصہ" بننے کے لیے پرعزم ہے، جس نے اپنے قومی سطح پر طے شدہ شراکت (این ڈی سی) کے اہداف کو شیڈول سے نو سال پہلے حاصل کرنے میں ملک کی کامیابی کی طرف اشارہ کیا۔ نچلی سطح پر اقدامات کے ذریعے ماحولیاتی بیداری کو فروغ دینے میں حکومت کے فعال کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ "ایک پیڑ ماں کے نام" اور مشن لائف جیسے پروگرام شہریوں کو پائیداری اور ماحولیاتی ذمہ داری کے بارے میں بیدار کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔" ہیٹ ویو کا اثر کسی ایک شہر کی وجہ سے نہیں ہے۔ یہ مجموعی طور پر موسمیاتی تبدیلی، پچھلے 100-150 سالوں میں انسانی سرگرمیوں، کاربن کے اخراج میں اضافہ، اور گاڑیوں کی تعداد میں اضافے کا نتیجہ ہے۔ گرمی کی لہریں بڑے پیمانے پر عالمی اخراج کا نتیجہ ہیں۔ اس کے بارے میں، کثیر الجہتی میں، وزیر اعظم نے ماحولیاتی بات چیت کا ہمیشہ حصہ نہیں رکھا ہے، لیکن بھارت نے ہمیشہ ماحولیاتی مسائل کو برقرار رکھا ہے۔

چین اور پاکستان سے متعلق روسی حکمتِ عملی بھی واضح

روسی صدر پوتن نے بھارت کو عالمی طاقت قرار دے دیا

ماسکو: روسی صدر ولادیمیر پوتن نے بھارت کو ایک اہم عالمی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ نئی دہلی کے مغربی ممالک، خصوصاً امریکہ، کے ساتھ بڑھتے تعلقات روس اور بھارت کی دیرینہ شراکت داری کو متاثر نہیں کرتے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ آنے والے برسوں میں بھارت اور روس کے درمیان دوطرفہ تجارت 100 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے پوتن نے کہا کہ بھارت روس کا ایک قابلِ اعتماد شراکت دار ہے اور ماسکو نئی دہلی کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید وسعت دیتا رہے گا۔ ان کے مطابق 2025 میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت تقریباً 68.7 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے، جس سے بھارت روس کے بڑے تجارتی شراکت داروں میں شامل ہو گیا ہے۔ امریکہ کی جانب سے بھارت پر روسی تیل کی خریداری کے حوالے سے دباؤ کے بارے میں روسی صدر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی پر دباؤ ڈالنے کی کوششیں مؤثر ثابت نہیں ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اپنی خودمختار خارجہ پالیسی پر عمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور بیرونی دباؤ کے باوجود اپنے قومی مفادات کے مطابق فیصلے کرتا رہے گا۔ چین اور پاکستان کے تعلقات کے حوالے سے پوتن نے متوازن موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو مکمل طور پر چین کے زیرِ اثر ملک قرار دینا درست نہیں۔ ان کے مطابق پاکستان ایک بڑا ملک ہے جس کے مختلف ممالک کے ساتھ متنوع تعلقات ہیں اور اسے صرف چین کے تناظر میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ بھارت اور چین کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے روسی صدر نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات نہایت حساس اور پیچیدہ نوعیت کے ہیں اور روس ان معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی اور شی جن پنگ سرحدی تنازعات سمیت باہمی مسائل کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے لیے سنجیدہ کوششیں کر رہے ہیں اور روس کو یقین ہے کہ دونوں قیادتیں مذاکرات کے ذریعے پیش رفت حاصل کر سکتی ہیں۔ مبصرین کے مطابق پوتن کے تازہ بیانات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ روس ایک جانب بھارت کے ساتھ اپنی تاریخی اور تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانا چاہتا ہے جبکہ دوسری جانب چین کے ساتھ بھی قریبی تعلقات برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اسی وجہ سے ماسکو جنوبی ایشیا کے حساس معاملات پر متوازن سفارتی رویہ اختیار کر رہا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

پاکستان کے سابق کرکٹر کا عجیب وغریب بیان، کہا آئی پی ایل میں وراٹ کوہلی سے زیادہ رن بنا دیں گے بابر اعظم

پاکستان کے سابق کرکٹر تنویر احمد کا ماننا ہے کہ اگر بابر اعظم کو آئی پی ایل میں کھلایا جائے تو رن بنانے کے معاملے میں وہ وراٹ کوہلی کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ حالانکہ انہوں نے وراٹ کوہلی کی قابلیت کی بھی تعریف کی۔ پاکستانی اکثر بابر اعظم کا موازنہ ہندوستانی اسٹار وراٹ کوہلی سے کرتے ہیں، لیکن دنیا کے عظیم کرکٹر اسے غلط بتا کر وراٹ کوہلی کو بہت آگے بتاتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ ریکارڈس کی بات کی جائے تو وراٹ کوہلی بہت آگے نظر آتے ہیں۔ ہندوستان کے اسٹار کھلاڑی وراٹ کوہلی کو چیج ماسٹر کہا جاتا ہے، جو مشکل حالات میں اننگ کو سنبھالتے ہیں اور اپنی ٹیم کو جیت تک پہنچاتے ہیں۔ دوسری طرف بابر اعظم کچھ چھوٹی ٹیموں کے خلاف بہتر کھیلتے ہیں، لیکن بڑے ٹورنامنٹس یا بڑی ٹیموں کے خلاف زیادہ تر فلاپ ہی رہتے ہیں۔ اس درمیان سابق پاکستانی کرکٹر تنویر احمد نے دونوں سے متعلق ایک عجیب وغریب بیان دیا ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں پاکستانی کھلاڑیوں کے کھیلنے پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ تنویر احمد کا ماننا ہے کہ اگر بابر اعظم آئی پی ایل کھیل رہے ہوتے تو وہ وراٹ کوہلی کو سب سے زیادہ رن بنانے کے معاملے میں پیچھے چھوڑ دیتے۔ انہوں نے ایک ٹی وی شو پر کہا، "کوئی نہیں مانے گا، نہ مانے، لیکن بابر اعظم کو آئی پی ایل میں کھلائیں تو وہ وراٹ کوہلی سے زیادہ رن مارے گا۔" تنویر احمد کے بیان کی طرح ان کا ترک بھی عجیب وغریب ہے۔ انہوں نے اس کے پیچھے وجہ بتائی کہ گزشتہ 11-10 سالوں سے بابر اعظم نے اکیلے پاکستان کی بلے بازی کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ انہیں کسی دیگر بلے باز سے سپورٹ نہیں مل رہا ہے، جبکہ وراٹ کوہلی کو ان کے کیریئر کے دوران ورلڈ کے بہترین بلے بازوں کا ساتھ ملا۔ انہوں نے کہا، "بابر اعظم کو 10 سال کرکٹ کھیلتے ہو گئے، لیکن اس دوران کوئی ایسا بلے باز نہیں آیا، جس سے انہیں حمایت ملتی رہی۔ دوسری طرف وراٹ کوہلی کے پاس سچن تندولکر، ویریندر سہواگ، روہت شرما، مہندر سنگھ دھونی جیسے عظیم کرکٹر رہے، ان کا انہیں سپورٹ ملا۔" حالانکہ تنویر احمد نے وراٹ کوہلی کی صلاحیت کی بھی تعریف کی، ان کی کامیابی کے پیچھے انہوں نے 2 اہم وجہ بتائی۔ ایک ان کی فٹنس اور دوسرا رنوں کا پیچھا کرنے کا عزم۔

پیٹ کمنز کا آسٹریلیا کے ریکارڈ مصروف ترین سیزن میں تمام ٹیسٹ میچ کھیلنے کا عزم

آسٹریلیا کے ٹیسٹ اور ونڈے (ایک روزہ) کپتان پیٹ کمنز نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ ملک کے اب تک کے ریکارڈ مصروف ترین ۱۲ رماہ کے دوران تمام ٹیسٹ میچز کھیل سکیں گے

آسٹریلیا کے ٹیسٹ اور ون ڈے (ایک روزہ) کپتان پیٹ کمنز نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ ملک کے اب تک کے ریکارڈ مصروف ترین ۱۲ رماہ کے دوران تمام ٹیسٹ میچز کھیل سکیں گے، تاہم انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ اگر آسٹریلیا کے سرفہرست تینوں اہم تیز گیند باز تمام میچوں میں ایک ساتھ کھیلنے میں کامیاب رہے تو یہ "انتہائی حیران کن" ہوگا۔ تیز گیند باز پیٹ کمنز آئی پی ایل (انڈین پریمیئر لیگ) سے واپسی کے بعد جسمانی طور پر بہترین محسوس کر رہے ہیں۔ آئی پی ایل میں انہوں نے کمر کی چوٹ (انجری) کے باعث چار ماہ تک کرکٹ سے دور رہنے کے بعد پہلی بار مسابقتی میچز کھیلے تھے؛ اسی چوٹ کی وجہ سے ان کا ایشیز سیریز کا سفر بھی متاثر ہوا تھا۔ خواتین کے ٹی ۲۰ رورلڈ کپ کی لائیو کوریج کے سلسلے میں منعقدہ ایک میڈیا تقریب میں کمنز نے کہا "میرا جسم اب بہترین محسوس کر رہا ہے۔ میں نے اسکین کروایا تھا جو بالکل ٹھیک آیا ہے، اس لیے اب اگلا مرحلہ ایک دن میں ۲۰ راوورز گیند بازی کے لیے خود کو تیار کرنا اور ٹیسٹ میچ میں اگلے دن دوبارہ اسی توانائی کے ساتھ میدان میں اترنا ہے۔" کمنز جون اور جولائی کے مہینوں میں اپنی گیند بازی کے ورک لوڈ میں بتدریج اضافہ کریں گے تاکہ وہ آئندہ ۱۲ رماہ کے طویل سیزن کے لیے تیار ہو سکیں، جس میں آسٹریلیا کو ۲۱ رٹیسٹ میچز کھیلنے ہیں۔ اس مصروف ترین باب کا آغاز اگست میں بنگلہ دیش کے خلاف گھر پر ہونے والے دو ٹیسٹ میچوں سے ہوگا۔ اگلے سال اگست تک، آسٹریلوی ٹیسٹ ٹیم ۲۰۱۸ء کے نیولینڈز بال ٹیمپرنگ تنازع کے بعد پہلی بار جنوبی افریقہ کا دورہ کرے گی، اس کے علاوہ ہندوستان کا ایک تاریخی دورہ اور انگلینڈ میں ایشیز سیریز کا دفاع بھی اس شیڈول کا حصہ ہے۔ آسٹریلوی ٹیم ہوم سیزن میں نیوزی لینڈ کی میزبانی بھی کرے گی، ایم سی جی (ملبورن کرکٹ گراؤنڈ) پر ۱۵۰ رویں سالگرہ کا تاریخی ٹیسٹ کھیلے گی اور ممکنہ طور پر لارڈز کے میدان پر ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل بھی کھیلے گی۔ آسٹریلیا کی تیز گیند بازی کی مشہور تکڑی یعنی پیٹ کمنز، مچل اسٹارک اور جوش ہیزل ووڈ عام طور پر ہوم سمر (ملکی سیزن) کے ہر ٹیسٹ میچ کا حصہ بننے کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ کمنز نے تسلیم کیا کہ اس بار حالات مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن وہ اب بھی ہر میچ میں دستیاب رہنے کے لیے پرامید ہیں۔ کمنز نے کہا کہ "خوش قسمتی یہ ہے کہ میں نے گزشتہ ایک سال میں زیادہ کرکٹ نہیں کھیلی، اس لیے میں جسمانی طور پر جتنا بہترین ہو سکتا تھا، اتنی ہی اچھی پوزیشن میں واپسی کر رہا ہوں۔ میں امید کر رہا ہوں کہ میں یہ تمام میچز کھیلوں گا، لیکن یقیناً اس طویل سفر میں کچھ نہ کچھ مسائل سامنے آ ہی جاتے ہیں۔ یہ انتہائی حیران کن ہوگا اگر یہی تینوں گیند باز تمام ۲۱ رٹیسٹ میچز کھیل جائیں... ہمیں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑ سکتی ہیں، کیونکہ یہ شیڈول اپنی مثال آپ اور بے مثال ہے۔" واضح رہے کہ گزشتہ سمر سیزن میں جب ہیزل ووڈ اور کمنز چوٹ کا شکار ہوئے تھے، تو ریزرو تیز گیند بازوں اسکاٹ بولینڈ، مائیکل نیسر، جھائے رچرڈسن اور برینڈن ڈوگیٹ نے ان کی کمی کو پورا کیا تھا اور آسٹریلیا کو ایشیز میں ۱-۴ رسے فتح دلانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ کمنز نے یہ بھی مانا کہ تمام ٹیسٹ میچز کھیلنے کے اپنے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے انہیں وائٹ بال (محدود اوورز) کرکٹ کو پس پشت ڈالنا ہوگا، جس کی وجہ سے اس سیزن میں ان کا بگ بیش لیگ (بی بی ایل) میں کھیلنا اب نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے کہا، "میری ترجیح ٹیسٹ میچز ہیں اور اس کے علاوہ دیگر کرکٹ زیادہ نہیں ہوگی۔ کچھ وائٹ بال کرکٹ شیڈول میں ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ اس میں میری شرکت کا فیصلہ اس بات پر ہوگا کہ ٹیسٹ میچوں کے بعد میرا جسم کیسا محسوس کرتا ہے۔" آسٹریلوی ٹیسٹ کپتان پیٹ کمنز نے آسٹریلیا کے ریکارڈ مصروف ترین کرکٹ سیزن کے دوران تمام ٹیسٹ میچز کھیلنے کا پختہ عزم ظاہر کیا ہے۔ وہ اگلے ایک سال میں آسٹریلیا کے لیے کم از کم 21 ٹیسٹ میچز کھیلنے کے خواہشمند ہیں۔ پیٹ کمنز نے واضح کیا ہے کہ ان کا مقصد آسٹریلیا کی نمائندگی کو پہلی ترجیح دینا ہے۔ مصروف ترین شیڈول کو سنبھالنے اور ٹیسٹ میچز کے لیے خود کو فٹ رکھنے کے لیے انہوں نے آئندہ سال فرنچائز کرکٹ (جیسے آئی پی ایل یا دیگر لیگز) چھوڑنے یا اس میں اپنے کردار کو محدود کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ آسٹریلوی ٹیم کے اگلے 12 سے 18 مہینوں کا شیڈول تاریخ کا مصروف ترین دورانیہ مانا جا رہا ہے، جس میں بیک ٹو بیک اہم ٹیسٹ سیریز شامل ہیں۔

پاکستان نے تیسرے ایک روزہ میچ میں آسٹریلیا کو ۴ روکٹوں سے دی شکست

میتھیو شارٹ بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے جبکہ مارنس لبوشین ۱۹ ررنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ ایلکس کیری ۱۹ ررنز کے انفرادی اسکور پر حارث رؤف کی گیند پر بولڈ ہو گئے۔

لاہور: ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے والی آسٹریلیائی ٹیم کا آغاز انتہائی مایوس کن رہا۔ میتھیو شارٹ بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے جبکہ مارنس لبوشین 19 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ ایلکس کیری 19 رنز کے انفرادی اسکور پر حارث رؤف کی گیند پر بولڈ ہو گئے۔ پاکستان نے تیسرے ایک روزہ بین الاقوامی میچ میں آسٹریلیا کو 4 وکٹوں سے شکست دے کر تین میچوں کی سیریز 2-1 سے اپنے نام کر لی۔ قذافی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں آسٹریلیائی بلے باز پاکستانی گیند بازوں کے سامنے بے بس دکھائی دیے اور پوری ٹیم صرف 157 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ پاکستان نے 158 رنز کا ہدف 5.41 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ ہدف کے تعاقب میں پاکستان کی شروعات زیادہ اچھی نہ رہی۔ صاحبزادہ فرحان صرف 6 رنز بنا کر نیتھن ایلس کا شکار بن گئے۔ معاذ صداقت اچھی شروعات کو بڑی اننگز میں تبدیل نہ کر سکے اور 26 گیندوں پر 5 چوکوں کی مدد سے 27 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ بابر اعظم نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کرتے ہوئے 84 گیندوں پر 40 رنز اسکور کیے اور ایک اینڈ کو سنبھالے رکھا۔ غازی غوری صرف 8 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے جبکہ سلمان آغا بھی 15 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ مشکل صورتحال میں عبدالصمد اور شاداب خان نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساتویں وکٹ کے لیے ناقابلِ شکست 49 رنز کی شراکت قائم کی اور ٹیم کو فتح سے ہمکنار کیا۔ شاداب خان 42 گیندوں پر 29 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ عبدالصمد 18 رنز کے ساتھ ناقابلِ شکست واپس لوٹے۔ آسٹریلیا کی جانب سے میتھیو کوہنیمن سب سے کامیاب گیند باز رہے جنہوں نے 3 وکٹیں حاصل کیے۔ نیتھن ایلس اور میتھیو شارٹ نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے والی آسٹریلیائی ٹیم کا آغاز انتہائی مایوس کن رہا۔ میتھیو شارٹ بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے جبکہ مارنس لبوشین 19 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ ایلکس کیری 19 رنز کے انفرادی اسکور پر حارث رؤف کی گیند پر بولڈ ہو گئے۔ کیمرون گرین صرف 7 رنز بنا سکے جبکہ میٹ رینشا 4 اور کوپر کونولی 3 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ آسٹریلیا کی جانب سے جوش انگلس نے سب سے زیادہ 65 رنز اسکور کیے۔ انہوں نے 71 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 8 چوکے اور ایک چھکا لگایا، لیکن دوسرے سرے سے انہیں کسی بھی بلے باز کا اچھا ساتھ نہ مل سکا۔ پاکستانی کپتان شاہین شاہ آفریدی نے بہترین گیند بازی کرتے ہوئے 30 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیے۔ ابرار احمد اور شاداب خان نے دو، دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا اور آسٹریلیائی بیٹنگ لائن کو بڑے اسکور تک پہنچنے سے روک دیا۔ اس فتح کے ساتھ پاکستان نے سیریز 2-1 سے جیت کر شاندار انداز میں ٹرافی اپنے نام کر لی۔

سوریہ کمار یادو کی جگہ نئے ٹی ۲۰ رکپتان کی دوڑ میں تلک ورما

نظر سوریہ کمار یادو کی جگہ نئے کپتان کے انتخاب کیلئے تین نام نمایاں امیدواروں کے طور پر سامنے آئے ہیں

ہندوستانی ٹی ۲۰ رٹیم کی قیادت میں متوقع تبدیلی کے پیش نظر سوریہ کمار یادو کی جگہ نئے کپتان کے انتخاب کے لیے تین نام نمایاں امیدواروں کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ ہندوستانی ٹی ۲۰ رٹیم کی قیادت میں متوقع تبدیلی کے پیش نظر سوریہ کمار یادو کی جگہ نئے کپتان کے انتخاب کے لیے تین نام نمایاں امیدواروں کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ تلک ورما، ایشان کشن اور شریس ایّر کو سلیکٹرز کی شارٹ لسٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق سلیکشن کمیٹی سنیچر ۶ رجون کو ممبئی میں ہونے والے اجلاس میں قیادت کی تبدیلی پر باضابطہ مہر لگا سکتی ہے۔ میڈیا میں زیرِ بحث رہنے والے سنجو سیمسن کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ ان کے حتمی انتخاب کے امکانات کم ہیں۔ ذرائع کے مطابق سلیکٹرز ابھی کسی ایک امیدوار پر متفق نہیں ہوئے، تاہم فیصلہ صرف ۲۰۲۸ء لاس اینجلس اولمپکس کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ اس کے چند ماہ بعد ہونے والے اگلے ٹی ۲۰ رعالمی کپ کے تناظر میں بھی کیا جائے گا۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ نوجوان امیدواروں میں سے کسی ایک کو قیادت سونپی جائے۔ ۲۳ رسالہ تلک ورما اور ۲۷ رسالہ ایشان کشن مستقبل کے منصوبوں میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تاہم ۳۱ رسالہ شریس ایّر بھی مضبوط امیدوار سمجھے جا رہے ہیں، خاص طور پر ۲۰۲۵ء میں پنجاب کنگز کی قیادت کرتے ہوئے ان کی شاندار کارکردگی کے باعث۔ اگرچہ پنجاب کنگز رواں سیزن میں زبردست آغاز کے باوجود پلے آف مرحلے تک رسائی نہ کر سکی، لیکن ایّر کی قائدانہ صلاحیتوں پر کوئی سوال نہیں اٹھایا جا رہا۔ البتہ ان کے خلاف ایک بڑی بات یہ ہے کہ وہ اس وقت ہندوستان کی ٹی ۲۰ ربین الاقوامی ٹیم کا حصہ نہیں ہیں۔ شریس ایّر نے دسمبر ۲۰۲۳ء کے بعد کوئی ٹی ۲۰ ربین الاقوامی میچ نہیں کھیلا۔ اس عرصے میں ہندوستان ۶۳ رٹی ۲۰ ربین الاقوامی میچ کھیل چکا ہے، دو ٹی ۲۰ رعالمی کپ جیت چکا ہے اور متعدد کامیابیاں اپنے نام کر چکا ہے۔ اسی وجہ سے سلیکٹرز کو تجربے اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے نئے کپتان کا انتخاب کرنا ہوگا۔

کلدیپ یادو کا اعتراف، آئی پی ایل سے ٹیسٹ کرکٹ میں منتقلی ایک بڑا چیلنج

آئی پی ایل سے براہِ راست سرخ گیند کی کرکٹ میں واپسی آسان نہیں ہوتی۔

ہندوستان کے بائیں ہاتھ کے چائنا مین اسپنر کلدیپ یادو نے کہا ہے کہ آئی پی ایل سے براہِ راست سرخ گیند کی کرکٹ میں واپسی آسان نہیں ہوتی۔ ہندوستان کے بائیں ہاتھ کے چائنا مین اسپنر کلدیپ یادو نے کہا ہے کہ آئی پی ایل سے براہِ راست سرخ گیند کی کرکٹ میں واپسی آسان نہیں ہوتی، تاہم انہیں یقین ہے کہ افغانستان کے خلاف واحد ٹیسٹ میچ کے لیے تمام کھلاڑی اچھی تیاری کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ پی ٹی آئی سے گفتگو کرتے ہوئے کلدیپ نے کہا کہ آئی پی ایل کرکٹ سے ٹیسٹ کرکٹ میں منتقلی واقعی مشکل ہوتی ہے۔ اس کے لیے مناسب تیاری بہت ضروری ہوتی ہے۔ کلدیپ کے لیے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کا سیزن زیادہ متاثر کن نہیں رہا۔ انہوں نے ۱۲ رمیچوں میں ۳۸.۱۰ رکی اوسط اور ۲۹.۱۰ رکے اکانومی ریٹ سے صرف ۱۰ روکٹ حاصل کیے جبکہ ان کی ٹیم دہلی کیپیٹلز پلے آف مرحلے تک رسائی نہ کر سکی۔ اس صورتحال نے انہیں سرخ گیند سے تیاری کے لیے اضافی وقت فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ خوش قسمتی سے مجھے وقت ملا۔ میں نے تقریباً ۱۰ رسے ۱۵ ردن تک مسلسل پریکٹس کی اور سرخ گیند کے ساتھ دوبارہ فارم حاصل کیا۔ کلدیپ کے مطابق ٹی ۲۰ ر اور ٹیسٹ کرکٹ کی ذہنی تیاری میں واضح فرق ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی ۲۰ رکرکٹ میں آپ ہمیشہ حملہ آور انداز میں سوچتے ہیں اور بلے باز پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کا پورا ذہن اسی حکمت عملی پر مرکوز رہتا ہے۔ لیکن ٹیسٹ کرکٹ میں صورتحال مختلف ہوتی ہے کیونکہ بلے باز کے پاس کافی وقت ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کچھ کھلاڑی براہِ راست آئی پی ایل فائنل کھیلنے کے بعد ٹیسٹ اسکواڈ سے جڑیں گے، جس کے باعث انہیں زیادہ وقت نہیں مل سکے گا، تاہم وہ پُرامید ہیں کہ تمام کھلاڑی اپنی تیاری مکمل کر چکے ہوں گے۔ کلدیپ نے کہا کہ "یہ یقیناً ایک چیلنج ہے، لیکن مجھے اعتماد ہے کہ ہر کھلاڑی خود کو اچھی طرح تیار کر رہا ہے۔ دوسری جانب روی چندرن اشون کی ریٹائرمنٹ، رویندر جڈیجا کو آرام دیے جانے اور اکشر پٹیل کی عدم شمولیت کے باعث ہندوستان اس بار نسبتاً نوجوان اور کم تجربہ کار اسپن اٹیک کے ساتھ میدان میں اترے گا۔ بائیں ہاتھ کے اسپنرز ہرش دوبے اور مانو سوتھر کو پہلی مرتبہ قومی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے، جبکہ کلدیپ یادو اور آف اسپنر واشنگٹن سندر اب تک صرف ۱۷۔۱۷ رٹیسٹ میچ کھیل چکے ہیں۔

جن نائیگن بنانے والوں نے بڑا قدم اٹھایا، رقم واپس کرنے کا فیصلہ

کے وی این پروڈکشن نے حال ہی میں "جن نائیگن" کے حوالے سے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کمپنی کچھ لوگوں کی پیشگی ادائیگیاں واپس کر دے گی

کے وی این پروڈکشن نے حال ہی میں "جن نائیگن" کے حوالے سے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کمپنی کچھ لوگوں کی پیشگی ادائیگیاں واپس کر دے گی۔ یہ قدم وزیر اعلیٰ وجے کے کہنے پر اٹھایا گیا۔ اداکار سے سیاست دان بنے وجے کی آخری فلم "جن نائیگن" ابھی تک قانونی مشکلات میں گھری ہوئی ہے۔ اب فلم بنانے والی کمپنی کے وی این پروڈکشن نے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ کمپنی نے تمام پیشگی ادائیگیاں تقسیم کاروں کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمپنی فلم کو سرٹیفکیشن ملنے اور قانونی معاملات حل ہونے کے بعد آزادانہ طور پر ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ اقدام فلم کی ریلیز کے حوالے سے مہینوں کی غیر یقینی صورتحال کے بعد سامنے آیا ہے۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ یہ کب سینما گھروں کی زینت بنے گی۔ کے وی این پروڈکشنز کے بزنس ہیڈ موہن سپریت نے اسکرین کو بتایا کہ "ہم ابھی بھی بات چیت کے دور میں ہیں لیکن ہم نے فلم کے ڈسٹری بیوٹرز کو رقم واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمیں لگا کہ انہیں انتظار کروانا درست نہیں ہے۔ ہم اب بھی ریلیز کی ممکنہ تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ فیصلہ مبینہ طور پر وجے کی درخواست پر کیا گیا تھا۔" یہ پیشرفت "جن نائیگن" کی ۹ رجنوری کی طے شدہ ریلیز کی تاریخ گزرنے کے پانچ ماہ بعد ہوئی ہے۔ اس کے بعد سے، فلم اس کے سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) کی درجہ بندی کے حوالے سے ایک غیر حل شدہ تنازع کی وجہ سے پھنس گئی ہے۔ سی بی ایف سی کے علاقائی پینل نے ابتدائی طور پر یو اے ۱۶ رپلس سرٹیفکیٹ کی سفارش کی، لیکن حتمی منظوری روک دی گئی۔ اپنی طے شدہ ریلیز کے وقت، کے وی این پروڈکشن نے سرٹیفکیشن کے عمل کو تیز کرنے کے لیے مدراس ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ بعد ازاں سی بی ایف سی نے سنگل جج کے فیصلے کو مدراس ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ کے سامنے چیلنج کیا، جس نے ۹ رجنوری کو اس حکم پر روک لگا دی، جس دن فلم ریلیز ہونے والی تھی۔ اس سے تصدیق کا عمل دوبارہ شروع ہوا۔ فروری ۲۰۲۶ء میں، پروڈیوسرز نے اپنی رٹ پٹیشن واپس لے لی اور سی بی ایف سی کے معیاری عمل کے ذریعے فلم کو نظرثانی کے لیے دوبارہ جمع کرایا۔ اگرچہ بعد میں نظرثانی کمیٹی نے فلم کا جائزہ لیا لیکن سرٹیفکیٹ کے جاری ہونے میں مزید تاخیر ہوئی۔ ابھی تک کوئی تصدیق شدہ ریلیز کی تاریخ نہیں ہے۔ اس تاخیر سے ڈسٹری بیوشن چین کو بھی کافی مالی نقصان پہنچا ہے۔

ماسٹر مدن: وہ طلسماتی آواز جو ۱۴ ربرس کی عمر میں ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گئی

صرف ۱۴ ربرس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہونے والے ماسٹر مدن برصغیر کے ان نادر گلوکاروں میں شمار ہوتے ہیں جن کی جادوئی آواز آج بھی سامعین کو مسحور کر دیتی ہے، ان کی مختصر زندگی موسیقی کا ایک لازوال باب ہے

ہندستانی موسیقی کی تاریخ میں بعض نام ایسے ہیں جو مختصر عمر کے باوجود ہمیشہ کے لیے امر ہو جاتے ہیں۔ ماسٹر مدن بھی ایسی ہی ایک غیر معمولی شخصیت تھے۔ اپنی بے مثال آواز، حیرت انگیز موسیقی فہم اور دل موہ لینے والے اندازِ گائیکی کے باعث وہ کم عمری میں ہی پورے برصغیر میں شہرت حاصل کر چکے تھے، مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ صرف 14 برس کی عمر میں ان کی زندگی کا چراغ گل ہو گیا اور موسیقی کی دنیا ایک عظیم صلاحیت سے محروم ہو گئی۔ ماسٹر مدن کی پیدائش 28 دسمبر 1927 کو پنجاب کے جالندھر میں ایک سکھ خاندان میں ہوئی۔ ان کے والد سردار امر سنگھ محکمۂ تعلیم سے وابستہ تھے اور موسیقی سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ وہ ہارمونیم اور طبلے پر مہارت رکھتے تھے، جبکہ گھر کے دیگر افراد بھی موسیقی میں دلچسپی رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مدن کی پرورش ایک ایسے ماحول میں ہوئی جہاں سُر، تال اور موسیقی روزمرہ زندگی کا حصہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ماسٹر مدن نے محض 2 برس کی عمر میں موسیقی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ بعد ازاں انہوں نے پنڈت امرناتھ اور گوسائی بھگوو کشور جیسے نامور اساتذہ سے بھی رہنمائی حاصل کی۔ ان کے بڑے بھائی موہن سنگھ موسیقی کا باقاعدہ ریاض کرتے تھے اور مدن اکثر ان کے ساتھ بیٹھ کر سیکھتے رہتے۔ غیر معمولی حافظے اور فطری صلاحیت کے باعث وہ بہت کم عمر میں ہی راگوں اور سروں کی باریکیوں کو سمجھنے لگے تھے۔ اس زمانے کے عظیم گلوکار کندن لال سہگل بھی ان کے گھر آیا کرتے تھے اور موسیقی کی محفلوں میں شریک ہوتے تھے۔ کم سن مدن ان محفلوں کو بڑی توجہ سے سنتے اور سیکھتے تھے۔ یہی مشاہدہ اور مسلسل ریاض ان کی فنی پختگی کا سبب بنا۔ صرف 3.5 یا 4 برس کی عمر میں ماسٹر مدن نے اپنی پہلی عوامی موسیقی پیش کی۔ انہوں نے راگ درپد میں گائیکی کا ایسا مظاہرہ کیا کہ حاضرین دنگ رہ گئے۔ موسیقی کے ماہرین کے لیے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ اتنی کم عمر کا بچہ سُر اور تال پر اتنی مضبوط گرفت کیسے رکھ سکتا ہے۔ ان کی کارکردگی کے اعتراف میں انہیں سونے کی انگوٹھی اور گولڈ میڈل سے نوازا گیا، جبکہ ملک کے بڑے اخبارات نے ان کی تصاویر اور خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ اس کے بعد ماسٹر مدن کی شہرت تیزی سے پورے ملک میں پھیل گئی۔ موسیقی کی محفلوں اور ثقافتی تقریبات میں انہیں خصوصی طور پر مدعو کیا جانے لگا۔ ان کی آواز میں ایک ایسی مٹھاس، سوز اور کشش تھی جو سامعین کو پہلی ہی سماعت میں اپنا گرویدہ بنا لیتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ کم عمری کے باوجود وہ ملک کے مقبول ترین گلوکاروں میں شمار ہونے لگے۔ ماسٹر مدن برصغیر پاک وہند کے موسیقی کے افق پر ایک ایسا درخشاں ستارہ تھے جن کی جادوئی اور طلسماتی آواز نے محض چند سالوں میں وہ مقام حاصل کیا جو لوگ عمر بھر کی ریاضت کے بعد بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ وہ 28 دسمبر 1927ء کو پنجاب کے ضلع جالندھر کے ایک گاؤں "خان خاناں" میں پیدا ہوئے اور صرف 14 سال کی عمر میں 5 جون 1942ء کو شملہ میں ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئے۔ ان کی موت کے پیچھے حاسدین کی جانب سے دودھ میں پارے کی زہر خورانی کی ایک دردناک اور پُراسرار کہانی وابستہ ہے۔ پیدائش اور خاندان: وہ پنجاب کے تاریخی گاؤں خان خاناں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سردار امر سنگھ سرکاری ملازمت میں تھے اور ان کا پورا خاندان موسیقی کا دلدادہ تھا۔ پہلی پرفارمنس: انہوں نے محض ساڑھے تین سال کی عمر میں دھرم پور سینیٹوریم میں پہلی بار عوام کے سامنے گایا اور سننے والوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ ریڈیو کا سفر: آٹھ سال کی عمر تک وہ آل انڈیا ریڈیو دہلی کے ایک نامور باقاعدہ گلوکار بن چکے تھے اور استاد بڑے غلام علی خان جیسے اساتذہ کے ساتھ اسٹیج شیئر کرتے تھے۔ ماسٹر مدن کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ان کے دور میں بڑے بڑے گلوکاروں کے شو خالی ہو جایا کرتے تھے۔ مہاتما گاندھی کے جلسے کا واقعہ: ایک بار کولکتہ (کلکتہ) میں اسی دن اور اسی وقت مہاتما گاندھی کا ایک سیاسی جلسہ تھا جس وقت ماسٹر مدن کا کنسرٹ تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ عوام کی اتنی بڑی تعداد ماسٹر مدن کو سننے چلی گئی کہ گاندھی جی کے جلسے میں امید سے بہت کم لوگ پہنچے۔ کولکتہ کا آخری تاریخی شو: کولکتہ کے اپنے آخری پروگرام میں انہوں نے "بنتی سنو موری اودھ پور کے بسیا" اتنی خوبصورتی سے گایا کہ سامعین نے انہیں جانے نہ دیا۔ وہاں انہیں نقد انعامات اور خالص سونے کے 9 میڈلز سے نوازا گیا۔ ماسٹر مدن نے اپنی مختصر سی زندگی میں صرف 8 گانے ریکارڈ کروائے جو رہتی دنیا تک موسیقی کی تاریخ کا انمول اثاثہ بن گئے۔ ان میں سے دو اردو غزلیں سب سے زیادہ مقبول ہوئیں جنہیں بعد میں جگجیت سنگھ نے اپنی کیسٹ غزل کا سفر میں بھی شامل کیا۔